

واقعاتِ حیرت انگیز

امام عظیمؑ

..... تالیف

عبدالقیوم حقانی

ترجمہ فارسی
مولانا پائندہ محمد زعیم بدخستانی

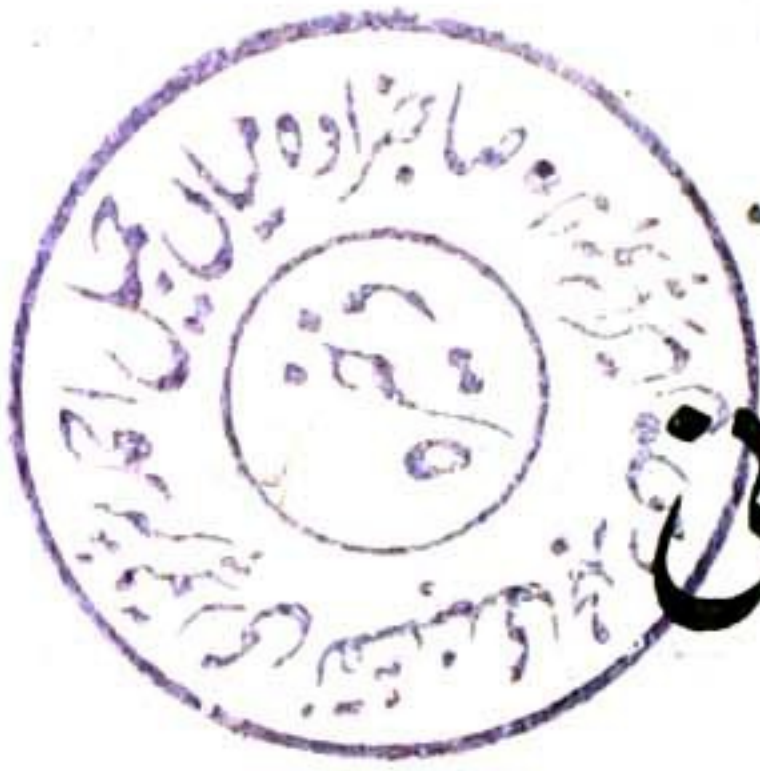
القاسم ایڈمی • جامعہ ابھریہ

خالق آباد • ضلع نوشہرہ • سرحد - پاکستان

5178

واقعات حیات اہلبیت

عظمت امام ابوحنیفہ



... تالیف ...

عبدالقیوم حقانی

ترجمہ فارسی

مولانا پائندہ محمد زعیم بدخشان

القاسم اکیڈمی • جامعہ ابوہریرہ

خالق آباد • ضلع نوشہرہ • سرحد - پاکستان

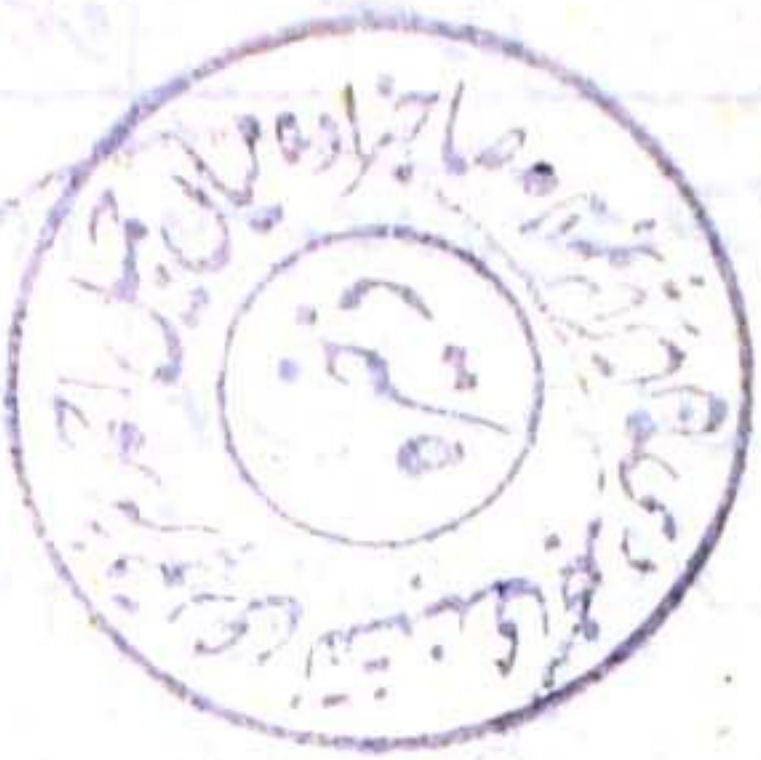
جملہ حقوق طبع و در حق مصنف محفوظ است

مشخصات کتاب
81615

نام کتاب	واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابوحنیفہؒ
مؤلف	مولانا عبدالقیوم حقانی، مدیر جامعہ ابوہریرہ
مترجم	پائندہ محمد زعیم بدخستانی، سابق استاذ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
کاتب	سید رسول شاہ بخاری حضرت کیلیا نوالہ گوجرانوالہ
ضخامت	۱۶۸ صفحات
بار چہارم	ماہ جوزا ۱۳۸۵ھ ش / جمادی الاولیٰ ۱۴۲۷ھ ق
ناشر	القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ، سرحد، پاکستان

آدرس دریافت کتاب

- ☆ مولانا سید محمد حقانی مدرس جامعہ ابوہریرہ خالق آباد ضلع نوشہرہ Mob:0333-9158477
- ☆ حافظ کتب خانہ رحیمیہ کتب خانہ علمیہ کتب خانہ جی ٹی روڈ اکوڑہ خٹک، ضلع نوشہرہ
- ☆ کتب خانہ رشیدیہ چارسدہ
- ☆ مکتبہ حنفیہ سوات
- ☆ مہمند کتب خانہ جلال آباد، افغانستان
- ☆ کتاب فروشی قدرت اللہ نزد مسجد پیل حشتی کابل، افغانستان
- ☆ کتاب فروشی محمد میرولیس " " " " کابل، افغانستان
- ☆ کتاب فروشی حاجی عبدالقیوم مزار شریف، افغانستان
- ☆ یعقوبی کتب خانہ قندوز، افغانستان
- ☆ ہم چنان در ہر کتب خانہ شہر پشاور



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	نمبر شمارہ	صفحہ	مضمون	نمبر شمارہ
۲۹	عالم فقہی زاہر عابد	۱۳	۱۱	عرض مترجم	۱
"	یک فقہی و ہزار عابد	۱۴	۱۳	انتسابیہ شرح الحدیث مولانا عبدالحق	۲
"	دعاری بنی صلی اللہ علیہ وسلم بہ	۱۵	۱۵	پیش گفتار مولانا سمیع الحق صاحب	۳
"	فقہاء و علماء		۱۷	تاثرات - زاہد الحسینی صاحب	۴
"	در علماء بہتر کہ است	۱۶	۱۹	حرف آغاز	۵
۳۰	علم فقہ ستون دین است	۱۷	۲۶	مراد از اولی الامر فقہا است	۶
"	برکات اشتغال در علم فقہ	۱۸	۲۷	دو طریقہ تبلیغ	۷
"	بہترین عبادت فقہ است	۱۹	"	مقام و اطاعت فقہار	۸
"	امرار و فقہار	۲۰	"	تشریح لفظ فقہ و دو قسم علم	۹
۳۱	نصیحت مخلصانہ امام محمد	۲۱	۲۸	مراد از حکمت علم فقہ است	۱۰
"	کمال فقہی قابل صد افتخار	۲۲	"	نشانی انتخاب و عنایت اللہ	۱۱
۳۲	تمثیل دل چسپ	۲۳	"	ترجمہ علم فقہ در مجلس ذکر	۱۲

نمبر شماره	مضمون	صفحه	نمبر شماره	مضمون	صفحه
۲۲	جامعیت و آفاقیت فقه حنفی	۳۲	۴۰	ترک سایه و قبول آفتاب	۴۵
۲۵	تجویز امیر شکیب ارسالان	"	۴۱	حفاظت نظر	"
۲۶	تجویز انسا نکلو پیدیا آف اسلام	۳۳	۴۲	ابو حنیفه شخص عقیف و پاکیزه	"
۲۷	ای صاحب عقل صفا	۳۴		کردار	
			۴۳	خشیت و تقوی	۴۶
			۴۴	عمل به حدیث نبوی در تحائف	"
				و هدایا	
۲۸	مختصر حالات زندگی امام اعظم	۳۵			
۲۹	جوهر نظر و قابلیت امام شعبی	۳۶	۴۵	تحمل و وقار عالمانه و عمل به مقتضای	"
۳۰	انتخاب علم فقه از علوم مروجه عمر	۳۷		حدیث	
۳۱	لذت علم و هدایت غیبی	۳۸	۴۶	احیاء سنت رسول انہار ریاضت	۴۷
۳۲	نگاہ به شفقت امام حاد	"		و مجاہدہ -	
۳۳	انتخاب جانشین امام حاد	۳۹	۴۷	نصیحت بہ عمل سنت رسول	۴۸
۳۴	اشارات غیبی بہ خدمت و اشاعت دین	۴۰			
۳۵	ریاضت و مجاہدہ ذوق عبادت	"			
	و تلاوت		۴۸	رزیدن ابو حنیفہ بہ شنیدن نام اللہ	۴۹
۳۶	معمول ہمیشہ قیام اللیل و تدریس علم	۴۲	۴۹	ضرورت عمل مع حصول علم	"
۳۷	این است ہمان ابو حنیفہ کہ شب خواب نمی کند	۴۳	۵۰	مشاجرات صحابہ رض و مسلک ابو حنیفہ	۵۰
			۵۱	علقہ رض بہتر است یا اسود رض	"
۳۸	امام ابو حنیفہ صاحب ستون	"	۵۲	حضرۃ ابو بکر رض پہلوان است یا علی رض	"
	شریعت بود		۵۳	اجتناب از غیبت و اداء کفارہ	۵۱
۳۹	تقدیر ابو حنیفہ اسلام مجوسی	۴۴	"	واجبتاب	
				حفاظت زبان	"

بشماره	مضمون	صفحه	بشماره	مضمون	صفحه
۵۲	مناجات امام ابوحنیفه	۵۲	۴۱	اطهار افسوس به فقدان مروت	۴۰
۵۵	در مسائل شکل توبه و استغفار	۵۲		و بهمردی	
۵۶	ماکی جنت کجا	"	۴۲	تمام قرض ابراهیم را تنها اداء میکنم	"
۵۷	سقوط العالم سقوط العالم	"	۴۳	این همیانه زاویه دروازه برای	"
۵۸	الهمینان قلب افاده و استفاده	۵۴		شماست	
۵۹	عبرت پذیری	"	۴۴	قناعت توکل و استعناء	۴۲
۶۰	امام صاحب در خلوت و بیرون و	"	۴۵	در بیست دینار و جوهره کالا و یک	"
	یکساں بود	"		دینار نقد	
۶۱	صد مرتبه دیدار خدا و دعائجات	"	۴۶	یک مثال اطاعت حکم و امانت..	"
۶۲	وظیفه	۵۵	۴۷	صدقه سی هزار دینار	۴۴
۶۳	دعای مستجاب الدعوت شدن	"	۴۸	تحفه و سوغات امام ابوحنیفه	"
۶۴	اهتمام شکر و امتنان	"	۴۹	خدمت به علما و مشایخ و طلباء و	۴۵
۶۵	ترجمه اشعار امام صاحب...	۵۶		محدثین	
			۸۰	کیکه و چار مصیبت می شد	"
				امام صاحب....	
۶۶	اجتناب از خوردن مشته	۵۷	۸۱	تأمدت زیادی ما هانه مصرف	۴۶
۶۷	دو شعر پسندیده امام ابوحنیفه	۵۸		حسن....	
۶۸	جواب حاسدین	"	۸۲	سخاوت و ایثار و احترام قرآن	"
۶۹	حق گوی یحیی بن معین	۵۹	۸۳	تجارت و بیع ابوحنیفه	۴۷
۷۰	تحفه یک هزار بخت و تقسیم آن	"	۸۴	نظام بانک داری اسلامی عالی	۴۹
				از سود و ریا	

نمبر شماره	مضمون	صفحه	نمبر شماره	مضمون	صفحه
۸۵	حفاظت امانت و احتیاط ابو حنیفه	۶۹	۱۰۲	سفارش یک زمی در دربار منصور	۸۰
۸۶	تمام شب بیاد تو چشم ندیده خواب را	۷۰	۱۰۳	در پاسخ دشنام طرز تبلیغ	۸۱
۸۷	الهی عاقبت ما را به خیر کن	۷۱	۱۰۴	صبر و تحمل بی پایان	۸۲
۸۸	مرگ چه وقت می آید	"	۱۰۵	انتہار صبر و تحمل	"
۸۹	گفتگوی ابو حنیفه سکوت طوسی	"	۱۰۶	ادب استاد کیسہ ہزار درہمی	۸۳
۹۰	احتیاط در فتوی	۷۲	۱۰۷	خاکساری امام ابو حنیفه	"
۹۱	رافضی توبہ کرد	۷۳	۱۰۸	امام ابو حنیفه مشکل اعمش راحل نمود	"
۹۲	یک واقعہ بر باری و فکر آخرت	۷۴	۱۰۹	امام اعمش و جوال آرد	۸۴
۹۳	انکار از منصب تضاً و قصہ دلچسپ	"	۱۱۰	بہ برکت امام صاحب یک مظلوم	۸۵
۹۴	التجاء و دعاء بدر گاہ صمدیت	۷۶		از مرگ خلاص شد	
۹۵	گریہ از ترس خدا	"	۱۱۱	صدر و پیہ بہ مقابل پنجصد	۸۶
۹۶	بی اندازہ گریہ و بیکار	"	۱۱۲	غسل بلا طلاق	"
			۱۱۳	بہ قیاس ابو حنیفه مال مسروقه پیدا شد	"
۹۷	تصویر اجمالی اخلاق و محاسن امام اعظم	۷۷	۱۱۴	عروسی مرد غریب بہ مہر زیاد	۸۷
۹۸	از حسن سلوک امام ابو حنیفه	۷۸	۱۱۵	مسئلہ دینی و نہایت ابی یوسف	۸۸
۹۹	قرض دار خود را معاف کردہ عفو خواست	۷۹	۱۱۶	عداوت بہ محبت بدل شد	"
۱۰۰	واقعہ صاحب حمام	۸۰	۱۱۷	طلب علامات از پیغمبر مکذب کفر است	۸۹
۱۰۱	تذییر ابو حنیفه راست آمد	"	۱۱۸	جواب جرارت مندانہ امام صاحب	۹۰

بشماره	مضمون	صفحه	بشماره	مضمون	صفحه
۱۱۹	دالی ابن بسیره از امام صاحب نا امید شد	۹۱	۱۳۵	از الوضیفه "علم حاصل کن و به آن عمل کن ..."	۱۰۲
۱۲۰	احترام والدہ	۹۲	۱۳۶	ابوحنیفہ در آغوش تا جدار نبوت محمد	"
۱۲۱	گفتگوی نواسه و فرزند امام صاحب	۹۳	۱۳۷	در وقت نعل اسپاها ...	"
۱۲۲	بایداری مادر	"	۱۳۸	جولاهہ ہم مضمون می نویسد	۱۰۳
۱۲۳	خلیفہ منصور و فتویٰ امام صاحب	۹۴	۱۳۹	خواب ابوحنیفہ "و تعبیر ابن سیرین"	۱۰۴
۱۲۴	منسوبہ طالانہ ابو جعفر ...	۹۵	۱۴۰	علم ابوحنیفہ "و ضرورت مردم	۱۰۵
۱۲۵	استقلال امام ابوحنیفہ	"	۱۴۱	گرفتاری دزد و عدم وقوع طلاق	"
۱۲۶	بعد از مرگ ابوحنیفہ "خلیفہ آرام ماند	۹۶	۱۴۲	ضحاک انگشت در دهن حیران شد	۱۰۶
۱۲۷	حق گفتنی منصب فرضی من بود	۹۷	۱۴۳	فیصلہ ملو از حکمت ابوحنیفہ	۱۰۷
باب پنجم					
۱۲۸	مدین شل عطار و فقہا ...	۹۸	۱۴۴	از روشن دان تا دیوار	"
۱۲۹	علم ابوحنیفہ "از علم خفر گرفته شده است -	"	۱۴۵	تقسیم یک در ہم	۱۰۸
۱۳۰	از امام ابوحنیفہ حیا امام می آید	۹۹	۱۴۶	تدبیر ابوحنیفہ "در باره چاه	۱۰۹
۱۳۱	امام اوزاعی از غلطی خود ...	"	۱۴۷	عطار من عند اللہ	"
۱۳۲	فعل ابوحنیفہ "مذموم نبود ...	۱۰۰	۱۴۸	قسم جامع در ماه رمضان	۱۱۰
۱۳۳	ابوحنیفہ "به غریب و غریبار ...	"	۱۴۹	اثر نام در کار ہم ظاہر میشود	"
۱۳۴	امام باقر پیشانی امام صاحب را بوسه کرد	۱۰۱	۱۵۰	قیاس دل چسپ ابوحنیفہ	"
			۱۵۱	ماہر علم صرف	۱۱۱

نمبر شماره	مضمون	صفحه	نمبر شماره	مضمون	صفحه
۱۵۲	علم فقہ بہ شکل دستور	۱۱۱	۱۶۶	قاضی ابن ابی لیلی غلطی خود را	۱۳۲
۱۵۳	امام اعظم و علم حدیث	۱۱۲		احساس کرد	
۱۵۴	مسک ابو حنیفہ در معاملہ	۱۱۵	۱۶۷	پنج روپیہ بدست آمد و مشک	
	سند حدیث			باقی ماند	
۱۵۵	شان تابعیت امام ابو حنیفہ	۱۱۶	۱۶۸	تبدیل شرعی و بصیرت فقیہانہ	۱۳۵
۱۵۶	اولین مجمع امام صاحب و	۱۱۷		امام صاحب	
	ملاقاتش ...		۱۶۹	زن بہ شوہرش رسید	
۱۵۷	بشارت رسول اللہ و امام اعظم	۱۱۸	۱۷۰	بہ قیاس ابو حنیفہ مسئلہ طعام	۱۳۶
۱۵۸	اعجاز صداقت محمدی	۱۲۱		حل گردید	
۱۵۹	اشعار ابن مبارک ...		۱۷۱	تلاش مال گم شدہ و قیاس عمدہ	
۱۶۰	استدلال بہ حدیث ضعیف و الزام	۱۲۳		ابو حنیفہ	
	درست نیست		۱۷۲	ابن شبرمہ و وصیت	۱۳۷
			۱۷۳	لطیفہ ر علمی	
			۱۷۴	از دشمنی بہ غلامی	۱۳۸
			۱۷۵	امام صاحب دشمنی خود را از	۱۴۰
				مرگ ...	
			۱۷۶	جواب استفتاء بہ دو پارہ	۱۴۱
				سیب	
			۱۷۷	پنج چیز در دنیا نسبت بہ ...	۱۴۲
			۱۷۸	مسئلہ شکل طلاق ثلاثہ	۱۴۳
			۱۷۹	دیت را کدام شخص میدہد	
			۱۲۹	مناظرہ امام ابو حنیفہ و امام	۱۶۴
				اوزاعی ...	
			۱۳۲	مناظرہ ولچسپ قتادہ و امام صاحب	۱۶۵

باب ششم

نمبر شماره	مضمون	صفحه	نمبر شماره	مضمون	صفحه
۱۸۰	سه سوال دانشمند رومی سه جواب مسکت ابوحنیفه ر	۱۲۲	۱۹۱	امام ابوحنیفه ر امانت دار علم و معارف	۱۵۲
۱۸۱	قرارت خلف امام	۱۲۵	۱۹۲	امام اعظم ابوحنیفه ر و علم قرارت	۱۵۳
۱۸۲	جای افسوس نیست بلکه فضل خدا شامل حال شماست	۱۲۶	۱۹۳	ده خصائل ابوحنیفه ر	"
۱۸۳	اجتهاد ابوحنیفه ر سبب زندگی امام طحاوی ر شد	"	۱۹۴	مصرفیات ابوحنیفه ر	۱۵۴
			۱۹۵	ابوحنیفه رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در تمام عمر ...	"
			۱۹۶	مکالمہ کینز و نسرین محمد ر	۱۵۵
۱۸۴	خوان زعفران	۱۲۸	۱۹۷	احتیاط ابوحنیفه ر در بحث و مناظرہ	۱۵۶
۱۸۵	بشارت اجار ملت در خواب	"	۱۹۸	عقیدہ راسخ و یقین حکم امام ابوحنیفه ر	"
۱۸۶	قصہ سوزن و عبرت امام صاحب	۱۲۹	۱۹۹	امام مالک ر واحترام امام ابوحنیفه ر	۱۵۷
۱۸۷	موسیٰ بن جعفر صادق ابوحنیفه را	۱۵۰	۲۰۰	امام شافعی ر بہ توسل امام ابوحنیفه ر ...	"
۱۸۸	عظمت ابوحنیفه رحمۃ اللہ علیہ در نظر امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ	"	۲۰۱	سوالی ابوحنیفه ر	"
۱۸۹	ملاقات امام صاحب بازید بن علی رضی ...	۱۵۱	۲۰۲	شرافت نسبی و کمالات ...	۱۵۸
۱۹۰	فقہ جعفریہ امام ابوحنیفه ر	۱۵۲	۲۰۳	ملاقات ابوحنیفه ر با ابراہیم بن ادعیم	۱۶۲

نمبر شماره	مضمون	صفحہ	نمبر شماره	مضمون	صفحہ
۲۰۴	شمال نادر دیانت دلمی ...	۱۶۲		ابو حنیفہ ...	
۲۰۵	خداوندت رابتو واجب بگرداند ...	۱۶۳	۲۰۸	علم آتست کہ نافع باشد	۱۶۶
			۲۰۹	علماء و فقہاء ولی اللہ اند	"
۲۰۶	حرکت حیا سوز رافضی ...	"	۲۱۰	اختصار در خطبہ	"
۲۰۷	از کنارہ دوزخ بہ برکت	۱۶۵	۲۱۱	ابو حنیفہ ر	۱۶۷



عرض ناشر

از خداوند متعالی شکر گزاریم کہ این کتاب کہ بنام واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابوحنیفہ است بہ چاپ رسیدہ و قابل استفادہ مردم شد۔ بارہا مردم فارسی زبان وغیرہ کہ اشنائی شان بہ زبان فارسی بود، تقاضا ہائے داشتند کہ کتاب واقعات حیرت انگیز امام ابوحنیفہ بہ زبان اردو و پشتو چاپ شدہ و فائدہ کتاب بہ مردم اردو زبان و پشتو زبان میسر بود۔

پس باید کہ بزبان فارسی ہم ترجمہ شود۔ تاکہ مردم کہ بہ زبان اردو و پشتو نا آشنا بودہ و از واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابوحنیفہ ناخبر ماندہ باید کہ خبر و مستفید شوند۔ بہر حال من از مؤلف این کتاب کہ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی است استفسار نمودم و عرض مردم فارسی زبان را برائش رساندم و حضرت حقانی صاحب دامت برکاتہم بالفور اجازت ترجمہ را داد۔ و من ہمراہ جناب مولانا پایندہ محمد زعیم بدخشان استاد دارالعلوم حقانیہ در بارہ ترجمہ این کتاب مشورہ نمودم۔ بل آخرہ خود مولانا صاحب زعیم را و ادارہ بہ این ساختم کہ ترجمہ کتاب را بہ زبان فارسی بکند۔ **لِلّٰہِ الْحَمْدُ** کہ کتاب ترجمہ شد و چاپ شد این حال بدسترس شماست خواہشمندم کہ مصنف کتاب را، مترجم کتاب را و ناشر کتاب را، از دعائے تان فراموش نہ کردہ و دعائے مزید برائے مؤلف کتاب نماید کہ خداوند متعالی مزید توفیق تصنیف و تالیف نماید کہ مثل این کتاب دیگر کتب را تصنیف و تالیف کردہ تاکہ مردم از تشنگی بے علمی سیراب شوند۔

مولانا سید محمد وفا حقانی

رکن القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد، نوشہرہ، سرحد

غرض مترجم

حامداً ومصلياً - خواننده و سامعین گرامی

کتاب را که بدست دارید مشت نمونه خروار برخی از واقعات حیرت انگیز امام بزرگوار سربراہ قافلہ اہلسنت و الجماعت سراج امت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ است کہ بفضل خداوندی ہمتا خلیب عصر و مقرر زمان مولانا عبدالقیوم حقانی، مستم جامعہ ابو ہریرہ ^{رضی} از کتب متداولہ و منتشرہ اختصار نموده شکل کتابی دادہ بجامعہ و نسل آئندہ نهدیم کردہ است چونکہ بندہ بعض جاے این کتاب را مطالعہ کردہ بودم بنظرم خیلی ذہن نشین و قابل استفادہ معلوم گردید۔ بعد از اینکہ بندہ در سال ۱۳۷۲ ش بطابق ^{۱۳۷۲} اہل علم و دارالعلوم حقانیہ بخاطر دورہ حدیث شریف داخلہ گرفتم با مولف تا حاجی شناخت پیدا کردہ خواستم کہ از ایشان اجازہ گرفتہ این کتاب را بہ لسان سہل بہ فارسی ترجمہ نمایم تاکہ مورد استفادہ ہمہ مردم قرار گرفتہ از روش زرین اسلاف خویش آگاہی کامل پیدا کنند زیرا از آن جایکہ خداوندی مثال بخاطر ہدف عالی انسان را در احسن تقویم از کم عدم بوجود آورده بہ اشرف المخلوقات توصیف نموده است تاکہ منظر خالقیت او تعالی گردد۔ پس بمالازم است کہ در مقابل نعمات بی حساب خدای خود ناسپاسی نکرده در ہر شعبہ زندگی خود اعم از تعلیم و تعلم درس و تدریس، کتابت و خطابت، آمریت و مأموریت امامت و عبادت تالیف و ترجمہ رضار خدا را تعقب نمایم تا باشد کہ رضا او خالق بی نیاز را حاصل نموده مستحق بہشت برین گردیم زیرا کہ بخاطر حصول رضا خویش خداوند لا مکان نبی صلی اللہ علیہ وسلم را امری کند **بِمَا نَسَبْتَهُمْ** "و نبی بخاطر تعقب راہ اسلاف و نیکان بہ امتہایش می فرماید خیر القرون قرن فی ثلث الذین یلونہم ثم الذین یلونہم" پس چونکہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ از جملہ خیر القرون بودہ پیشوای قافلہ عظیمی اہلسنت و الجماعت است باید پیروانش از سوانح و سیرت اش آگاہی تام پیدا کردہ خوبتر بفہمند کہ مسلک و مذہب و امام را کہ پیروی میکنیم واقعاً قابل طاعت است تا باشد کہ زندگی خود را بہر بندہ مومن طبق زندگی اسلاف خویش ساختہ مورد انعام خداوندی قرار بگیردہ چونکہ ملت مجاہد و شہید پرور افغانستان با وصف حق و انستقن مذاہب اربعہ عموماً حنفی

مسک اندازین کتاب زیاد تر مستفید شوند۔

از یک طرف آرمان خودم و از دیگر طرف دلالت خیر حضرت مولانا مولوی سید محمد پروانی صاحب کہ فاضل دارالعلوم حقانیہ ہے باشد و معاون خصوصی مؤلف مدظلہ است مراد ادارہ بہ این ساخت کہ ہر چہ زود تر از مؤلف اجازہ گرفتہ قلم را برداشتہ بہ ترجمہ کتاب شروع نمایم، پس از خداوند سمیع و بصیر توفیق مزیدی خواہم کہ طاقت چنین عمل نیک و شایستہ را پر لہی بندہ ارزانی فرمودہ این ترجمہ مرا مفید گردانند ہمیشہ ما را در راہ خدمت دین توفیق بیشتر عطا فرماید۔ آمین ثم آمین۔

پایندہ محمد زعیم خادم طلبار اہل سنت و الجماعت چہار مخزیدہ و مسؤل فرہنگی حوزہ مشہد و سوالی کشم ولایت بدخشان و فاضل و استاد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، پشاور۔ پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

افتتاحیه

از محدث کبیر استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق
بانی و مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑوختک پشاور پاکستان :

بعد از حمد و درود عرض میدارم کہ حالات زمانہ بہ سرعت تبدیل میشود و کسایکہ از علم آگاہی
دارند از مطالعہ میرشدہ اند مردمان بی علم ہر چیز جدید را استقبال میکنند۔ عامہ مردم بر مشاغل خود
مصرف بودہ از دین بی پروا شدہ اند از دیگر طرف مردمان مغرض پیشواہا و بزرگان خصوصاً علماء
حنفی مذہب را مورد طعن قرار دادہ ذریعہ تمحیر بہ خلاف آہنازہر کاشتن را شروع کردہ اند۔ از بسیار
زمانہ بہ این طرف تمنا داشتیم کہ طبق حالات جدید ضرورت است حالات پاک زندگی ائمہ و واقعات و
تذکرہ پیشواہا و علماء حنفی بہ لسان سہل نوشتہ چاپ گردیدہ بہ تعداد زیادہ توزیع گردد تاکہ عامہ
مردم خصوصاً در تحتہ اذہان نسل آیندہ آثار زندگی بزرگان نقش کردہ شود تاکہ بنیاد محکمہ برای تشکیل
آدم سازی گردد زیرا کہ نتیجہ بی خبری و بی اعتمادی از ائمہ و بزرگان خود این شد کہ عامۃ الناس خصوصاً
نسل جوان از راہ بی راہ شدند حتی راہ عقبت انداختہ بہ باطل روگردانند و در مقابل زندگی روحانی
اسلام روش لادینی مغربی را بہتر دانستند۔ لہذا ضرور بود از فدا کاریہای ائمہ امت خصوصاً از حالات
اصلی علماء حنفی مذہب از ذکر و فکر و خدمات و تعلیماتشان مردم را آگاہ کردہ شود تاکہ از یکطرف
حالات زندگی یک انسان در آئینہ تاریخ ہویدا گردیدہ از طرف دیگر این علماء مشعل راہ زندگی عملی
امت گردند۔ الحمد للہ طبق آرزوی بندہ و طبق تقاضای وقت دانشمند گرامی و محترم مولانا عبدالقیوم
حقانی استاذ دارالعلوم حقانیہ "واقعات حیرت انگیز" را بہ لسان اردو جمع نمودہ شکل کتابی داد کہ
گویا بہ اقدام این عمل یک فرض کفائی را از گردن عامۃ الناس ساقط کردہ باشد۔ در اول جلد این
کتاب کہ "واقعات حیرت انگیز" امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نوشتہ است کتاب در ہمین موضوع پر مفہوم
و مستند است کہ انشاء اللہ مفید و انقلاب آور تمام می گردد اگر رضاد خدا باشد بذریعہ این کتاب

بسیار نفع‌های بی‌راه برآید نسبتاً خوشحالی من به این است که مؤلف آن واقعات و حالات را جمع
 نموده که برای نسل آینده خیلی مفید و قابل استفاده است جناب مؤلف بعد از مطالعه کتب زیاد و زحمات
 فراوان کتابی که شتمل بر حالات پاک علماء حنفی است ترتیب داده فهمیده میشود که در همین باره پنجم
 و ما بر است من دعا میکنم که خداوند سعی زیننده را بدرگاه خود منظور نموده نوشته اورا سودمند
 بگرداند خدا کند که باقی جلد‌های این کتاب را هر چه زودتر به خوبی بسر رسانده برایش توفیق نشرو
 اشاعت داده شود۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق مہتمم و بانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (پشاور)

پیش گفتار

جناب حضرت علامہ مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ مدیر ماہنامہ الحق

دربارہ امام و مقتدار و پیشوائی سواد اعظم اہلسنت و الجماعت امام و سراج الائمہ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ در ہر زمانہ نو پسندہ ہاتھریات زیاد کردہ اند و سلسلہ نوشتن فعلاً ہم جاری بودہ بہ ہمین ترتیب اوامہ خواهد داشت و چنین ظاہر میشود کہ یہ سچ شعبہ زندگی او از تحریر باقی مانده است۔ اما باید از نقطہ نظر اسلامی مقصود از تحریر سیرت و سوانح یک شخص این باشد کہ اعمال و اخلاص تقوا و کردار خوانندہ بہتر گردیدہ بہ اخلاص کامل رضا خدا را حاصل نماید و شہمت و برخاست خود را بہ طریقہ شریعت برابر کند و بہ ہمین قسم ہمہ امت اصلاح گردد و بکذا بہ مجر و مطالعہ سیرت و حالات نظریہ و خیال خوانندہ رنگ گرفتہ اخلاص و عمل تقوا در او پیدا شود و بہ خروش و جوش تازہ در مسیر زندگی گام بردارد۔

با وصف کہ در بارہ امام اعظم بسیار کتب نوشتہ شدہ است و پیدا ہم میشود باز ہم فاضل محترم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کہ بہ زبان اردو واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابو حنیفہ را نوشتہ بسیار دل چسپ است خلاصہ اینکہ این کتاب با وصف داشتن فکر و نظر علم و عمل فقہ و قانون تاریخ و سیرت سیاست و اجتماعیت، اخلاص و للہیت، تقوا و طہارت، جذبہ انقلاب امت۔ تبلیغ و تعلیم، خیلی ہا مفید گوید کہ در بارہ او کوزہ بند کردہ باشی صوفی ہاست یا علمار، طلبار ست یا حکما، ہنگی می توانند کہ تشنگی خود را ازین کتاب مرفوع سازند۔

درین کتاب مسائل باریک و نکتہ مہم در بارہ شریعت و طریقت و سیاست و اجتماعیت۔ و در ضمن واقعاتی بہ الفاظ صفا بیان گردیدہ است کہ از راہ شریعت و طریقت روح و قلب ہر مسافر قرار و آرام میگردد و ایازہ دلیل واضح بزرگی و کرامت امام صاحب است و جناب عالی قدر مولانا عبدالقیوم حقانی با وصف مشاغل و مصروفیات کہ لحظہ برای سرخاریدن ہم وقت ندارد تاریخ حقی را بسیار

به یک گلدسته مزین مدون نمود. صرف این نه بلکه قانون فقه و قانون بخت و مناظره مضامین دل
چسپ واقعات و قصه‌ها را به شکل اساسی از مهر و محبت به لسان شیرین بیان کرده که قابل تقدیر است
به این مفهوم که جناب عالی را در باره این فن و داستان نوشتن مهارت تام حاصل است به مجرد
دیدن «دفاع امام ابوحنیفه» که یکی از کتب عالی نویسنده است این سخن به ذهن می‌آید که نویسنده
را درین باره مهارت کامل حاصل است باز هم نویسنده گرامی خود را از تنقید و تبصره در امان مانده
تمام حالات و واقعات که معلوم بود به احتیاط کامل جمع نموده باز به سلیقه کامل این گلدسته علمی و تاریخی
را تیار کرده است زیرا که لیساً اوقات مردم در حین گلدسته جور کردن بعضی علف نابه کار را هم میگیرد لکن جناب
نویسنده درین کتاب از آن هم خود داری نموده کدام الفاظ که خلاف شرع معلوم گردیده یا که بی سند بوده
آنرا ترک گفته بود در کدام کلمات که شک و شبهه بوده آن را جا به جا تشریح کرده و این کتاب نمونه است که جناح
تاریخ و ادب را ثقیل می‌سازد و از خواننده کتاب درخواست و خواهش میکنم که در هنگام دعای نویسنده و بما
و به اداره مؤتمر المصنفین دعا نموده ما را بیاد داشته باشد.

مولانا سید الحق صدر مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیه

تاثرات

حضرت علامہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ خلیفہ مجاز حضرت امام
شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله والصلاة لاهلها ما بعد :-

در قرآن عزیز الصلحون رایك قسم منعم علیہم قرار داده شدہ است
کہ مصداق او علم را بعمل است زیرا کہ علم بلا عمل و عمل بلا علم بہ انسان وبال میگردد۔
از صلحارامت با الخصوص طبقہ ممتاز گروہ فقہاء امت است آہنہای کہ بہ بصیرت روحانی
حلال و حرام روادنا را پسندیدہ و غیر پسندیدہ را بہ امت تفصیلاً فرمودہ را ہنہای بہ سوی اعمال صالحہ
می کشند و از فقہاء امت نعمان بن ثابت المعروف عند الائمہ امام اعظم ابو حنیفہؒ مقام ممتاز را کمائی
نمودہ مالک مقام عالی است آن امام کہ در درس او امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابو داؤدؒ، شرکت
کرده بودند علاوہ ازین ہا دیگر ائمہ حدیث ہم از درس این بزرگوار خود را مستفید کردہ است و از درس
تفقت فی الدین او علاوہ از امام محمدؒ و امام ابو یوسفؒ و امام زفرؒ دیگر فقہا ہم بی حصہ نماندہ اند
از کمالات دینی و روحانی او پیشواہای سلوک و طریقت حصہ وافری حاصل نمودہ اند او بذریعہ ذکر و
فکر خود جوہر و حقیقت اشیاء را محسوس و مشاہدہ کردہ بود و او کہ بہ خاطر ساختن قوانین اسلامی کدام
کارنامہ را انجام دادہ است، بیچگاہ احسان او را بجا آورده نمیتوانند اما انوس بہ این است کہ بعض
نفرہای نمک حرام احسان محسن خود را فراموش میکنند و این امام عالی مقام را بیک دانا و مجتہد نسبت
می کنند در حالیکہ امامؒ یک محدث بزرگ ہم بود و یک مفسر قرآن و امام فقہ و پیشوا سلوک و
احسان ہم بود۔

مقام شکر است کہ درین دور عالم نوبوان محقق صاحب البیان و البنان مولانا عبدالقیوم حقانی

حالات زندگی امام **ابن حجر** **علاء دینی** را جمع نموده عامه المسلمین را از آن درس فراموش شده آگاه ساخت بلکه دوباره این سدر آتازه نمود و از کارنامهای جدید او که کتاب در واقعات حیرت انگیز علماء احناف است در پیشرویم موجود است اللہ تعالیٰ این زحمت او را قبول و منظور نماید و برای مخلوق بسیار سودمند و برای نویسنده توشه داین بگرداند۔ آمین

صرف آغاز

حامداً ومصلياً -

به همگی هویدا و معلوم است و همگی مشاهده میکنیم که اهل زمانه بخاطر کارهای دنیوی تجارت و مزدوری و برای حصول معاش و اقتصاد سرگردان بوده یک لحظه هم در مجلس علماء و صلحا رو بنده های نیک خداوند نشسته نمی توانند و نه طاقت دارند که در مدرسه ها به خاطر تعلیم و تبلیغ و یا در مجلس و عظماء و اشتراک و در زندگی از یک طرف فندان ذوق علم و از دیگر طرف از جهت خشکی های مشاغل روزانه برای استفاده از کتب مفصل یا تحریرهای تحقیقی و علمی و عملی و نهایتاً الی الله وقت پیدا کرده نمیتوانند استادان و تلامیزه مکاتب و پوهنتون ها و مأمورین و قاضی حکومت از جهت کمی یا عدم ذوق علم از زندگی ماحول خود رنگ گرفته برای لذت حاصل کردن و تعیش ذهنی و حیوانی های فحش به بی هوذگی ها گرفتار و مصروف اند لیساً اوقات اخبار و رسائل و کتب خطرناک و زهر آگین مثلاً «کتب نشه یا عشق» را به محبت مطالعه میکنند در حقیقت چنین مردم نه بخود بلکه سبب تباهی و بربادی تمام قوم و ملت است از یک طرف برای نشر نمودن قساقم آزادی و نشر خیالات فاسده و شهوانی و بیزاری از خدا و ادعای بی هوذیت و نشر اگیت و الحاد و رسائل و کتب چاپ گردیده توزیع می شود -

از دیگر طرف همی از منکرات و اشاعات معروف بطور بطوت روان و از دیگر طرف اداره های علمی و تحقیقی - مطالعاتی و اشاعاتی و درسگاه های تعلیم و تربیه خصوصاً درسگاه های که در آن شعبه درس و تدریس و امور انتظامی و مسائل علمی که من جمله تالیف و ترجمه و اشاعت در آن شامل است به مشاغل دنیوی خود طوری گرفتار اند که در اصلاح باطن به ذوق عبادت و شوق عمل و اخلاص به فکر زندگی آخرت رضاء خدا و اصلاح اخلاق بکلی توجه ندارند در حال که مقصد تعلیم و روح شریعت همین زندگی روحانی و اصلاح باطن است - حالات زندگی بزرگان و خود خصلت آن ها و مطالعه و قوت حافظه و ذوق و شوق به عبادت و تقواشان و اعتماد آن ها به خدا و ترس آن ها از پروردگار یک نمونه است بسیار نادر تا که این نمونه مشعل راه است نگرود اصلاح انقلاب است تعمیر زندگی بزرگیه و غلبه است

شکر و پیاس بندگی و قربت و انابت در خدا را حاصل کردن مشکل است -

مشاغل دنیوی باشد یا تعلیم و تدریس دینی و عظم باشد یا تألیف تحقیق باشد یا تصنیف خلاصه اینکه انسان هر عمل را که انجام میدهد باید در او واقعیت از آثار و واقعات مؤثر آن باشد زیرا که حالات روحانی و علمی و عملی سلف صالحین در قلب انسان رقت و نرمی پیدای کند و عکس مجلس صلوات در انسان پیداشده جذب و عزم خدمت دینی در او بیدار می گردد -

از واقعات مؤثر و از حکایات علمی و روحانی آنکه گوهر مقصود و از مطالعه حالات سلف صالحین مقصد حیات و انابت الی الله، حاصل میگردد زیرا که اسلاف ما از اصل مزاج دین و از ذوق علم و عمل به لب لباب قرآن و احادیث نبوی واقف گردیده بودند -

صرف به ذریعه روایات و جنگ نامه ها و مطالعات سطحی و علم سرسری بحث و مناظره معلومات حاصل کردن در قلب انسان نرمی و سوز پیدا نمیشود بلکه امکان پیدا شدن غرور و تکبر است - علامه ابن جوزی می فرماید که در زمان های سابق بعضی مردم به خاطر تعلیم نه بلکه برای مشاهده نمودن کردار - روش و حالات زندگی بزرگان و بندبانی نیک خداوند نزد آنها حاضر می شدند زیرا که روش و طریقه آن ها اثره علم آنها بود که قبل از نشستن و برخاستن و درس و تکرار با استادها و بزرگان خود اهمیت این سخن بمن ظاهر شده بود و بعد از بیان نمودن روایات و مطالعه واقعات و حالات اثرناک بزرگان دین این سخن در ذهن نقش گزید بعد از ملاحظه واقعات زندگی مجالس عمومی تقریر و تحریر در دوران درس و مطالعه سخنان بیش قیمت آنها احساس من افزون گردید و زمانیکه با آقا و محسن خود محدث کبیر تاج سر علماء مولانا عبدالحق "بانی و بهتم دارالعلوم حقانیه یکجا بودم و از لسان او کلام درو گوهری را کی شنیدم احساس مرا به حقیقت بدل نمود سال قبل که یک کتاب من عاجز بنام "دفاع ابوحنیفه" بود چاپ گردید بسیار از مردمان علم دوست و بادبانت شایقین ادب و تاریخ و تبلیغ در خصوصیت باب هشتم و نهم این کتاب مرا بسیار تعریف و توصیف نمودند که در این دو باب هوشیاری بلا نهایت امام اعظم فکر عالی نظر عمیق جنسائل حمیده و سخاوت اخلاص ذکر و عبادت و تقوا و اعتماد کامل او به خدا و خاکساری، عاجزی، نرمی، هم دردی، مهربانی، لطف و مروت او با مخلوق مع بعض واقعاتش بیان گردیده بود که بسیار از کتب در مسائل علمی و دینی چند برخ آن کتاب را در چند قسط به خوانندگان

شان تقدیم نموده بودند که مجله ما بنامه دارالعلوم دیوبند که مدیر دارالعلوم حبیب الرحمن قاسمی در شماره
جنوری ۱۹۸۶ هجری در باره دفاع ابو حنیفه تبصره و تفصیل نموده بود و باب اخیر از یادہ تر توصیف
کرده کتاب را قابل استفاده و مفید خوانده بود

استاد محترم مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم مدیر ماہنامہ الحق و استاد حدیث دارالعلوم حقانیہ
در دوران درس ترمذی شریف طلبا را بہ مطالعہ و استفادہ ازین کتاب تشویق نموده این کتاب را ذریعہ
مؤثر و ہم اصلاح معاشرہ و انقلاب روحانی خواند۔

ہم چنین استاد مکرم مفتی اعظم دارالعلوم حقانیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب
ملاحظہ این کتاب را مورد پسند قرار دادہ بعد از نوازش زیاد در حق بندہ و عار خیر نمودہ بویکذا مخدوم العلماء
حضرت العلامہ قاسمی محمد زاہد الحسینی صاحب بہ دیدن این کتاب در حق بندہ و عار خیر شان را درینغ نوزیدند
کہ بہ من ہست افزودہ از طرف دیگر بعضی اہل قلم و دوستان برام مشورہ دادند کہ باید ہمین ہر دو باب
را در یک رسالہ جدا چاپ نمایم تاکہ برای شایقین خریدن و مطالعہ آن آسان گردد و ہم مردم بیشتر
استفادہ نمایند۔

این مشورہ اجاب معقول شد لکن در وقت نوشتن دفاع امام ابو حنیفہ قصہ ہای مؤثر و دل
نشین امام ہای حنفی مذہب خصوصاً واقعات و حالات دل چسپ امام اعظم ابو حنیفہ و شاگردان
اورا جمع کردہ علیحدہ گذاشتہ بودم یکبار یادم از آن آمد کہ باید چند واقعہ دل پذیر آن را ہم ذکر کنم
تاکہ این رسالہ سود مند و مفید واقع شود و قیتکہ آن ذخایر را گرفتہ ورق بہ ورق مطالعہ کردم یکی بر دیگر
جالب بود در حیرت بودم کہ کدام آن را درج این رسالہ نمایم بہ ہمین قسم چند ماہ معطل ماندم بالآخرہ
وقتیکہ بندہ مع برادر محترم حافظ مفتی غلام الرحمن صاحب در دارالعلوم حقانیہ در شعبان ۱۳۷۰ھ بہ خاطر
دورہ تفسیر برای طلاب مأمور گردیدیم ضرورت پیش شد بہ بیان نمودن امام ہای حنفی بہ ہمین عرض
تحریرات خود را باز کردم و نظر بہ احساس سابقہ کہ گفتم باید بہ الفاظ سہل صرف حالات علمی و روحانی
و قصہ ہای اثرناک و الفاظ گران بہامہ و واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابو حنیفہ را جمع نمودہ مع ہر دو باب
"دفاع امام ابو حنیفہ" شکل کتابی ہدیم و بعد ازین ہر وقت کہ فرصت یافتہم تاریخ ہای نادر امام ابو یوسف
و امام محمد و امام زفر و امام عبداللہ بن مبارک را ترتیب دادہ بہ چاپ سپارم تصمیم دارم کہ اگر

فرصت و توفیق باری تعالی میسر شد و اسباب طباعت و اشاعت پیدا شدند انشاء اللہ از امام اعظم ابو حنیفہؒ گرفته تا تلامیذہ و تلامیذہ جلیل القدرش و علماء متاخرین اکابر و یونبند از شیخ العرب و العجم مولانا حسین احمد مدنیؒ گرفته تا شیخ الحدیث مولانا عبدالمحقؒ واقعات حیرت انگیز و حکایات فکر انگیز شان را جمع و ترتیب داده نام اورا واقعات حیرت انگیز علماء احناف بگذارم السعی منا والا تمام من اللہ :

سرگذشت شخصی خود باشد یا از دیگر کس چه جای از آن بزرگان که در محبت محبوب شان مست بودند و سر و پانمونہ بندگی در آنها موجود بوده بسیار دل چسپ می باشد و اگر لذت در آن واقعات نباشد دیگر در چه است که قرآن خود را شاد می کند۔

ان الذین امنوا و عملوا الصلحت لیجعل لہم الذرحمن و دۃ ۱ عظیم ۱۰۰
 باز از واقعات حیرت آور علماء حنفی فهمیده می شود که خداوند چگونه صلاحیت و صبری را برای آن ها عطا نموده بود و در مکتب حنفی چه قسم عنایط جمع شده است۔ در بارہ تربیت و تزکیہ نفس در شعبہ فقاہت و دانستن مسایل مهم و در شعبہ اخلاص و دعوت و عشق چه انداز درجات عالی ذکر نمائی کرده بودند این ہم شناخته و فهمیده میشود کہ مکتب حنفی آن دروگوہ را بزمانہ تقدیم نموده کہ نذیر ندارد اگر ہمین واقعات تاریخی بہ شکل مناسب جمع کرده شود و بہ ترتیب صحیح بہ امت پیش کرده شود غوریکہ ارادہ بندہ است اگر منظور خدا باشد بہ برکت این سعی نمونہ تصویر یک نسل مستغنی و مجاہد، غازی و متقی، پر بیزگار کہ موصوف صفات حمیدہ باشد و اخلاص و ولہیت ہم در آن موجود باشد پیش خواهد آمد کہ شریعت ہم ہمین مطالبہ را میکند۔

علامہ ابن عبدالبرؒ فرمودہ شخص کہ بعد از صحابہ کرامؓ و تابعینؒ فضائل فقہاء را مطالعه نموده بہ سیرت و فضیلت آن ها مطلع گردد بہترین عمل است۔ اللہ تعالی محبت ما را با آنها زیاد کند۔ امام ثوریؒ فرمودند در وقت تذکرہ بزرگان و بندہای نیک رحمت اللہ تعالی نازل می گردد و جامع بیان العلم لابن عبد البر ص ۱۶۴ الحمد للہ بہ برکت فضل و کرم و احسان خداوند در ہمین سلسلہ اولین جلد کہ مشتمل بہ واقعات حیرت انگیز زندگان امام اعظمؒ است چاپ گردیدہ بدست

81615

رس شما قرار گرفت و بعد دوم که واقعات و حالات زندگانی امام ابو یوسف و امام محمد و امام زفر و
 و حکایات دل چسب آنهاست جریان دارد. سومی و رزم که هر چه زودتر به دسترس خواننده گرامی قرار
 بدیم اما در همین جمع نمودن واقعات کدام ترتیب خاصی مدنظر گرفته نه شده در وقت مطالعه کدام
 حکایت که دل پذیر بود و به نظر پسند آمدنوشتم و به مناسبت اندکی به هر باب مملوق کردم "تربیه شوخ"
 یک یک نقش را گرفته در دل جای دادم

که بیگادری روی سفید تو بودم

بر چیز از مقدمه، جلد اول را به هفت باب تقسیم گردیده است در چهار باب اول واقعات حیرت
 انگیز و حالات زندگی تا اثر ناک امام اعظم و قصه های دل نشین که حالات را تغیر و ایمان را تازه میکند
 در ج کردم تا که امت به برکت این حکایات در زندگی خویش قالب اسلامی را اختیار نمایند و قیتکه تمام کمالات
 ظاهری و باطنی صبر و شکیبائی، ذکر و فکر تمیز حلال و حرام ایتیار و سخاوت علم و عمل ذوق عبادت
 شوق شهادت، رجوع و انابت، مجاهده و ریاضت عزم را سخ عاجزی و خاکساری اظهار حق -
 شفقت و مهربانی، انصاف و عدل، تقوا و پرهیزگاری، تمقید و احتساب، طاعت و عبادت،
 به حکم و قضا و خداوند، پابندی شریعت خوف از قیامت در زندگی کسی پیدا شود پس چگونه حالات
 زندگی او جذب عمل را بیدار نمی سازد چگونه انسان غلطی خود را احساس نمی کند چگونه همت در او انزک
 نمی گردد چگونه بصیرت و بصارت او روشن نمی گردد چگونه قدر و قیمت وقت به او معلوم نمی شود پس
 نتیجه مطالعه این حکایات کشایش راه ذوق و شوق عمل نیک است -

در باب پنجم و ششم آن واقعات است که حاوی علم و فضیلت فهم و قابلیت مطالعه و ذہانت
 نزاکت و شجاعت و سخاوت و صلاحیت و کمالات بحث مناظره و سزای الفهمی و فراخ نظری و اجتهاد
 و استنباط احکام و قوت استدلال امام اعظم در ج است در آخر باب هفتم ضمیمه به عنوان در خوان
 زعفران " درین کتاب در ج گردیده که سبب آن جاذب است در حقیقت که امام اعظم به اجتهاد و استنباط
 مسائل فقهی و احکام شرعی مقام امامت را حاصل کرده حاذقیت و هوشیاری و قوه حافظه اش با او
 بسیار تعاون نموده است که این همه نعمت اللہ است به کسی که بخواهد می بخشد از جهت حافظه و ذہن
 قوی از تمام علم که صرف بنیادش در آن زمان موجود بود مثلاً تفسیر حدیث و فقہ اصول و کلام و آثار علم رجال

و تاریخ و لغت کمال کمانی کرده بعداً در زندگی عملی و بحث و تحقیق استنباط و استخراج مسائل و تدوین فقہ و ترتیب شراعی و تفریحات بحث و مناظرہ مدد حاصل می کرد طوری کہ یک تجربہ کار جنگی بہ تیر کش از ذیفرہ خود را کمال نماید در معاصر امام صاحب دوست و دشمن ذکاوت و ذہانت او را مدح و تعریف میکرد بناءً متقدمین و متأخرین متفق اند کہ ابوحنیفہ قوی الحفظ سریع الفہم و ذکی بود حافظ الحدیث و اساذ الحدیث ائمہ بود در حافظہ او ہیچ گاہ تغییری نیامده است۔

آقتباس از دفاع امام ابوحنیفہ

از لحاظ تاریخی و علمی این واقعات حیرت انگیز ساده ولی از نگاه معنی و مقصد خبیلی فایده مند است انشاء اللہ درین دوران انقلاب شرفساد خوانندہ را فکر مند و شوق صاحبان مطالعہ و تحقیق و بزرگان را در جوش آورده سبب تازہ نمودن محبت اہتمامی گردد از نظر من اصل مقصد و حالات زندگی این بزرگان و نتیجہ تعلیمات شان این میشود کہ قلب ہا از دولت ایمان و یقین سیر شدہ بہ شمع محبت و عشق حقیقی روشن گردد تا کہ ہمت عالی و ارادہ راسخ اخلاق و اعمال مطابق سنت نبویؐ امر بالمعروف نہی از منکر را عادت و از کلیات و جزئیات دین انسان با خبر باشد بنا بر من تعطیلی ہای رمضان المبارک را براسے جمع و ترتیب نمودن این واقعات غنیمت دانستہ ہر چہ زودتر در تحت تحریر قلم خلاصہ نمودم کہ شاید کمی و زیادتی ہم شدہ باشد کہ قابل انتقاد باشد۔

باز ہم آرزو دارم کہ این کتاب جاہای خالی کتب خانہ اسلامی را پر کردہ تا اندازی تشنگی شایقین علم و اخلاص و کسانی کہ بہ مطالعہ تاریخ حنفی شوق دارند دفع شود و آرزوی کسانی کہ درین راہ سعی می ورزند و آمدن یک انقلاب روحانی و علمی و مطالعاتی و شخصی و قومی را خواب می بینند و بجای اینکہ خود را آلودہ دنیای جدید سازند آرزوی تعقب نقش قدم بزرگان را دارند و ہمت زندگی عالی را کردند و فریاد می کنند ترجمہ شعر

و زمانہ را کہ بدل کردی بہ آن مینازی۔ مرد آن است کہ زمانہ اش بدل نہ شود بر آورده شود

ترتیب این واقعات در چہل روز تمام شد در حالیکہ بہ سبب درس و تدریس دارالعلوم و دیگر مشاغل مشکلات کثیر روزی یک ساعت یا دو ساعت وقت برایم میسر میگردد و از ہر طرف وقت پیدا کردہ مصروف کار خود بودم از یک طرف مصروفیت از دیگر طرف بیاعتنیا و غرہ منہم عاجزم یقیناً کہ از زودم ہوشدہ باشد

باز ہم استاذ ہای دارالعلوم خصوصاً مفتی سیف اللہ صاحب حقانی کہ بہ نظر تنقید ہر لفظ را جدا جدا مطالعہ کردہ
 از مزاج منطقی و وہم و خیال خود بالای کلام الفاظ کہ اعتراض کردہ بود آن را بہ مطالعہ ثانی تصحیح و خارج
 نمودم ازین خاطر من از آہنہ ممنوم بہ این ہم نہ بلکہ بہ تنقید تعمیری و مشورہ مفیدہ خوانندہ گرامی تشکر گویم
 اگر خداوند این واقعات حیرت انگیز علماء حنفی را بدست من بہ سر رساند دلیل این می شود کہ در ہر دوران
 در امت مردمان اہل کارو ذی صلاحیت موجود است و جنگل از مزدور خالی نہ شدہ درخت بسزدین ہمیشہ
 ہمین قسم میوہ دارو سایہ داری باشد۔

« عالم نہ شود ویران تا میکدہ آباد است »

قبل از شروع مطالعہ کتاب بہ خوانندگان عرض میکنم کہ سلسلہ روایات تالیف من اکثر اً بہ مدار
 تاریخ است و روایات تاریخ کلیتاً بہ روایت علمی برابر و موثق نمی شود و ہم چنین بر شخصیت ہای تاریخی
 عقیدہ و عداوت علی السویہ جاری است روی ہمین علت است کہ بسا اوقات اصل حقیقت در واقعات
 مخفی می ماند عرضم اینست کہ اگر درین کتاب کلام واقعہ و روایت بہ طور خطائی مخالف شریعت دیدہ
 میشود در حالیکہ بندہ حتی الامکان از نقل این چنین واقعات عرض کردم باز ہم اگر شدہ باشد در نظر ثانی
 حذف گردیدہ بہر حال فکر و نظر اتباع شریعت و سنت و علم و تقوا را ملحوظ داشتن ضروری است۔
 نہ شوق اتباع کہ نہ بہ آن عمل جایز است و نہ بہ آن وجہ از صاحب واقعہ بدگمانی کردن جایز است۔
 و صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

عبدالقیوم حقانی

رفیق موقر المصنفین و استاذ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (پشاور)

تشریح و تعارف فضیلت و جامعیت جہانگیری

واقفیت علم الفقہ فقہای اسلام وفقہ حنفی

فقہ و لغت "الوقوف والاطلاع" یعنی واقف شدن و اطلاع پیدا کردن را گویند و در شریعت "الوقوف الخاص" و هو الوقوف علی معانی النصوص و اشاراتہا و دلالاتہا و مضمراتہا و مقتضیاتہا یعنی در شریعت واقفیت خاصی است کہ عبارت است از آگاہ شدن از معانی و اشارات و دلالات و مضمرات و مستنبات نصوص "والفقیہ اسم للواقف" و فقہی کسی را گویند کہ از امور مذکورہ خبردار باشد۔

قطع نظر ازین تعریف اصطلاحی مرجعہ امام صاحب "در تعریف جامع قدیم خود چنین گفتہ " معرفۃ النفس مالہا و ما علیہا " یعنی فقہ شناختن اشیاء کہ بہ انسان نفع میرساند و یا نقصان در حقیقت این تعریف تعریف اصلی "الدین" است کہ بعضی نظر بہ شکل میتوانند درک کنند لفظ فقہی بہ شخصی اطلاق کردہ میشود کہ در زمانہ خود در قضاہت نظر نہ داشته باشد یا چہ مسئلہ بنا شد کہ او حل نکند و بیچ منصبی نیست کہ در حکومت اسلامی بہ شخصیت فقہی تعلق نہ شود فقہی آن شخصی را گویند کہ بہ بنیاد معلومات دینی و نبوت طریقیہ استنباط مسئلہ را یاد داشته بہ اخراج مسائل مردم را از بی اتفاتی تناظر و خانہ جنگی و از شعلہ آتش در امن داشته در حالات شکلات ہم ہم داعی و مستقیم کلمتہ اللہ باشد طوری کہ باری تعالی این بار در روی زمین خلیفہ خود و وارث نبی^ص گردانیدہ مسلمان ہا را امر بہ تابعداری از حکم آن ہانمودہ است۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا
الرَّسُولَ وَأُوَلِيَّ الْأَمْرِ مِنْكُمْ: النساء ٥٩

مراد از اولی الامر فقہا راست

ترجمہ: ای مومنان فرمانبرداری کنید خدا را و فرمانبرداری کنید پیغمبر را و فرمان روایان جنس خویش را
حافظ ابن قیم^{رح} در قرآن پاک در باره آیه مذکور مینویسد که از جهت این آیه قبول حکم فقہاء
و مجتہدین فرض است و عبداللہ بن عباس^{رض} و جابر بن عبداللہ^{رض} و حسن بصری^{رض} و ابو العالیہ^{رض} و عطاء بن
ابی رباح^{رض} و ضحاک^{رض} و مجاہد^{رض} گفتند کہ مراد از اول الامر دین آیه حاکمان نیست بلکہ فقہاء مراد است
(اعلام الموقعین ج ۱ ص ۳)

برای تبلیغ بسوی دین نبی^ص و رواہ است لا) تبلیغ الفاظ نبوت

دو طریقہ تبلیغ دین

(۲) تبلیغ معنی و تشریح آن کہ تبلیغ طریقہ اول را محدثین و
بلاغین طریقہ ثانی را فقہاء گویند بعض طبقہ^{دوم} را اصحاب روایت و طبقہ دوم اصحاب درایت گفته
اند آنکہ در آیه فوق ذکر گردید مراد ہمین اصحاب درایت یعنی فقہاء است۔

حافظ ابن قیم^{رح} فرمودہ کہ گروہ سوم فقہاء آنست کہ خداوند

مقام و اطاعت فقہاء

نعمت استنباط مسایل را برایشان عطا نموده است کہ
متوجہ متابعت حلال و حرام اند این فقہاء طوری اند در زمین مثل ستارہ در آسمان کہ در شب تاریک بہ
ذریعہ آنها راہ پیدا کردہ میشود آنها ب مردم نسبت بہ خوردن و نوشیدن زیاد ضرور اند و نظر بہ فرمان
قرآن حق اطاعت این ہا از حق پدر و مادر بیشتر است (اعلام الموقعین ج ۱ ص ۳)
امام جوزی^{رح} می نویسد کہ: بدان در حدیث بسیار باریکی و پیچیدگی است کہ آن را صرف آن علماء
می نهند کہ فقہاء اند بعض وقت در حین روایت نقل و بعض وقت در حین معانی و تشریح این شکلات
پیش میشود (اعلام الموقعین ج ۱ ص ۳)

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً

فَلَوْلَا نَفَرْنَا مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ

تشریح لفظ فقہ و دو قسم علم

لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ تَوْبَةً

ترجمہ: و ممکن نیست مومنان را کہ بر آیند ہمہ یکجا پس چرا بیرون نیارند از ہر جمعی از ایشان چند
کس تا دانشمند شوند در دین و تا ہم کنند قوم خود را چون باز آیند بسوی ایشان بود کہ ایشان بترسند۔
و تفسیر معالم التنزیل آمده کہ مراد دین جانہیدن احکام فقہ است و آن کہ فرض عین و فرض

کفایہ دو قسم است یکی نماز و یاد گرفتن مسایل و روزہ کہ فرض عین است کہ تعلیم و یاد گرفتن این بہ ہر مسلمان لازم و ضروری است و فہمیدن مسایل بہ انداز کہ بہ حد فتوی و اجتہاد باشد باز او فرض کفائی است کہ اگر مردم یک شہر ازین علم بی حصہ مانند بہرہ مردم گنہگار میشوند و اگر کینفر ہم درین شہر بہ انداز فرض کفائی علم حاصل کرد از گردن دیگران ہم گنہ ختم شد۔

وَمَنْ يُوْتِ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

امام مجاہد فرمودہ کہ مراد درین جا از لفظ حکمت

مراد از حکمت علم فقہ است

قرآن و حدیث و فقہ است۔ در تفسیر کبیر آمدہ کہ معنی حکمت علم و فہم است و این خالص ترجمہ لفظ فقہ است و در تفسیر مدارک آمدہ کہ مراد از لفظ حکمت علم قرآن و علم حدیث و آن علم کہ سود مند باشد مراد است کہ بندہ ما بہ رضاء خدا میرساند و در این ترتیب نبی^ص اولین معلم فقہ اسلامی بود۔

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

یعنی پیغمبری داناند ایشان را کتاب و حکمت در جامع

نشانی انتخاب و عنایت اللہ

ترمذی و سنن دارمی از حضرت ابن عباس^{رضی} و در بخاری و مسلم از ابو ہریرہ^{رضی} روایت است کہ من یرد اللہ بہ خیراً یفقه فی الدین یعنی اللہ با کسی نیکی کردن بخواد او را فہم علم دین یعنی علم فقہ میدہد بخاری ج ۱ ص ۱۶۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بمجلسین

فی مسجدہ فقال کلاهما علی خیر واحدہما

ترزیح علم فقہ در مجلس ذکر

افضل من صاحیہ اما ہوراً فیتعلمون الفقہ و العلم و یعلمون الجاہل

فہما افضل و انہما بعثت معلماً فجلس فیہم بنو عبد اللہ ابن عمر^{رضی} و ابن عمر^{رضی} و ابن عمر^{رضی}

ترجمہ: یک مرتبہ نبی^ص در مسجدش بہ دو گروہ مرور کرد فرمود ہر دو بہتر است لکن یکی از دیگر بہتر تر

است گروہ کہ بہ ذکر و دعا مصروف است و مایل رحمت خدا است اگر خدا بخواد برایشان اعطا میکند و اگر

بخواد منع کند منع میدارد ہر چہ این گروہ دیگر کہ تعلیم فقہ یا تعلیم علم می کنند و جاہل را می فہمانند ایشان

افضل اند و من ہم بہ حیث علم رفان کردہ شدہ ام پس نشست ہمراہ ہمین گروہ۔

عالم فقہی، زاہد عابد | روزی از نبی صلی اللہ علیہ وسلم پرسیدند از آن دو نفر نبی اسرائیل کہ یکی بعد از فرائض بہ مردم احکام دین را تعلیم مینمود و دیگری شش

روز روزه و شب قیام بہ عبادت بود کہ کدام آن ہا بہتر است نبی صلی اللہ علیہ وسلم در جواب فرمود
فضل هذا العالم الذی یصلی المكتوبة ثم یجلس فیعلم الناس الخیر علی العابد الذی یصوم النهار ویقوم اللیل کفضلی علی ادناکم۔

ترجمہ: فضیلت آن عالم کہ فرض را اداری کند باز بہ مردم مسائل شریعت را بیان میکند بہ بالای عابد کہ روز روزه و شب قیام اللیل می کند مانند فضل من است بادی شہادہ مسند داری ص ۵۳،

یک فقہی و ہزار عابد | در جامع ترمذی حضرت ابن عباس رضی از نبی روایت می کند کہ فقہی واحد اشد علی الشیطن من الف عابد ترجمہ: یک فقہی واحد بہ شیطان از ہزار عابد سختتر است در جامع ترمذی ج ۲ ص ۹۷۔

دعائی بہ فقہا و علمار | در ترمذی و ابوداؤد از حضرت ابن مسعود و در داری و ابن ماجہ از جبیر بن مطعم رضی روایت است کہ نبی فرمودند۔

نصر اللہ عبداً سمع مقالتي فوعاها ثم اواها الى من لم يسمعها فرب حامل فقه لا فقه له ورب حامل فقه الى من هو افقه منه۔
ترجمہ: اللہ تروتازہ بگرداند بندہ را کہ حدیث مرا شنید و یاد کرد باز ہمان قسم بہ کسی رساند کہ او نہ شنیدہ بود زیرا بسا اوقات فقہی، فقہی نمی باشد نسبت بہ آن کسیکہ بہ او رسیدہ است و او افقہ می باشد داری ج ۱ ص ۵ و ابن ماجہ ص ۱۴

ہنگام کہ یک نفر صرف حدیث را روایتاً میرساند نبی در حق او دعائی کند منزلت و مقام کسی کہ با وصف حفاظت حدیث مسائل را استنباط کردہ روح دین را تازہ می کند چہ انداز باشد۔ مطابق سخن اعش مشال محدث مثل یک دو فروش بزرگ و مشال فقہی مثل حکیم است۔

در علمار بہتر کہ است | از حضرت علی رضی روایت است کہ نبی فرمودند نعم الرجل الفقہی فی الدین ان احببتہ الیہ نفع وان المستغنی عنہ اغنی نفسہ۔
ترجمہ: بہترین شما آن شخص است کہ فقہی باشد کہ اگر کسی بہ او در علم محتاج

شد خیرین رساند و اگر کسی خود را بی پروا گرفت او ہم پروا ندارد یعنی کاری را انجام نمیدهد که سبب ذلت علم گردد «حدائق الحنیفه»۔

در وار قطنی و بیہقی روایت است کہ نبیؐ فرمودہ ۔
علم فقہ ستون دین است

«ما عبد الله تعالى بشئ افضل من فقهه في الدين
 وكل شئ عمار و عمار و هذا الدين الفقه»

یعنی از نقابست فی دین اللہ دیگر عبادت بہتر نیست و برای ہر چیز ستون است کہ ستون دین فقہ است ۔

بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمودند ۔
برکات اشغال در علم فقہ

من تفقه في دين الله عز وجل كفاد الله تعالى
 ما اهداه و رزقه من حيث لا يحتسب

ترجمہ : شخص کہ در دین خداوند نقابست حاصل می کند خداوند مقاصد او را کفایت می کند و او را از رب رزق میدهد کہ وہم و گمان او نباشد «حدائق الحنیفه»

بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمودند ۔
بہترین عبادت فقہ است

خير دينكوايسره و خير العبادۃ الفقه
 یعنی بہترین و اعلیٰ ترین دین شما آنست کہ آسان است و در عبادات فقہ افضل است ۔

در طبرانی بروایت ابن عمرؓ آمده کہ ۔
 و قليل الفقه خير من كثير العبادۃ
 یعنی کمتر فقہ از عبادت بسیار بہتر است ۔
 نبیؐ در دیگر جای فرمودند ۔

امراء و فقہاء
 صفات من امتی اذا صلحو و صلح الناس و اذا فسدوا فسد

لناس الامراء و الفقہاء ۔
 ترجمہ : در امت من دو گروہ است کہ اگر آنہا صالح بودند مردم ہم درست می باشند اگر آن ہا فاسد شدند تمام مردم فاسد گردد ۔ «مقدمہ حدائق الحنیفه»

نصیحت مخلصانہ امام محمدؐ

تفقہ فان الفقہ افضل قائم	الی البر والتقوی واعدل قاصد
وکن مستفیذاً کل یوم زیادۃ	من الفقہ واسبم فی بحور الفوائد
فان فقیہاً واحداً متورعاً	اشد علی الشیطن من الف عابد
فقہ را یاد کن ای مرد مسلمان	تا کند ترا سوی نیکی و تقوا روان
شتاب زن در دریای فقہ ہر روز	تا حاصل کنی در گوہر فراوان
در مقابل ہزار عابد بی علم	سخت ہر اس درواز فقہی واحد شیطان

کمال فقہی قابل صد افتخار و اشعار بہ فضیلت فقہ

اذا ما اعترز ذو علم بعلم	فعلم الفقہ اولی باعتراز
فکم طیب یفوح ولا کمسک	و کم طیر یطیر ولا کبار
ہر عالم کہ کند بہ علمش تاز	فقہی اہست در درجہ زاو ممتاز
عطر فراوان ولی بوی مشک ندارد	بسا پرندہ ہا در پرواز کی شود باز

دربارہ اہمیت علم فقہ و فقہاء و مجتہدین این چند سخن بہ خوانندہ عزیز عرض گردید و این فضائل در حق کسانی است کہ شب و روز در پی علم و اجتہاد و استنباط مصروف اند کہ بہ ہر لسان و عامہ مردم فقہاء گویند و در بین فقہاء خداوند بہ فقہاء حنفی مقام عالی نصیب گردانیدہ کہ در میدان علم و عمل از ہر کس مقدم اند کہ من خصوصیات آن ہا را در کتاب دفاع امام ابوحنیفہؒ تفصیلاً تحریر نمودم کہ دوبارہ ذکر کردن برایم مناسب معلوم نمیشود اما بعضی واقعات خاص او از نظر خوانندہ خواہد گذشت اکنون دربارہ فقہاء و امام ہاے حنفی یک مثال دل چسپ را عرض میدارم۔

وقد قالوا الفقه ذرعه عبد الله بن مسعود و سقاء

علقته فحصله ابراهيم النخعي و واسه عماد و طحنه

تمثيل و لحسب

ابو حنيفة و عنبه ابو يوسف و خبزه معمر و سائر الناس يا كلون .

ترجمه: فقها دگفته اند که فقه را عبد الله بن مسعود کاشت و حضرت علقمه آن را آب داد و

ابراہیم نخعی دروید و عماد آن را کوید و امام ابو حنیفہ آن را آرد کرد و امام ابو یوسف خمیر کرد و امام محمد آن را نان پختہ کرد و دیگر مردم می خوردند .

تشریح این چنین است که حضرت عبد الله بن مسعود بنیاد و طریقہ اجتہاد را باز نمود حضرت علقمه هم

بمیں راہ را اختیار کرد و ابراہیم نخعی فوائد مستشرہ را جمع نمود کہ علم فقہ درجہ بدرجہ بالا میرفت حتی کہ امام

الائم شمع امت امام اعظم ابو حنیفہ علمتہ را بہ معراج خود رساند و مطابق قواعد تدوین نموده شکل کتابی

داد و بہ ابواب مختلف خلاصہ نمود و بعداً ائمہ ہم ہمیں اصول را اختیار کردند امام محمد اجتہادات مسائل

و روایات امام اعظم را جمع نموده فروع را تنقیح کرده مرجوحات او را بیان کرد و فقہ را با اصول و فروع و

وجدیات مدون نموده تصانیف عظیمی کرده بہ امت محمدیہ پیش کش نمود کہ امروز برای ہمہ مردم قابل

استفادہ است .

و مذہبہ (لا ما را بی حنیفہ) اول المذہب

تدوینا و اخرها انقراضاً كما قاله بعض اهل

جامعیت و افاقیت فقہ حنفی

الکشف، قد اختاره الله تعالى اماماً لدينه و عباداً و لم تنزل اتباعه في

ذیادۃ فی کل عصر الی یوم القیامہ " میزان ج ۶۹ "

ترجمہ: مشہور شافعی عالم محقق امام شعرانی میفرماید در تمام مذہب از لحاظ تدوین فقہ اولین

بار مذہب ابو حنیفہ است و از لحاظ تکمیل ہم آخرین مذہب ہمیں است طوری کہ بعضی صاحب کشف

فرمودہ کہ خداوند از برای دین خود امام ابو حنیفہ را بہ امامت منتخب نموده پیشوای بندہای خویش گردانید

کہ پیروان او بکذا تا قیامت اضافہ میگردند .

ازین حقیقت یہی کس انکار کردہ نمی تواند کہ امروز و در حقیقت

پیروان مذہب اربعہ غالب و اکثر است درین جملہ

"تجویز" امیر تکلیب ارسلان

مقلدیان امام احمد بن حنبل نسبتاً در اقلیت اند اگر بگویم که امروز در جهان مقلدین حنفی شافعی مالکی اکثر است دروغ نخواهد شد و باز نسبتاً در میان این سه مسلک طوریکه در امیر شکیب ارسلان مرحوم، در حاشیه حسن المسامی ذکر کرده و از او حاشیه نقل شده است که اکثریت مسلمانانها مقلدین ابوحنیفه هستند مثلاً ترک با بلقانیان، افغانی با اکثر مردم هندوستان و اکثر مسلمانان چین و اکثر مسلمانان با عرب که در شام و عراق زیست دارند و باشندگان کردستان، شام، حجاز، یمن، حبشه اکثر شافعی مذهب اند. اکثر مسلمانان مغرب و افریقای میانه و بعضی مردم مصر مقلدین امام مالک اند و بعضی مردم شام پیرو مذهب امام احمد بن حنبل اند.

چندین سال قبل از امروز که مقلدین مذاهب مشهور اندازه کرده شده بود آن را انسایکلو

تجزیه انسایکلو پیدیآف اسلام

پیدیآف اسلام که بلسانی انگلیسی چاپ شده است در سال ۱۹۱۱ء بمطابق ۱۳۲۷ هـ ش این چنین نقشه داده است که در همان زمان هم مسلمانان نسبت به دیگر مذاهب اکثر بودند.

نام مسلک	تعداد مقلدین
تعداد پیروان فرقه زیدیه تقریباً سی لک	۳۰/۰۰/۰۰۰
اثنا عشریه تقریباً یک کرو و سی و هفت لک	۱/۲۷/۰۰/۰۰۰
دور تبعین اهل سنت و الجماعت	
تعداد مقلدین امام احمد تقریباً سی لک	۳۰/۰۰/۰۰۰
تعداد مقلدین امام مالک تقریباً چهار کرو	۴/۰۰/۰۰/۰۰۰
تعداد مقلدین امام شافعی تقریباً ده کرو	۱۰/۰۰/۰۰/۰۰۰
تعداد مقلدین امام اعظم ابوحنیفه تقریباً سی و چهار کرو	۳۴/۰۰/۰۰/۰۰۰

قابل تذکره یک کرو و پانزده صد هزار است و یک لک ده میلیون را گویند

بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرموده که

(۱) فعلیکم بالسواد الاعظم (۲) من شد شد فی النار

۱- یعنی تابع جماعت بزرگ باشید در این ماجه کتاب الفتن، ۲- کسیکه از جماعت مسلمین خود را تنها

کرد و به راه دیگر رفت تنها شد در دوزخ در ترمذی ابواب الفتن، نظریه این ارشادات نفس خود را

از وزخ محفوظ نگه داشتن ضروری است و ازین سخن این ہم معلوم نمی شود طوریکه بعضی مردم ساده
 میگویند در وقت ضرورت ہم از مسلک خود به دیگر مسلک عمل کرده نمی توانی زیرا که درین باره مسلک حنفی
 پابین است - لوافتی بقول مالک[ؒ] فی موضع الضرورة ینبغی ان لا بأس به
 ”فتح المعین شامی وغیره کتاب المقنن“

ترجمه: در وقت ضرورت اگر به مذہب امام مالک[ؒ] فتوی داده شد کدام باک ندارد -

درین جا به طور مثال امام مالک[ؒ] ذکر گردید لکن مراد ہر چہار مذہب است -

اے صاحب عقل صفا

ز شرقی ہا و غربی مسلمانہا
 در حقیقت ماران خاموشی بی خدا
 گویند ہمہ را مشرک بی عقلمان بی حیاء
 ارشاد پاک محمد صلی اللہ تعالی علیہ و سلم
 ہر چہ آمد از قلم صرفہ نکردند اعتناء
 مشعل راہ مردم بنسندگان خدا
 دین و دنیا است در خطر اے صاحب عقل صفا
 تا از دسیہ ہای دشمنان باشی جدا
 تا کند مسلمین را بیدار و آگاہ

مسلمان داری خبر ز پلان شوم دشمنان
 بن دارند جامہ زیبای اسلام
 یکی ز اللہ منکر دیگر از رسول[ؐ]
 بعضی گویند نیست حقیقت آن حدیث
 اے کہ برائتہ کردند طعن ناگوار
 چو بوجیفہ[ؒ] و شافعی[ؒ] و مالک[ؒ] و حنبلی[ؒ]
 پس بر خیز ای مومن مسلمان
 تا یکی پنہ غفلت بگوش میزنی
 (زعیم) از قلم پیش ندارد تحفہ

باب اول

مختصر سیرت و تربیت مجاہدہ و ریاضت

تشریح و روش عبادت و جذبات اتباع سنت و مختصر حالات زندگی امام ابوحنیفہؒ

امام اعظمؒ در سال ہشتاد و ہجری در کوفہ در خانہ
ثابت کوفی پیدا شد اصل نامش نعمان کینہ اش

ابوحنیفہ لقبش امام اعظم بوده نسلاً عجمی از اہل فارس است در بیست سالگی مصروف تحصیل گردید از
جہت فکر سالم علم ادب، علم انساب، علم کلام را حاصل کرده بخاطر فرا گرفتن علم فقہ در حلقہ درس
فقہی آن زمان حضرت امام حماد زانوڑو کہ تقریباً امام صاحب چہار ہزار استاد دارد و بہر بہترین
و مشفق ترین اینہا امام حماد است۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ ہنگام کہ بہ تدریس مصروف شد ربہ نشر و اشاعت علم خود شروع کرد
طلاب علم نبوت در درس او مثل پروانہ ہا از دھام می گردند طبق ارشاد علامہ کردریؒ ہشت صد فقہا و محدثین
وصوفی ہا و مشائخ شاگردان او شمرده میشوند، حضرت امام اعظمؒ بخاطر تدوین فقہ و دستور اسلامی متشکل
از چہل نفر فقہی یک مجلس شوری ساختہ بود کہ بعد از چند مدتی بنام فقہ حنفی یک مجموعہ قانون و دستور
اسلامی را تیار کردند کہ بہ جامعیت این فقہ آن مجموعہ گواہی میدہد و درین مدت مسائل کہ تصویب
شدہ بود بہ دوازده لک و ہفتاد ۱۳۷۰۰۰۰ ہزار بالغ می گردید۔

تمام علماء متفق اند کہ امام صاحبؒ تابعی بود و اینکہ از صحابہ رضی نقل قول کردہ یا نہ بہ اثبات
رسیدہ است کہ نقل قول کردہ است عظمت و بصیرت و سیاست و مقابلہ امام صاحبؒ با سلاطین

ظالم و حق گوی و اختیار نمودن او سیاست شرعی را و مدون نمودن فقه حنفی و اشاعت آن و نفاذ یک نظام اسلامی علی سبیل نبیوت کارنامه بزرگ امام بزرگوار است که در تاریخ نظیر ندارد و بعد ازین کارنامه ها امام اعظم در سال ۱۵۰ هجری دنیا فانی را ترک و پشت سر گذاشته به دنیا و باقی رحلت کرده به تقارب ذوالجلال پیوست - انالله وانا الیه راجعون -

در دوران طفلی امام اعظم بنیامر کلام کار در بازار روان بود که یکبار ملاقاتش با امام شعبی عالم مشهور کوفه شد و وقتی که امام شعبی امام اعظم را دید گفت شاید مردم صاحب العلم باشد امام صاحب را نزد خود خواست و پرسید کجا میروی اسم یک دکاندار را گرفت که نزد او کار دارم امام شعبی گفت غرضم این است که تو کلام جای درس می خوانی یا نه؟ امام صاحب ازین سخن متأثر شده گفت به امام شعبی پیرایش توصیه کرد که در مجلس علمای برو و با علمای نشست و برخاست نمازیرا که من در چهره تو استعداد و فهم و قابلیت را مشاهده میکنم -

امام صاحب میفرماید که همین سخن امام شعبی برایم تاثیر کرد و زندگی بازار را ترک گفته در پی طلب علم شدم در عقود الجمان باب ششم ص ۱۶ و مناقب لوفی «
در ابتداء امام صاحب مصروف تحصیل علم کلام شد که از جهت جوش و جذب خود و طبق تقاضای دوران درین علم باننداز ماهر شد که در بحث و مناظره استادها با او تمام مقابله را نداشت در دفاع امام ابوحنیفه « روزی یک زن نزد امام صاحب آمد در باره طلاق یا حیض از او استفسار کرد امام صاحب لا علمی خود را ظاہر کرده او را به طرف درسگاه امام حماد متوجه ساخت و گفت هر پاسخی که شنیدی آمده پس بمن بگو و وقتی که زن از نزد امام حماد بازگشت و جواب را به امام صاحب شنواند امام صاحب خیلی متأثر شده اراده را سخ کرد که باید علم فقه را یاد بگیرد و به همین نیت بدرسگاه امام حماد حاضر گردیده برای تعلیم فقه لزوم را بخود اختیار نمود که بالاخره بعد از امام حماد جانشین او تعیین گردید مناقب موفی ص ۵۵ «

امام صاحب رحمه الله علیه در یکجا به همین واقعه اشاره کرده می فرماید
خذ عتی امرأة و ذهدتی امرأة اخری و فقهنی اخری: یعنی یکزن مرا فریب داد و دیگرزن

پرہیزگارم ساخت و دیگر زن فقہی ام ساخت لہ

تلمیذ رشید امام اعظمؒ ابی یوسفؒ می فرماید

یک روز از امام صاحبؒ کسی سوال کرد کہ علم فقہ

انتخاب علم فقہ از علوم مروجہ عصر

پہ قسم نصیب تو شدہ امام صاحبؒ پاسخ داد کہ توفیق دہندہ خداوند است کہ اورا سپاس گزارم اما وقتی کہ من بہ طلب علم کمر بستم بہ تمام علوم نظر اندازی کردم و بہ نفع و نتیجہ او فکری کردم کہ بالآخرہ علم کلام برایم مفید معلوم گردید باز فکر کردم کہ فایده کم دارد و انجامش ہم خوب معلوم نشد زیرا کہ اگر یکمفر درین بارہ خوب ماہر ہم باشد باز ہم نمی تواند کہ نظریہ خود را در نزد عامہ مردم ظاہر و آشکار نماید پس درین وقت انسان مورد اتہام گوناگون قرار می گیرد و بالآخرہ بہ بدعتی و گمراہ مشہور می گردد۔ باز بہ علم نحو و ادب غور و فکر کردم و درک کردم کہ بالآخرہ نتیجہ اش این است کہ چند طفل را در اطراف خود جمع نمایم و بہ آنها تدریس کنم باز بہ سوی شعر و شاعری متوجہ شدم دیدم کہ نتیجہ اش بجز مدح و ہجو و دروغ گوئی و تحزیب دین دیگر چیز نیست باز بہ قرأت و تجوید نظر کردم کہ نتیجہ اش این بودہ کہ انسان بہ ہر اندازی ہم ماہر شود مجبور است چند طفل را در اطراف خود جمع کردہ قرآن بخواند فقط۔ باقی ماند ترجمہ و مطلب قرآن کہ تحصیل او آسان نیست و ہمین قسم می ماند باز بہ سوی علم حدیث متوجہ شدم دیدم کہ بجمع نمودن احادیث کثیرہ عمر دراز بکار است تا کہ مردم محتاج از علم من مکمل مستفید شوند و این سخن ظاہر است کہ بخاطر ضرورت طلبا حدیث مردم خصوصاً نوجوان ہا زیاد می آیند مکن است کہ بہ من تہمت دروغ

امام اعظمؒ می فرماید من از درسگاہ امام حمادؒ کمی در کنار نشسته بودم کہ ناگہان یک زن آمد از من پرسید اگر یکمفر بخواہد زن خود را طبق سنت طلاق بدہد چہ قسم کند چونکہ این مسئلہ برایم معلوم نبود کہ جواب میدادم سکوت را اختیار کردہ اورا نزد امام حمادؒ روان کردم و گفتم ہر پاسخ کہ شنیدی آمدہ برای من ہم بگو امام حمادؒ گفت در طہر طلاق بدہد کہ در آن طہر جماع نکردہ باشد و وقتیکہ عدہ او گذشت نکاح او با دیگر مرد روا می گردد۔ امام صاحبؒ می فرماید وقتی کہ این پاسخ را من شنیدم بطور ندانست بخود می گفتم کہ علم کلام بتوجہ فایده دادبوت ہای خود را بہ پای کردہ راست نزد امام حمادؒ تشریف بردم چونکہ من در سبق سعی و کوشش می کردم حضرت حمادؒ مراد صاف اول رو بروی خود جای داد پس یکزن سبب غیبی علم بمن شد "مناقب موفق ص ۵۵"

و شکایت از حافظ امام کنند که تا روز محشر این الزام باقی بماند یا زبانه کتب فقہ متوجه شدم که ورق به ورق مشاهده می کردم و به هر اندازه که نظر و فکر زیاد می کردم به همان اندازه عظمت فقہ در من اثر می کرد و درین علم هیچ عیب و خرابی بمن ظاہر نشد فکر کردم که در حین تحصیل علم فقہ و مجالس با علماء و مصاحبت با بزرگان موقع استفادہ از اخلاق حمیدہ آنها بر اہم میسر می گردد و بالآخرہ به این نتیجہ رسیدم کہ ادا فریضہ و اقامت زمین و اوطہار عبودیت و حصول دنیا و آخرت بدون فقہ ممکن نیست و اگر کسی بذریعہ فقہ کما فی دنیا را بخوابد بہ مرتبہ عالی رسیدہ میتواند اگر ارادہ عبادت کردن در خلوت خانہ داشته باشد کسی بانای او اعتراض کردہ نمی تواند کہ فلانی بدون علم شیخ شدہ بلکہ گویند کہ فلانی بہ فقہ عمل می نماید۔

امام صاحب درنگ ساگی نزد حضرت حماد آمدہ ۱۸ سال

سلسل در خدمت و صحبت او جهت تحصیل علم ماندہ بالآخرہ

لذت علم و ہدایت غیبی

در سالہ ہجری دنیا اورا من حیث یک عالم با کمال و مجتہد شناخت امام اعظم میفرماید کہ من دہ سال در درسی حضرت حماد شرکت کردہ بودم کہ هیچ قضائی و در راہ تعلیم و اخذ منفعات ذرہ تقصیر نکردم روزی بخود گفتم کہ باید مدرسہ جدا بسازم و در مدرسہ خود مصروف درس و تدریس شوم ہمین بود کہ ادب و بیباکی استادم را یاد کردم و این جرأت را کردہ نتوانستم بہ فضلہ الہی یکی از اقارب استادم در بصرہ وفات کرد کہ بجز از حضرت حماد دیگر وارث نہ داشت بناءً حضرت حماد راہ بصرہ را بہ پیش گرفته من را جانشین خود تعیین نمود کہ توجہ طلاب و مردمان حاجت مندین شد و درین دوران مسابلی پشیرومی آمد کہ من از استادم در آن بارہ روایت نہ شنیدہ بودم بناءً از رأی خود اجتہاد کردہ جواب می دادم و آن جواب ہارا جدا نزد خود نگہداشتہ بودم کہ جملہ ۶۰ مسائل بود وقتی کہ استادم بعد از دو ماہ از بصرہ بازگشت آن مسائل را بہ ایشان پیش نمودم کہ از جملہ ۴۰ مسائل را صحیح و ۲۰ مسائل را غلط تلقی کرد بعداً با خود پیمان کردم کہ تا حضرت حماد زندہ است نزد او درس می خوانم و از او جدای اختیار نخواہم کرد۔ «عقود الجمان ص ۱۶۴ مناقب موفق ص ۵»

امام حماد کہ شاگرد مخلص و خاکسار و عاجز

و شائق علم و متصف بہ اوصاف حمیدہ

نگاہ بہ شفقت امام حماد رحمۃ اللہ علیہ

را کہ امام اعظم است پیدا کرد او را در مرد مک چشم خود جای دادہ بہ مہربانی زیاد تریہ

نمود. اسماعیل که فرزند حضرت حماد است می فرماید روزی پدرم کجای رفت و بعد از مدتی چند روز غور و
نمودن از پدرم پرسیدم که آغا جان شما در بازگشت تان به دیدن کدام شخص شایق بودید و در وی می
گفتم که شاید مرا بگوید لکن حضرت حماد فرمود که دیدن ابو حنیفه را آرزو داشتیم اگر امکان می بود من
چشم خود را از او دور نمی کردم " تاریخ بغداد ص ۱۳۱ و اخبار ابی حنیفه و اصحابه ص ۳۲ "

شاعری می فرماید - چشم بد دور از چنان روی، که از او چشم دور نتوان کرد

به مرور زمان خوی و عادات، رسم و رواج تبدیل میشود مثلاً لیسه با پوهنتون با و اداره های تعلیمی

این زمان و دوازده سال قبل از زمین تا آسمان فرق دارد چشم بد دور البته آن علایم و رموز اس
کم کم پیدا میشود و کدام ارتباط و تعلق که در سابق بود درین زمان چشم دیده نمی شود و چیز و نا چیز محبتی که
امروز است فردا نخواهد بود تاریخ ماضیه بالخصوص واقعات مکتب حنفی به این حقیقت اشاره می کند
که ۱۲۰۰ سال قبل از امروز نظام تعلیم چگونه بود " یعنی نظام تعلیم ۱۲۰۰ سال قبل را بکلی منعکس
نشان می دهد - "

حماد بن سلمه روایت می کند هنگامیکه
مفتی اعظم استاذ کل و محبوب علمی و

انتخاب جانشین حضرت حماد رحمه الله علیه

شخصیت بزرگ حضرت حماد دنیا را به عزم عقبا ترک گفته از دنیا رحلت نمود در میان تلامیزه و احباب
او مسائل تعیین جانشین او زمزمه یافت که باید کدام شخص را در جای او انتخاب نمایم تا که این چشمه علم
و تدریس به مجرد وفات حضرت حماد پایان نیابد که شایقین علم هر بدو بالاخره به مرور زمان نام
امام حماد هم از لسان مردم فراموش نگردد درین باره اول پسر امام حماد را پیشنهاد کردند که باید
قائم مقام پدر بزرگوارش گردد مگر به او علم نحو و علم کلام غالب شده بود به این سبب در درس فقه
اهل علم فقه از او مطمئن نمیشد بناء در مسند حضرت حماد موسی بن کثیر به تدریس علم فقه انتخاب
کرده شد که مردم به همان عقیده سابق و تمنای اسبق زیاد می آمدند اما آن لذت سابق و مهارت
و کمال در کجا بود و این چنین درس طلاب را مطمئن نمی ساخت بعد از آن ابو بکر نیشلی را در جای حضرت
حماد پیشکش نمودند که او عذر پیش کرده قبول نکرد و ابو بکر را هم پیشنهاد کردند او هم انکار و درزید
باز هم ابو بکر نیشلی، ابو حصین و یزید بن ابی ثابت و جماعه از علماء برای جانشین حضرت حماد نام

امام اعظم ابوحنیفه را پیشکش نمودند امام اعظم نسبت به دیگر علمای جوان و خردسال بود به امام صاحب که این مسند نشینها شد به نیتی قبول کرد که این بانیچمه پرورش داده امام حماد سرسبز و شاداب بماند امام اعظم به تدریس شروع کرد مدتی نگذشته بود که از هر گوشه جهان طالبان علم نبوت و لشکان علم و عاشقان درس گروه گروه و جماعه جماعه می آمدند که در سگاه از طالب مملو بوده خود را مستفید می کردند و قتیکه امام صاحب خدانه علم و معرفت را کثود طلبا ازین لعل خود را مستفیض می کردند به این انداز فیض و برکت و تعلیم گاه و دانشگاه و لذت در دیگر جا نبود این هم معرفت علمیت امام صاحب اجتهاد مسائل و حل مسائل و اثر خود و خصلت و اثر سخاوت ایشان بود که حلقه درسش روز بروز وسیعتر می شد و در مدت اندکی در تمام در سگاه با فضل و تفوق خود را ثابت نمود.

«عقودالجهان ص ۶۸ موفوق ص ۶۲»

بعد از اینکه امام اعظم در تمام علوم مهارت تام
اشارات غیبی به خدمت و اشاعت دین
 حاصل کرد اراده گوشه نشینی را کرد شب در خواب

دید که نبی صلی الله علیه و سلم می فرماید ای ابوحنیفه تو را خداوند بخاطر احیاء سنت من پیدا کرده احتیاط کن که هرگز گوشه نشینی را اختیار نکنی.

«حدائق الحنیفه ص ۶۴ و موفوق ص ۶۲ امام صاحب»

بعد از شنیدن این مژده گویا زندگی دیگری پیدا کرد بعداً به اجتهاد مسائل و اشاعت دین شروع کرد که فعلاً مسلک و مذهب او در هر گوشه جهان نشر و قابل عمل است.

تاریخ ابن خلکان می نویسد امام اعظم
ریاضت و مجاهده، ذوق عبادت و تلاوت
 عالم، عابد، زاہد، صاحب ورع و تقوی

کثیر الخشوع دائم التضرع، خوش سیرت، خوبصورت، خیرخواه و مددگار مسلمان ها بود میان قدم گندم رنگ، خوش تقریر و شیرین زبان بود اسد بن عمرو می فرماید امام اعظم چهل سال به وضوء خفتن نماز

امام صاحب در سن ۵۰ وفات کرد درین وقت به این حساب که ساله بود که این عمر معیار عقل و بو شمندی است گویا در ۴۰ سالگی در مسند درس و تدریس مکمل نشست.

صبح را خوانده بود و تمام شب قرآن می خواند و تمام قرآن را در یک روز تلاوت می کرد.

«وفیات الاعیان لابن خلکان جلد ۵ ص ۱۲۱ اخبار ابی حنیفه و اصحابه ص ۵۶»

امام صاحب بعد از نماز ظهر استراحت می کرد می گفت که نبی صلی اللہ علیہ وسلم میفرماید در شب از قیام و بعد از ظهر استراحت کار بگیر و در رمضان المبارک این عادت خود را تبدیل می کرد یعنی شب یک ختم و روز یک ختم قرآن کریم می کرد در طحاوی از مسعری کلام روایت است که من یک شب به مسجد رفتم دیدم که یک نفر در نماز قرآن تلاوت می کند و این تلاوت خوشم آمد زیرا که بسیار دلچسپ و مؤثر بود و قتی که در سپاره هفتم رسید گفتم شاید که اکنون رکوع کند اما این شخص رکوع نکرد و قتی که ثلث قرآن را خواند بالاخره نصف کرد هنوز هم تلاوت می کرد حتی که همه قرآن کریم را در یک رکعت ختم نمود و قتی که هر دویمان از نماز فارغ شدیم به وقت نظر کردم دیدم که امام اعظم است، در هر رمضان شصت ختم می کرد در تمام عمرش پنجاه و پنج حج کرده و در کلام بیت که وفات کرد در آن خانه هفت هزار مرتبه قرآن را ختم کرده بود.

«وفیات جلد ۵ ص ۱۲۱ و عقود الجمان ص ۲۲۱ و موفق ص ۲۰۷»

این مناقب را صرف مقلدین ابو حنیفه نوشته نکرده که سالف کرده باشد و مورد اعتراض قرار گیرد بلکه ابن خلکان، ابوالفداء، ابونعیم صاحب حلیه، خطیب بغدادی، حافظ جلال الدین سیوطی و حافظ ابن حجر مکی بیان کرده است که همگی شافعی مذهب اند و هر کدامش در دوران خود امام بودند حتی که حافظ شعبی شافعی به تواتر نقل کرده و به تواتر رسانده است، اما بعضی نفرها به این توافق ندارند که در مقام و آفاق وفات شده اش امام صاحب ۷۰۰۰ مرتبه قرآن را ختم کرده باشد و اینهم به خاطریکه امام صاحب اکثر زندگی خود را در کوفه سپری کرده بود و جایی مرکزی کارنامه های سیاسی و ملی و فقهی او در کوفه بود و جاس و فاش در بغداد بود و چند روز در زندان بود و این گمان برده نمیشود که امام صاحب درین چند روز هفت هزار مرتبه قرآن را ختم کرده باشد ممکن است که راوی گفته باشد تا وقت مرگش ۷۰۰۰ مرتبه قرآن را ختم کرده یا اینکه زمان که از کوفه به بغداد می آوردند ۷۰۰۰ هزار مرتبه قرآن را در خانه اش ختم کرده باشد اگر چه به بعضی مردم این سخن ناممکن معلوم میشود و اگر حساب کرده شود در ۳ سال ۷۰۰۰ هزار ختم کرده میشود در حالیکه عمر امام صاحب حاوی ۷۰ سال بود و همچنین ۱۰۰ سال به وضوء خفتن نماز فجر را خوانده بود این افعال است که از طاقت بشری خارج نیست که مسترفین اعتراض کنند که این مبالغه است بلکه هرگز مبالغه و افراط نیست.

از سوزن کلام خطیب بو محمد الحارثی و ابو عبد اللہ
بن خسرو روایت می کنند که من بنماطر دیدن و

محمول همیشه قیام اللیل و تدریس علم

ملاقات امام صاحب به مسجد اور فتم دیدم که امام صاحب بعد از اداء نماز فجر مشغول تعلیم مردم شد
همین قسم تا ظهر مسلسل درس و تعلیم و او باز براسے اداء نماز این مجلس پر آگنده شد بعد از اداء ظهر
تا عصر و از عصر تا شام و از شام تا خفتن این مجلس تعلیم جاری بود که من به این حالت حیران مانده بودم -
امام صاحب بعد از اداء نماز عشاء و خانه رفت من با خود گفتم امام صاحب به این قسم فعلی برای کتاب
دیدن و عبادات نقلی و خواب چه وقت بی کاری شود و وقت پیدا می کند مردم بعد از نماز عشاء
به خانه های خود رفتند من در همین تصور بودم یکبار دیدم که امام صاحب کالای پاکیزه را پوشیده
خود را معطر کرده داخل مسجد شد که تا صبح صادق مصروف نفل بود بعد از سپری کردن شب باز خانه رفت
چند لحظ بعد باز دوباره مسجد آمد که با سش را تبدیل کرده بود نماز صبح را با جماعت اداء کرده باز به
همان سنت سابقه خویش به تدریس و تعلیم شروع کرد که تا خفتن دوام داشت من بخود گفتم دیروز
تا بنگاه مصروف بود شب تا صبح مصروف و بی خواب بود شاید امشب استراحت کند باز امشب هم همان

فعل شب اول را شروع کرد که من متوجه او بودم و شب سوم بهم همین قسم کرد من با خود فیصله کردم تا که من و امام صاحب زنده هستیم صحبت و مجلس او را ترک نخواهم کرد خلاصه اینکه تا وقت مرگ اراده مصاحبت با او را کردم و در مسجد با شنیده گی را اختیار کردم که درین مدت من امام صاحب را بدون روزه در روز و بدون قیام اللیل در شب ندیدم البته قبل از ظهر چند دقیقه استراحت می کرد و این عادتش بود ابن ابی معاذ میفرماید که مسعر بن کلام خیلی بنده مسود بود که در همین حالت در مسجد امام صاحب داعی اجل را بیک گفت و سر به سجده بود در یعنی در حالت سجده روح او قبض گردید.

غایبه الاوطار ج ۱ حدائق الحنیفه ص ۶۶ عقود الجمان ص ۲۱۵ ص ۳۱۵ و موفق ص ۲۰۸

امام ابی یوسف میفرماید که این است همان ابو حنیفه که شب خواب نمی کند | من همراه امام اعظم در راه

روان بودیم که چند نفر ما را دید یکی آن انگشت خود را سوی امام صاحب گرفته اشاره کنایه میفرمود گفت: ابو حنیفه لایقام اللیل این است آن ابو حنیفه که شب خواب نمی کند امام صاحب فرمود: این را شنید گفت سبحان الله در پاک است خدا، تو نمی شنوی که خداوند در لسان مردم در باره همین چه بگوید سخن را جاری و بخش کرده این چه ناشائستگی است که زندگی عملی ما مطابق گمان مردم بنا شده باشد و الله این مردم سخن را نمی گویند که حقیقتاً در من نباشد امام ابو یوسف صاحب میفرماید حقیقتاً بهم همین است که امام تمام شب را به دعا و تضرع و عبادت و گریه و زاری و بیاد خدای گذرانند.

در عقود الجمان ص ۳۱۱ و معجم المصنفین ص ۱۲۸ و صمیری ص ۵۰

مورخین واقعات عبادت در ریاضت

تهدید و شب بیداری امام صاحب | امام ابو حنیفه صاحب ستون شریعت بود

را به کثرت نقل کرده اند که به حد توان تر رسیده است محمد بن یوسف صالحی و صاحب معجم می نویسد و من ثم یسمی الوتد من کثرة قیامه از جهت قیام اللیل مردم امام صاحب را میخ می گفتند.

در عقود الجمان ص ۳۲۲ و معجم المصنفین ص ۱۶۸ و صمیری ص ۵۰

درین باره کتاب بابک لطیف را هم نقل کرده اند زمانیکه ابو حنیفه وفات کرد بچه کوچکی

بسیار او گفت یا ایت.

این ملک الدعامة التي كنت اراها كل ليلة في سطح ابى حنيفة بالليل -
ترجمہ: اسے پدربان ہر شب کہ در بالای خانہ ابوحنیفہ ستونی دیدہ می شد چہ شد کہ اکنون معلوم نمی شود
پدرش بہ زنی برپسرش گفت یا بنی لیست

بدعامة وانما كان ذلك وعامة الشرع ابوحنيفة؟

یعنی اسے پسر من درین جا ستون بود بکہ او ستون تہ لیت . . . ابوحنیفہ بود کہ اکنون اداقتیدہ

است در یعنی از دنیا رحلت کرده . . .

«عقود الجمان ص ۲۲ مناقب مرفق ص ۲۲»

ابوالموید کہ این حالات کثرت عبادت امام ابوحنیفہ را دید ناگهان از دهنش برآمد کہ -

نهار ابی حنیفہ للافادہ ولیل ابی حنیفہ للعبادہ

عقود الجمان ص ۲۲

ترجمہ: روز رازی کرد صرف خدمت خلق برتضرع بود از شب تا فلق

امام اعظم را کہ خارشیم امام رازی است باز ہم در تفسیر

کبیری نویسد امام صاحب بالای یک مجوسی پول داشت

تقوی ابوحنیفہ، اسلام مجوسی

روزی امام صاحب بہ خاطر گرفتن پول خویش موسی خانہ آن آتش پرست روان شد و قلیکم در نزدیک

خانہ اورسید در پای امام صاحب کلام نجاست رسیده بود زمانیکہ پای زار خود را لکان داد نجاست

در دیوار مجوسی رسید امام گفت اگر نجاست را دور نکنم دیوار خراب می شود اگر نجاست را دور کنم خاک

دیواری ریزد بہ مالک خانہ نقصان وارد می شود بالآخر دروازه را "تک تک" کرد کہ یک کینز برآمد

گفت مولای خود را آواز کن کہ ابوحنیفہ آمدہ بجزد خبر دادن کینز مجوسی از خانہ برآمد گمان کرد کہ شاید

از من پول قرض خود را مطالبہ کند بہانہ جوی را شروع کرد لکن امام صاحب قصہ نجاست دیوار را عرض

کرد و گفت بر ایم طریقہ نشان بدہ کہ دیوار پاک شود مجوسی کہ این حالات تقویا پاک، پرہیزگاری،

وترس از خدا و رفق در معاملہ اورا دید ایمان آورده فوراً مسلمان شد۔

ص ۶۷ حدائق الحنیفہ و تفسیر کبیر۔

اسماعیل بغدادی می فرماید کسی از یزید بن ہارون پرسید کہ

ترک سایہ قبول آفتاب

بہ انسان فتویٰ داؤن ہم وقت جائز میشود ؟ جواب داد تا

و قتیکہ مثل ابوحنیفہ احتیاط را اختیار کند سائل گفت رأی تو ہمین است ؟ او جواب داد بلی من از این

بالا تر ہم می گویم زیرا کہ من از ابوحنیفہ ^{بالا تر} متقی و پرہیزگار ندیدم روزی امام صاحب ^{رو بروی}

در واژہ یک شخص در گرمی آفتاب نشسته بود من گفتم کہ اگر در سایہ نشیند خوب خواهد شد و دردیگر

روایت می آید کہ من از امام صاحب بذریعہ قسم پرسیدم کہ درین گرمی آفتاب چہرانشستہ ای او پاسخ داد

کہ ہر مالای صاحب این خانہ قرض دارم و نشستن در سایہ را از جہت بدی پندارم کہ در سود و نفع ناروا

شامل نشود۔

عقود النجمان ص ۲۲۲ و موفق و کردوری والا تنصیر

امام محمد ^{در طفلی اش} بسیار حسین صاحب جمال بود و قتیکہ نزد امام صاحب بخاطر

حفاظت نظر

تعلیم علم تشریف آورد کہ نظر اول غیر اختیاری بود دیگر دوبارہ امام صاحب بہ

طرف امام محمد ^{نظر نمکرده} در حین درس در پشت ستون می نشاند تا کہ نظرم بہ او نخورد۔

”مذکرۃ الاولیاء بحوالہ حدائق الحنیفہ ص ۷۲“

از خارجہ بن مصعب روایت است زمانیکہ

ابوحنیفہ ^{در} شخص عقیف و پاکیزہ کردار

من ارادہ حج را کردم کینز خود را بخاطر

خدمت جای امام ابوحنیفہ روان کردم و تقریباً چہار ماہ من در مکہ تشریف ماندم بعد از ماہ

عودت نمودم نزد امام صاحب رفتم کہ کینز من در خدمت شما چگونہ بود خوب بود یا نہ اما صاحب

در پاسخ خارجہ بن مصعب گفت کدام شخص کہ قرآن را می خواند و مردم را بہ آن دعوت میدہد و بہ مردم فرق

حلال و حرام را بیان می کند بہ اولی الامر است کہ نسبت بہ دیگر مردم نفس خود را کنترل کند تم بہ خدا از قتیکہ

توبہ حج رفتہ ای سوی کینزت نظر نکردم یعنی چہ جای کہ خود خصلت او را آزمائش کنم“ خارجہ بن مصعب

می فرماید کہ بعد از شنیدن این سخن من از کینز خود از خود خصلت و حالات زندگانی خانہ را امام صاحب

پرسیدم کینز در پاسخ ام گفت من قسم میگویم کہ مثل امام صابنیک عمل متقی پرہیزگار صاحب خصائل حمیدہ

و پاکیزہ نفس دیگر شخص ندیدم و نہ شنیدم دیگر اینکہ من سچکاہ ندیدم کہ امام صاحب شب یا روز غسل

جنابت کرده باشد، امام صاحب روز جمعہ بعد از اینکہ نماز صبح را خواندہ از مسجد می آمدہ چاشت چند رکعت نماز می خواند بعداً غسل می کرد کلاً تبدیلی نمود خود را معطر کردہ بنماز جمعہ تشریف می برد و بیچ گاہ من اورا بدون روزہ ندیدم و بسیار کم استراحت می کرد۔

«عقودالجمان ص ۲۴۲ و صمیری»

گویند روزی امام صاحب با کسی گفتگویی کرد آن شخص گفت اتق اللہ یعنی از خدا
خشیت و تقوی | بترس درین وقت رنگ امام صاحب زرد شد و بہ سر خم گفت خداوند ترا
خیر بدهد وقت کہ یک انسان بہ علم اش می نازد بہ او ضرورت است کہ شخصی دیگری بہ او خدا را یاد کند۔
«عقودالجمان ص ۲۳۷ موفق ص ۳۵۲»

از غورک سعدی الکوئی روایت است کہ
عمل بہ حدیث نبوی و در مخالف و ہدایا | گوید من یک مرتبہ بہ حضور امام صاحب

تخالف و ہدیہ ارسال کردم امام صاحب در مقابل ہدایای من دو چند ہدیہ روان کردہ بود و بلای من
گویا کہ احسان کردہ بود من کہ ہدایا را دیدم گفتم حضرت صاحب اگر من می فہمیدم کہ شما چنین می کنید ہرگز
این کار را نمی کردم امام صاحب جواب دلو کہ این سخن را نگوزیرا کہ فضیلت و اجر کثیر بہ آن شخص می رسد
کہ اول گام برداشتہ باشد آیا تو این حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم را نہ شنیدہ ای؟ کہ اگر کسی با شما
نیکی و احسان کرد آن نیکی را شما بہ نیکی و احسان بر سر برسانید اگر طاقت آن انداز احسان کردن را نداشتی بہ
لسان اداء سکر عن را بجا آوردہ اورا تعریف کن طوری کہ سعدی میگوید من بہ شنیدن این کلام امام صاحب
را گفتم جناب این ارشاد نبی^۲ بہ من از مال ملوک ام عزیزتر است۔

«عقودالجمان ص ۲۴۳ و مناقب موفق ص ۳۴۴»

دریک روایت آمدہ کہ این سخن بہ سوی امام صاحب منسوب است ربہنی کہ این سخن را امام

صاحب گفته است۔

عمر بن بیثم می گوید کہ یکروز نماز عصر
تحمّل و وقار عالمانہ و عمل بہ مقتضای حدیث | من یک خط شعبہ را بہ امام ابوحنیفہ^۲

رساندم امام صاحب نماز عصر و شام و خفتن را بہ جماعت اداء نمودہ بعد از نماز عشاء آمدیم خانہ امام صاحب

نان را خوردیم مراد رسته خوابانید و خودش در زاویه اتاق به نفل ایستاد شد تمام شب را به نماز خواندن پرسی کرده صبح مرا بیدار کرد آب وضو برام آورد بعد از وضو کردن مسجد رفیتم. بعد از اداء نماز صبح در جای نشسته بود که ناگهان یک مار از بالا روی امام صاحب افتید امام صاحب پای خود را در بالای سرش مانده به ذکر خدا مشغول بود حتی که آفتاب بر آمد امام صاحب این دعا را خواند - الحمد لله الذی اطلعها من مطلعها اللهم ارزقنا خیرها وخیر ما طلعت فیها (موفق ص ۲۵)

ترجمه حمد است آن خدا بر آن آفتاب را از جای طلوعش بر آورد ای بار خدا مار را از این آفتاب و از کدام چیز که طلوع می کند بگرداند کن - بعد از آن امام صاحب به گشتن مار امر داد تا این زمان به اطمینان کامل مشغول ذکر و اذکار بود بعد از اداء نماز اشراق به تناسب وقت یک حدیث را به سمع حاضرین رسانید - ومن صلی الفجر ولم یتکلم الا بذکر الله تعالی حتی تطلع الشمس کان کالمجاهد فی سبیل الله -

ترجمه: شخصی که گذارید نماز صبح را و تا طلوع آفتاب بجز از ذکر خدا دیگر تکلم نکرد او مثل یک غزاة کننده راه خدا است -

ازین جا معلوم می گردد که امام صاحب به عمل نمودن حدیث به چه اندازه پای بند بود حتی که در حالت خطر هم رعایت حدیث را می کرد - از این واقعه وقار عالمانه و تحمل امام صاحب هویدا می گردد - در حدائق الحنیفه عقود الجمان ص ۲۴۲ و در خیرات الحصان هم تقریباً هم چنین واقعه نقل شده است -

امام صاحب در تمام عمرش ۵۵ حج کرده است در آخرین مرتبه در خواسته

احیاء سنت رسول انهاء ریاضت و مجاهده

باز نمودن دروازه کعبه را نمود که خادمان دروازه را باز کردند و امام صاحب در بین دو ستون بیت الله به نماز ایستاده قرآن کریم را در نماز ختم کرد که بعد از نماز به گریان و ناله شروع کرد که بسیار وقت دستهایش بالا این دعا را بدرگاه رب ذالجلال می کرد - یارب عرفت حق المعرفة و ما عبدتك حق العبادة فهب لی نقصان الخدمة بکمال المعرفة

در مناقب موفق ص ۲۳۵ ابو حنیفه از ابو زهره مصری

ترجمہ: اے پروردگار معرفت تو در یعنی کبریا کی وہ ہمہ صفات تو را، "طوری کہ بن لازم بود فهمیدم
دشنا تم و طوری کہ حق بندگی بہ تو بود آن را ادا کرده نتوانستم، اے پروردگار نقصان خدمت مرا بہ
وسیله معرفت کمالت غفون کن۔

در جواب این دعا از گوشه بیت اللہ صدای غیبی آمد۔

وعرفت فاحسنت المعرفة و خدمت فاخلصت الخدمة غفرنا لك

ولمن كان على مذهبك الى قيام الساعة "عقود الجمان ص ۲۴"

ترجمہ: اے ابو حنیفہ قسم کہ ضرور بود تو معرفت ما را حاصل کردی طوری کہ لازم بود تو خدمت دین
ما را همان طور کردی بخشیدیم تو را و مقلدین تو را و تار و زقیا مت کسی کہ در مذہب تومی آید ہمگی را بخشیدیم۔

امام اعظمؒ دوستان خود را نصیحت می کرد کہ لباس خوب پوشید۔

نصیحت بہ عمل سنت رسولؐ

صفا و پاکیزہ باشید گویند روزی یک نفر در مجلس امام صاحب

با لباس کہنہ حاضر شد و قتی کہ اومی برآمد امام صاحب برای چند دقیقه معطل نمود بعد از این کہ مردم، همگی
رفتند امام صاحب بہ آن شخص گفت عزیزم این جاے نماز را بالا کن و در زیر آن چیزیکہ است بگیر
"کہ یک ہزار دہم بود"، امام صاحب گفت این درہم را بگیر برو سرتن خود را نو کن آن شخص
در جواب امام صاحب فرمود۔ من مالدار ہستم بہ این پول ضرورت ندارم امام صاحب گفت آیا تو
این حدیث نبیؐ را نہ شنیدہ ای۔

ان الله يحب ان يدي اثر نعمته على عبده

یعنی اللہ دوست دارد کہ در بندہ خود اثر نعمت خود را شاہدہ کند۔

برو خود را صفا و سترہ و پاک کن از نعمت خدا کار بگیر دو ہتہای تو بہ دیدن تو خود شمال شوند

و از حالت بد تو زنج نبرند لہ

باب دوم ایمان و احتساب

در ماورای دریای دجله بیکفریه کوچک بود که
بلاخره جای اردو جو ر شده بعداً یک شهر بزرگ

لزیدن ابوحنیفه^۲ به شنیدن نام الله

بنام «در صافه» جو ر شد و قتیکه امام صاحب^۳ از منصب قاضی القضااتی اباوانکار و روزید در شهر صافه
برای چند روز محدودی قضا را در آن شهر به عهده گرفت اولین و آخرین و آن فیصله که بعد از آن امام
صاحب استعفی کرد و دعوی یک مسگر بود که بالای کسی از یک کوزه مسی دو دریم و چهار پسیه باقی مانده
بود و قتیکه امام صاحب آن شخص مدعی علیه یعنی کسی که بالای او پول بود طلب کرد و او انکار و روزید
امام صاحب طبق قانون گفت که به تو قسم لازم است قل والله انذی لا اله الا هو له یعنی بگو قسم
بذات که نیست جز خدای مگر او مدعی علیه آماده حلف گردید و چونکه به شنیدن نام الله در اندام امام
صاحب لرزه می آمد از یکس خود چند دریم قیمت بهار کشیده برای مدعی «یعنی صاحب پول» داد و
گفت قرض این شخص را از من اخذ نما و مدعی علیه را از قسم خوردن باز داشت این هم یک تجربه عملی
امام صاحب بود.

داود طائی که یکی از جمله اویار اسلام شمرده میشود از شاگردان

امام صاحب است و قتیکه در دوران تحصیل در فقه و

قرآنة و علم تفسیر مکمل مهارت حاصل نمود امام صاحب برایش گفت داود آرزوی تو مکمل شد، داود^۴

ضرورت عمل مع حصول علم

جواب داد دیگر چیز هم مانده. امام صاحب فرمود بلی به علم عمل کردن ضرورت است به مجرب شنیدن این سخن داد برخواست یک اندازه زمین که از میراث برایش مانده بود آن را فروخت که م صد در هم شد از مردم کنارگی را اختیار کرد که بسیار کم بنظر میخورد روزی فضیل بن عیاض به ملاقات داد و طائی آمد داد و دوازده را باز نمود فضیل در بیرون داد و در داخل گریان می کردند فضیل گفت کجا بروم با ک نشینم در تلاش انسان ام داد گفت بلی این آن سرمایه گم شده است که جستجو میکنیم پیدا نمیشود.

« دفاع البوصیفة ص ۱۶ »

بعضی اوقات امام صاحب بطور شعر و غزل نه بلکه بطور نثر و وعظ این اشعار را می خواند.

معاشر دارا فخره

ومن المروة للفتی

واعمل لدار الآخرة

فاشکرا اذا اوتيتها

اگر میرت شد این خانه قبر را بیا دار

ترجمه: در زندگی دنیا خانه بهتر است بکار

« عقود الجمان ص ۲۱۸ »

روزی از امام صاحب پرسیده شد درباره جنگ

های علی و معاویه و جنگ صفین که نظر شما

مشاجرات صحابه و مسلک ابو حنیفه

چست امام صاحب پاسخ داد من از آن چیز بکه در قیامت پرسیده می شوم از او هر اس دارم خدا از این واقعات مرأ پرسان نمی کند و تلاش چنین واقعات ضرور هم نیست.

روزی از امام صاحب استفسار کرده شد که علقمه رضی افضل

است یا اسود رضی امام صاحب جواب داد بین ضرور است

علقمه رضی بهتر است یا اسود رضی؟

که بخاطر احترام آنها به ایشان دعا بخشش طلب کنم و من چه حق دارم که یکی را به دیگر ترجیح بدهم.

امام اعظم در مسجد کوفه نشسته

بود که رافضی مشهور و مناظر شیطان

حضرت ابو بکر رضی پهلوان است یا حضرت علی رضی؟

طاق نزد امام صاحب حاضر شد و پرسید که در تمام مردم پهلوان کدام شخصی است امام صاحب پاسخ

داد که بنظر ما حضرت علی رضی و در نظر شما حضرت ابو بکر رضی است، شیطان طاق بسیار غضبی شده گفت

سخننت بالعکس بود در حقیقت در نزد ما پهلوان ترین مردم حضرت علی رضی است و در نزد شما ابو بکر رضی

است، امام صاحب فرموده چنین نیست ما علی را به اینوجه پهلوان میگویم و قتیکه برایش معلوم شد که حق خلافت از ابوبکر است سکوت را اختیار کرده طبق فیصله با ابوبکر بیعت نموده در تمام عمرش از ابوبکر تا بعد از او کرده دشمنی گوید که حق خلافت از علی بود و ابوبکر غضب کرده هنگامیکه اگر حق از علی می بود و او حق خود را گرفته نتوانست معلوم شد که حضرت ابوبکر پهلوان بوده زمانیکه شیطان طاق این خبر را و این پاسخ را شنید چپ و لاجواب شده به گریز شروع کرده رفت -

«عقود الجمان ص ۲۷۷ و مناقب موفق ص ۱۳۶»

از و کعب روایت است که امام صاحب از قسم خوردن همیشه پرهیزی کرد
حفاظت زبان
 حتی که از قسم خوردن بکلی خود را محفوظ نگاه داشته بود و عهد کرده بود که اگر در حین گفتگویی اراده قسم بخورد آنرا خطای شمرده یک درهم بطور کفاره اداری کند و این اراده را بخود لازم گردانید بود و بعد از چند مدتی بجای یکدرهم دو درهم کرده بود و این را عادت کرده بود و قتیکه ناگهان در حین گفتگو الفاظ قسم از لسان شان سری زد و درهم را بطور صدقه تادیه مینمود - «عقود الجمان»

امروز غیبت در بین مردم عادت
اجتناب از غیبت و اداء کفاره و احتساب
 شده است که حتی نوسیده و خواننده

و واقفین راه خدا و رسول به این کار متبلا اند باز از عوام چه گله کرده شود بل هم افضل امام صاحب از غیبت بسیار بد می برد و ازین گناه بی لذت خود را در امن می داشت و شکر خدا را بجای آورد که لسان مرا ازین سخنهای بی هوده محفوظ کرده روزی یکی از رفقای خاصش گفت جناب مردم پشت شما بسیار گپ های زنند اما شما درباره آنها چیزی نمی گوید امام صاحب در جواب آن شخص فرمود
 ذلک فضل الله یوتیه من یشاء یعنی این فضل خداوند است میدهد به کسیکه بخواهد به امام ثوری گفته شد که من بیچوقت امام صاحب را ندیدم که پشت کسی غیبت کرده باشد و نه شنیدم، امام سفیان ثوری در جواب گفت بلی امام ابو حنیفه بی عقل و ناهم نیست که اعمال صالحه خود را بذریعہ غیبت برباد کند - ۱۷

۱۷ سیرت النعمان ص ۲۷۷ درین جایک سخن حکیم الامت اشرف علی تھانوی بیادم آید (باقی در صفحه آئینده)

مناجات امام ابوحنیفہؒ

یزید بن کیت می فرماید کہ ترس خدا بہ بالای امام صاحبؒ

ہمیش غالب بود در بارہٴ آخرت ہمیش فکر می نمود روزی علی

بن الحسین المؤمن در نماز خفتن سورہ زلزال را قرائت می کرد و امام صاحب در صف در پشت او ایستاد بود و قتیکہ نماز گذاریدہ شد ہمہٴ مردم رفتند علی می گوید من دیدم کہ امام صاحب نشسته است گویا کہ در فکر آخرت در مراقبہ باشد چند دقیقہ منتظر بودم اما او طوری بہ تفکر رفتہ بود کہ فکر کردم بہ من نظر نخواہد کرد در چراغ ہم تیل کم بود نزدش گذاشتم و رفتم و قتیکہ صبح شد حسب علوتم بہ مسجد آمدم دیدم کہ امام صاحب بدرگاہ خدا ہمراہ ہر دو دست ریش خود را گرفتہ دعای کند کہ ای اللہ اگر کسی ذرہٴ نیکی ہم می کند تو بہ او اجر کامل میدہی و اگر کسی ذرہٴ گناہ ہم کند تو سزای آن را میدہی این بندہ عاجزت نشان را از نار دوزخ در امان دار و از ہرگونہ گناہ در امن وار و در رحمت بی پایان خود پناہ بده۔

علی بن حسین می فرماید و قتیکہ من بہ امام صاحب نزدیک شدم چراغ ہمان طوری سوخت و امام صاحب بہ زاری و تضرع دعای کرد ہنگامیکہ مرادید فرمود ابستہ تو بخاطر بردن چراغنت ایستادہ من گفتم جناب شب ختم شدہ دمن آذان صبح را ہم گفتم امام صاحب فهمید کہ حالات مرا این دیدہ و بہ زاری تمام مرا گفت اکتہ علی ما را بیت بہ لحاظ خدا تو مرا در کدام حال کہ دیدہ بہ دیگر کس نگو۔ بعداً امام صاحب قائم شد و رکعت نماز خواند در صف نشسته بود تا کہ مردم بہ نماز صبح قائم گردیدند و امام صاحب ہم ہمراہ مردم نماز جماعت را ادا نمود بہ فکر من امام ابوحنیفہؒ این نماز را بہ وضو عشاء خواندہ بود۔

«وفیات الاعیان جلد ۵ ص ۴۱۲ و عقود الجمان ص ۲۲۵ و مناقب موفق ص ۲۱۵»

(بقیہ حاشیہ صفحہ قبلی) آمد کہ حوالہ کتاب را فراموش کردم میفرماید غیبت شنونندہ ہم مثل غیبت کنندہ گنہگار است کسی پرسید کہ اگر پیر و استاد غیبت را شروع کند فرمود شاگرد بر خیز و غیبت کہ خلاص شد باز بیاید صحبت استاد یا مرشد باران رحمت است اما و قتیکہ ترالہ باری شروع شود مردم صف می گریند خود پناہ گاہی را تلاش می کنند۔

از ابو جعفر یعنی روایت است که میفرماید بن از راوی های
در مسائل مشکل توبه و استغفار ثقه این روایت رسیده که با اوقات امام صاحب در بعض

مسائل بندی شد شاگرد های خود را جمع کرده می گفت مشکل شدن این مسله از جهت گناه من است و به
 استغفار گفتن شروع می کرده حتی که عادت داشت از مجلس بلندی شد و ضروری کرد و در رکعت نماز توبه
 می خواند و به استغفار گفتن شروع می کرد به برکت این عمل آن مشکل آسان می گردید و حل مسله را خداوند
 در ذهنش می آورد به سرور می گفت که من به خدا رو آوردم از گناهم توبه کردم و خدا بمن فضل کرد به
 نظر ترجم سویم دید مسله حل گردید، وقتیکه این مسله به فضیل بن عیاض رسید او ناگهان عطسه زد و برای
 امام صاحب به دعا خواستن شروع کرد.

در عقود الجمان ص ۲۲۸ و ص ۲۲۹،

امام صاحب روزی حسب عادت هر روزه بد کانش رفت و وقتیکه نو کوش
ما کجا جنت کجا تکه با و کالا را در پیشروی دکان گذاشت بطور تفاول گفت خدایا بما جنت

بده به شیندن این سخن دل امام صاحب نرم شد به انداز گریه مان کرد که ریش مبارک تر شد به مزدور امر
 کرد که دکان را بسته کند و به سرش رومالی انداخته کدام طرف رفت فردا که پس به دکان تشریف آورد
 طرف مزدورش گفت برادر ما کجا قابل این هستیم که جنت را آرزو کنیم این هم بسیار نعمت است که به قهر
 و عذاب خداوند گرفتار نه شویم۔ در عقود الجمان ص ۲۲۶،

حضرت عمر رض هم اکثر اوقات می فرمود روز قیامت که حساب و کتاب من کرده شود نه از من
 چیزی گرفته شود و نه بمن چیزی انعام داده شود من به همین راضی هستم۔

روزی امام صاحب از کدام کوچی می گذشت دید که یک طفل
سقوط العالم سقوط العالم با خاک و گل بازی میکند امام صاحب او را از بازی کردن

در گل منع کرد و گفت پسرم می افنی کدام استخوانت می شکند۔ این طفل در جواب امام صاحب فرمود۔
 جناب من اندیشه افتیدن خود را ندارم زیرا که به افتیدن من بکسم من ضرری رسد و نقصان به نرسد
 است مگر بمن نسبت بخود اندیشه افتیدن شما است زیرا که به لغزش تو لغزش جهان است۔
 فان فی سقوط العالم سقوط العالم یعنی به لغزش یک عالم تمام جهان می لغزد و "یعنی بی راه میشود" خدای

ما خواسته به لغزش تو به دین و به اهل اسلام ضرر میرسد - در مختار جلد ۵ ص ۵۰
 به امام صاحب این سخن با کمالِ طفل بسیار تأثیر کرد که در دل گرفته بار بار به شاگردانش
 تاکید می‌درزید که در تحقیق مسائل به انداز زیاد بگو شید زیرا که خطائی عالم خطای عالم است -

روزی کسی از امام صاحب پرسید که به تعلیم فقه چه چیز بسیار

اطمنان قلب افاده و استفادہ ضروری است؟ امام صاحب فرمود اطمنان دآن شخص

پرسید که اطمنان قلب به چه چیز می‌آید؟ امام صاحب گفت به قطع تعلقات آن نفر پرسید تعلق چگونه کم میشود
 امام صاحب فرمود که انسان اشیا ضروری را گیرد و غیر ضروری را ترک نماید روزی یک نفر از امام صاحب
 پرسید که علم فقه را چگونه دریافت کردی و چگونه مستفیض شدی؟ امام صاحب فرمود -

ما بغلت بالافادد ولا استنکفت عن الاستفاده یعنی در تعلیم به دیگران بخل نکردم و از
 دیگران خواندن را اعراض و انکار نکردم - در عقود الجمان ص ۲۲۹

از مسخرین کدام روایت است که بکروز همراه امام صاحب در راه می‌رفتیم ناگهان

عبرت پذیری پای امام صاحب به پای یک جوان خورد و آن جوان بیخ زد و گفت یا شیخ اما تخلف

القصاص یوم الیقامه اسے نفر آیتواز انتقام گرفتن روز قیامت خوف نداری امام صاحب که این

سخن را شنید بی‌هوش افتید معمری فرماید که من امام صاحب را تکیه گرفتم چند ساعت بعد به هوش آمدم
 برایش گفتم اخاف انه لکن درین چه عجب است که آواز غیبی باشد -

در عقود الجمان ص ۲۲۹

داود طائی می‌فرماید که من ۲۰ سال

امام صاحب در خلوت و بیرون یکسان بود در خدمت امام صاحب همراه او بودم

درین مدت من یکبار امام صاحب را سر برهنه و پا دراز نه در خلوت دیدم و نه در بیرون یک مرتبه

به امام صاحب گفتم امام صاحب اگر در خلوت باشی و پایت را دراز کنی باکی ندارد، امام صاحب

فرمود در خلوت مراعات کردن آداب نسبت به بیرون افضل است - در حدائق الحنفیه ص ۷۷

امام صاحب می‌فرمود ۹۹ دفعه دیدار خدا در خواب

صد مرتبه دیدار خدا و دعای نجات نصیبم شده و در دلم سودا بود که اگر این بار خدا

را در خواب دیدم پرسان میکنم که در روز قیامت از عذاب تو خلاصی بر چه قسم میشود باز فضل خدا شد
در خواب دیدم و پرسیدم خداوند جواب داد کیسه سحر و سیگانه این وظیفه را بکنند در روز قیامت از عذاب
من در امن است -

وظیفه

سبحان الله الواحد الاحد	سبحان الله الا بد الا بد
سبحان الله رافع السماء بغير عمد	سبحان الله الفرد الصمد
سبحان من قسم الرزق ولم ينس احد	سبحان من بسط الارض على ماء جمد
سبحان من لم يتخذ زوجة ولا ولد	سبحان من خلق الارض فاحصام عدد
ولم يكن له كفوا احد	سبحان الذي لم يلد ولم يولد

«عقود الجمان ص ۲۶۵»

گویند بکنند اراده حج رفتن را کرد اول نزد امام صاحب
آمد و پرسید اول مرتبه به دیدن بیت الله کدام دعا

دعا مستجاب الدعوت شدن

را خواندن لازم است زیرا که علماء فرموده به اولین بار دیدن بیت الله هر دعا که بکنید منظور و قبول
می گردد امام صاحب در پاسخ آن نفر فرمود -

يا نيدعوا الله عند مشاهد البيت باستجابة دعائه فان استجيب
هذه الدعوة صار مستجاب الدعوة -

ترجمه: به روبرو شدن و دیدن بیت الله دعا مستجاب الدعوت شدن بخواه اگر این دعا را
قبول شود دیگر هیچگاه دعا تو بدون قبول شدن نمی ماند -
«عقود الجمان ص ۲۶۵»

از زیاد بن حسین روایت است روزی یکرو مال را به امام صاحب
بطور تحفه روان کردم که ۳ درهم قیمت داشت امام صاحب تحفه

اهتمام شکر و امتنان

مرا پذیرفت که سبب خوشحالی من گردید لکن در مقابل او بمن یک انداز کالای خد روان کرد که
۵۰ درهم قیمت او بود - «عقود الجمان ص ۲۳۶ و مناقب موفق ص ۲۳۷»

ترجمہ اشعار امام صاحب بدر رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

طلب گار خوشنودیت ام امیدوار رضا
 قلبم مملو از محبت است بتو بی ریا
 در نہ در جهان کس نمیبود پیدا
 بر لحالت عفو کردش خدا
 اللہ کرد نار را برد و سلاما
 شد دعائش قبول آمد بہ اوشفاء
 مداح حسن تو شد میسا
 کہ در قیامت بتو کند پس التبا
 یوسف ہم با جمال از تجلی حسن شما
 چو قرآن ارشاد کند سخن الذی اسری
 تاکہ شود پیدا از تو بلند و بالا
 لسان و ہم قلم نتوان کرد مکمل بتو ثنا
 در وجودم نیست هیچ از محبت ما سوا
 مرا از بخشش و عطای خود مسرت نما
 بجز تو ندارم در انام را ہنما
 باشد بتو درود تا قیامت من جانب اللہ

یا بید سردار ما آدم ترا بی نوا
 ای اشرف المخلوقات بیاد آرم قسم
 لولاک لما خلقت الافلاک بودہ
 کردہ بتو تو سل پدر ما آدم
 برد عار ابراہیم ہم تو وسیلہ بودی
 در بلای درد کرد ایوب ترا وسیلہ
 بہ دنیا آورد عیسیٰ نوید قدم ترا
 طبق اسبق بر موسیٰ ہم تو وسیلہ
 بود و یونس گرشائستہ برکت بود
 اے ملقب طاہا از انبیاء بلند شدی
 ہست قسم اے یاسین لقب نیست دیگر
 از بیان اوصاف جمیل تو عاجز اند شاعران
 در قلب من محبت تو جاے گرفتہ اے نبیؐ
 اے کہ بر ہمہ موجودات بزرگ و برتری
 طالب کرم ام من ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
 صلی علیک اللہ اے نشان ہدایت

خوانندہ عزیز این بود آن شعری کہ امام ابو حنیفہؒ بدر رسالت نذرانہ عقیدت
 کردہ بود بہ فارسی ترجمہ نمودم اگر کسی خواہد ہمیشہ اصل شعر عربی کہ امام صاحب گفتہ است وارد بہ جلد اول
 باب دوم ص ۸۷ و واقعات حیرت انگیز مراجعہ نماید کہ مسمی بہ در امام اعظم کے حیرت انگیز
 واقعات " است یعنی بہ اصل کتاب رجوع کنید۔ زعیم۔

باب سوم

زید و قناعت، کسب حلال، حرم و احتیاط

سخاوت و ایثار و استخار قیامت

خلیفه دوم عباسیان ابو جعفر منصور یک مرتبه یک مقدار پول نقد بطور هدیه به امام صاحب فرستاد اما امام صاحب آن تحفه را قبول نکرد حتی بعضی نفرها گفت از منصور بگیری صدقه کن امام صاحب در جواب آنها گفت۔

او عندہم شیء حلال آیا در نزد آنها چیز حلال است؟

او عندہم شیء حلال آیا در نزد آنها چیز حلال است؟

یک روز یک بز از بزهای غضب شده در رمه کوفه کجا شد و شناخته
 نمیشد که از که است بنا از رمه جدا کرده به مالکش حواله کردن

اجتناب از خوردن مشتبه

شکل بود و خوف این هم بود که این بز در دست قصاب نخورد تا که گوشت او در بازار فروخته شود
 و گوشت این بز غضب شده را مردم بخورد مردم در فکر حفاظت خود از این حرام بودند که گپ

له این واقعه وقتی رخ داد که امام صاحب منصب قناعت را قبول کردند سخن بادشاه را پذیرفتند
 و امام صاحب را برهنه کرده سی دره زده بود و قتیکه همه مردم به خلاف بادشاه برخاستند به عوض هر دره به امام
 صاحب یک یک هزار دریم هدیه و پیشکش نمود لکن امام صاحب این پول را نه پذیرفتند
 " مناقب موفق ص ۱۹۲ "

امام صاحب رسید چرا که این واقعه نشر شده بود امام صاحب از مردم پرسید که یک بز چقدر وقت زنده می ماند؟ مردم گفتند تا هفت سال بعد ازین امام صاحب تا هفت سال گوشت بازار کوفه را نخورد

حکمران ظالم دوران بنی امیه حجاج بن یوسف و حکمران سرکش عباسیان ابو مسلم خراسانی و قتیبه که به ظلم و ستم و بی رحمی دست زدند از صاحب اراده های اعلی و نضرهای زنده جان در خوف و براس شدند مگر امام صاحب از حکومت مستغنی و بی نیاز بود و در آن زمانه به کثرت این دو شعر را می خوانند۔

عطاء ذی العرش خیر من عطاءکم

و یسبه واسع یرجی و ینتظر

وانتم یکدر ماتعون منکم

والله یعطی بلامنّ ولا کدر

ترجمه عطا صاحب عرش بهتر از عطا شما

باران کرشم افضل است بر مخلوق و هم بما

داد و عطا شما هست عیث با منت و احسان تان

و رد داد او تقصیر نیست نه احسان و نه ریاء

کدام بنده که مقرب الی اللہ باشد به همان اندازه حاسدان او زیاد می باشد

و قتیبه درخت ثمر دار باشد با سنگ و کلوخ آن رازده میشود۔ لایر می

جواب حاسدین

شجر الا ذو ثمر۔

و قتیبه به امام صاحب رحمة اللہ علیه از جانب حاسدین کدام غم و درد میرسد این شعر

هارا ز مزه می کرد۔

۱۔ ریاض اخبار السنجه من ریح الابرار بحواله حدائق الحنیفه ص ۲۰ و عقود الجمان ص ۲۰۔

۲۔ مناقب موفق ص ۲۰۔

ان يحسدوني فاني غير لاثمهم
 قلی من الناس اهل الفضل قد حسدوا
 فدمر لي ولهم مالي وما بهم
 ومات اكثرنا غيظاً بما يجبوا
 حاسدان گر حسد کنند پروا ندارم که نیستیم ملامت
 گذشته از مرا کجا این مردم مانند سلامت
 اینها راه خود روند و من راه خود -
 این چنین مخلوق رفته اند بقبر بسابی عزت
 در دفاع ابو حنیفه ص ۲۲ عقود الجمان ص ۹۸ تاریخ بغداد

ترجمه:

هنگامیکه بعض مردم به خاطر کینه و حسد پشت امام صاحب کعب
 می زدند امام یحیی درین موقع این اشعار را می سرود...

حق گوی یحیی بن معین

حسد والفتی اذا لمینا لوفضله
 فالقوم اعداء له وخصوم
 كضرائر الحناء قلن لزوجها
 حسداً وبلغیا انھا لذ صی

ترجمه: هنگام که بر کمال بن جوان نرسی
 از بغض و حسد کینه وری چه سود
 این عادات امباق باشد همیشه
 کند و منف امباق نزد شوهر بد شوهر شود

از علی بن جعد روایت است که یک نفر هزار جود بروت به

تحفه یک هزار بروت و تقسیم آن

امام صاحب بطور هدیه روان کرد امام صاحب آن بروت

باراً به طور هدیه قبول کرده به علماء و شاگردانش تقسیم کرد یک روز یا دو روز بعد که به پسرش بروت بکار شد به
 خاطر خریدن به بازار تشریف برد که در راه شاگرد بزرگوارش یوسف بن خالد سستی بصری دید گفت جناب
 دیروز یک هزار جود بروت آوردند دیگر چه ضرور است امام صاحب جواب داد برادرم از یک هزار
 بروت دیروزه نه کدام دانه بن مانده و نه به خانه ام و نه برای ما روان کرده شده بود و تمام آن بروت

صاحب جهان جابه علماء استاد با شاگردها و حاجت مند ها تقسیم کرده شد۔

در عقود الجمان ص ۲۳۶ موفق ص ۲۳۷

از عبداللہ بن بکر سہمی روایت است کہ
اظہار افسوس بہ فقدان مروت و ہمدردی
 در راہ مکہ بین من و ہمسفرم جمال بن خاطر

چند روپیہ تنازع واقع شد و قتیکہ اختلاف زیاد شد نزد امام صاحب رفتیم امام صاحب از واقعہ پرسید ہر کدام ما دلائل و دعوائی خود را بیان کردیم لکن در کمی و بیشی روپیہ اختلاف ما زیاد شد کہ حتی بہ سرحد جنگ کشید امام صاحب در حیرت رفتہ گفت برادران چند روپیہ است کہ شما سر یک دیگر می شکناید۔ ہم سفرم جمال گفت کہ چہل درہم است، امام صاحب گفت عجب است کہ اخوت و برادری و آدم گری از بین مردم مرفوع گردیدہ ختم شدہ است بن بہ این سخن امام صاحب بسیار متاثر شدیم و امام صاحب ۴۰ درہم کشیدہ بہ جمال داد و بہ سبب این سخاوت امام صاحب تنازع پایان یافت۔ در عقود الجمان ص ۲۳۷ و موفق ص ۲۳۸

یک روز عالم مشہور امام ابراہیم بن عینیہ از جہت
تمام قرض ابراہیم را تنہا ادا میکنم
 قرضداری بہ زندان انداختہ شد و این سخن بہ امام

صاحب رسید بسیار رنجیدہ و از اقارب او پرسید کہ بالای ابراہیم چہ مقدار قرض است پاسخ دادہ شد کہ چہار ہزار درہم مردم بالای ادا قرض دارند و باز معلومات گرفت کہ بہ خاطر ادا قرض از دیگر کس ہم پول قرض گرفتہ بمانہ قرض گرفتہ بود، امام صاحب فرمود تمام پول قرض ابراہیم را تنہا خودم ادا میکنم و چنین ہم کرد در عقود الجمان ص ۲۳۷ موفق ص ۲۳۸

ذکر مجلس البرکۃ " امام اعظم در اکثر
این ہمیان زاویہ دروازہ برای شماست
 تواریخ ذکر است بناءً من درین جا آن

واقعہ را کہ مورخین ذکر کردند یاد آور می شوم جای نشست امام صاحب مشہور بہ مجلس البرکۃ بود و اینکہ چرا مشہور بہ این نام گردیدہ است بہ این سبب بود کہ گویند در کوفہ یک شخص مالدار و قدرت مند بود وقتی آمد کہ آن شخص خوراکہ بیگاہ و صبح را نداشت و شب و روز او وفا می شایہ تشنگی و گرسنگی می گذشت چونکہ مرد حیوانک بود کس ظاہرنہی کرد متأسفانہ یک روز دختر ~~بازار~~ بازار خر بوزہ تازہ

را دید گریه کنان بجان آمد از مادرش پول خواست تا که خر بوزه بخرد چونکه عاجزی مشکل است و مادر آرمان دخترش را پوره کرده نتوانست دخترک حال بدرابراه انداخت و پدرش در تماشا و دختر خود بود - چشمش از آب دیده مملو گردیده بخت امداد خواستن از امام صاحب را کرد و به مقام «مجلس البرکة» تشریف برده چند دقیقه نشست چونکه تا اکنون به طلبیدن دست پیش نکرده بود جرات طلبیدن را نکرده عار و حیا و شرم به او غالب گردیده از مجلس آهسته و چپ برخاست و به خانه رفتش تشریف برد گویند که امام صاحب از چهره او درک کرد که بخاطر کدام حاجت عارض شده آمده اما از جهت شرافتش سکوت را اختیار کرد و قتیکه آن شخص دوباره به خانه خود عودت می نمود، امام صاحب هم از تعجب او آهسته آهسته رفت و قتیکه آن شخص در دروازه اش داخل شد امام صاحب خانه اش را دید و قتیکه نصف شب شد امام صاحب یک همیان بچمد در همی را گرفته بجان آن نفر تشریف برد و دروازه او را دتک زد، آن شخص بیرون آمد امام صاحب فوراً آن همیان را در زاویه دروازه گذاشته و سوسه آن نفر گفت این همیان که افتیده است بخاطر شماست و زود بازگشت نمود آن شخص همیان را با خود برد و قتیکه در خانه آن را باز کرد دید که در کپسوله این الفاظ نوشته است -

هذا المقداد قد جاء به ابو حنیفه الیک من وجهه حلال فلیفرغ بالاً

ترجمه: ابو حنیفه این پول را بخاطر تو گرفته آورده بود این مال حلال است باید به این مال تو مراد خود را پوره سازی -

«الموق ص ۱۱۲» له

له بعضی ها گفته اند که خیرات خفیه داده شود افضل است پس امام صاحب کاغذ را چنان نوشت درین جا بسیار توجیحات است اما جواب اطمینان بخش این است که در هر قسم مال شک و شبهه میباشد این هم ممکن بود که آن نفر پول را مصرف نمی کرد یا بعد از مصرف در دل اش و سوسه می آمد که این پول را که آورده بود و براسه چه آورده بود، براسه آزمایش باشد یا بخاطر گرفتاری من باشد اما به این حیده به او اطمینان هم حاصل شد و ظاهراً هم شد که اگر ضرورت پیش شد دوباره آمده میتوانی -

وقتی که خلیفہ عباسی ابو جعفر منصور بار بکر به امام صاحب ہدایا
 ارسال می کرد و امام صاحب دوباره روان می نمود، بعضی اوقات

قناعت، توکل و استغناء

منصور امام صاحب را دعوت می داد که به دربار او تشریف فرما گردد اما امام صاحب در جواب
 منصور همان اشعار را که بدر بار عیسی بن موسی سروده بود، در پاسخ منصور ہم می سرود:

کسرة خبز و کعب ماء و خرد و ثوب مع السلامه

خیر من العیش فی تعیبه یکون بعدھا الملامه

«عقود الجمان ص ۲۰۶ و سونق ص ۳۵»

ترجمہ شعر اور فارسی نیاں گیلانی چنین کردہ۔

کوزہ آب پارہ نانی جامہ چند باتن و جانی

ہست بہتر ہزار بارز عیش کہ آورد عاقبت پیشانی

روزی یک جوان نزد امام صاحب حاضر

در بیست دینار دو چورہ کالا و یک دینار نقد

گرویدہ عرض نمود جناب برائیم دو چورہ

کالای خوب ضرورت است چہ بہتر خواهد شد کہ شما ہمراہ من احسان کنید و ہمراہیم امداد کنید زیرا کہ

وقت عسروسی من است میخواہم کالای بہتر داشتہ باشم تاکہ نزد خسرهای خود با عزت باشم

امام صاحب فرمودہ پانزدہ روز صبر کن آن جوان بعد از معیار مقررہ باز آمد امام صاحب دو چورہ کالای

قیمت بہار بہ او تحفہ بخشش داد کہ در آن زمانہ قیمت آن کالا ۲۰ دینار بود و ہمراہ کالایک دینار

نقد ہم داد و قتی کہ جوان از آرزوی خود بلند تر تحالیف را دید حیران شد امام صاحب حال او را کہ مشاہدہ

کرد گفت قابل حیرت نیست؟ من بنام تو یک اندازہ اشیاء تجارتی بہ بغداد فرستادم و از فائدہ او این

کالا را برایت دادم و این یک دینار باقی ماندہ بود کہ برایت تسلیم کردم و اس المال من ہنوز بجا است

و امام صاحب گفت، برادر من این کالا را برید و نہ فروختہ ہمراہ این یک دینار صدقہ میکنم ہمان

بود کہ جوان کالا را ہمراہ دینار با خود برد۔

محمد بن عبدالرحمن

یک مثال اطاعت حکم و امانت و شش خطائی قاضی ابن ابی لیلی

ابن ابی لیلی

در کوزه سی سال از طرف حکومت قاضی بود بعضی اوقات امام صاحب بطور اظہار حق و اصلاح امور در فیصلہ ہای او حاضر می گردید و در آن زمان عدالت و فیصلہ قاضی در مسجد کرده میشد روزی ابن ابی بلیلی کہ از کار عدالت فارغ شد در راه روان بود دید کہ یکزن ہمراہ یک مرد جنگ دار و قاضی صاحب دشنام ناشائستہ کہ زن در حق مرد استہلال کردہ بود شنید کہ می گفت یا ابن زائین، یا فرزند زانی و زانیہ قاضی صاحب حکم کرد کہ باید این زن را در عدالت حاضر کردہ شود و خودش ہم دوبارہ بہ مسجد تشریف بردہ حکم کرد کہ این زن را ایستاد کردہ ہشتاد و درہ بہ یک تہمت و ہشتاد و درہ بہ تہمت دیگر کہ ۱۶۰ درہ میشود زدہ شود زیرا کہ در حق دو نفر قذف کردہ و دو حد قذف بہ بالای او جاری می گردد و قینکہ امام صاحب از این واقعہ خبر شد فرمود کہ از قاضی صاحب درین فیصلہ شش خطائی سرزدہ اول اینکہ در داخل مسجد حد را جاری کردہ و در مسجد حد جاری کردن و تعزیر دادن منع است دوم اینکہ بعد از اہتمام کار رسمی عدالت این واقعہ واقع شدہ بود سوم اینکہ زن را ایستاد کردہ تعزیر دادہ در حالیکہ حکم تعزیر زن در قعود است نہ در قائم نہ یعنی باید زن را نشانندہ باز تعزیر دادہ شود چہارم اینکہ قاضی صاحب دو دفعہ حد زدہ در حالیکہ بہ یک لفظ باید یک دفعہ حد جاری کردہ شود۔

پنجم خطائی قاضی صاحب اینکہ جناب قاضی دو حد را یکجا جاری کردہ اگر بالای یک نفر دو حد ہم لازم گردد تا ختم اثرات حد اول حد ثانی جاری کردہ نمیشود۔

ششم غلطی اینکہ مقذوف باید بالای قاذف دعوی کرد، درین جانہ دعوی از جانب مقذوف است نہ از قاذف بہ قاضی صاحب اختیار فیصلہ از کجا شد؛ و قینکہ قاضی صاحب این اعتراضات امام صاحب را شنید بہ والی شکایت کرد و والی امام صاحب را از فتوی دادن منع کرد و چونکہ فتوی دادن فرض کفائی است و در کوفہ دیگر علماء ہم زیاد بودند بناءً امام صاحب حکم والی را تعمیل کرد حتی کہ یکروز در خانہ نشستہ بود کہ دخترش پرسید امروز روزہ دار بودم از دندانم خون آمد ہمراہی نف از حلقومم گذشت آیا روزہ ام باقی است یا نہ چہ حکم دارد؟ امام صاحب گفت دخترم برو از برادرت حماد پرس زیرا کہ مرا حاکم از فتوی دادن منع کردہ است ابن خلکان کہ یکی از مورخین عظام است میفرماید مثالی بہتری در بارہ قبول حکم حاکم و امانت داری بیشتر ازین چہ باشد۔ (عدالت الحنیفہ ص ۷ و موثق ص ۱۶۷)

وقتیکه خود حاکم به استفسار بعض مسائل از امام صاحب محتاج شد و از او فتوی می خواست بنا بر امام صاحب حکم سابق حاکم را ترک نموده به فتوی و توضیح مسائل آغاز نمود۔

صدقہ سی ہزار دینار | حفص بن غیاث در یک تجارت با امام صاحب شرکت کرده بود امام صاحب مال کثیری را بدو داده به خارج اعزام داشت و بعض مال که عیب داشت به حفص نشان داده گفت هر کی که این مال را می خرد به او عیب مال را ظاہر نما وقتیکه حفص بن غیاث رفت با وصف تاکید زیاد سخن امام صاحب را فراموش کرد و مال را به فروش رسانید باز گشت امام صاحب پرسید که آن مال میوب را به که فروختی؟ خریدار ہم به یاد حفص نیامد۔ تمام مال را آورده به امام صاحب تسلیم نموده آن خطائی خود را ہم اظهار کرد به مجرد وقوع این واقعه امام صاحب با و شراکت را قطع نموده تمام سامان تجارتی را که حفص سی ہزار فروخته بود امام صاحب بنام خدا صدقہ نمود تا کہ از استعمال مال حرام بکلی اجتناب بیاید۔

تحفہ وسوغات امام ابو حنیفہ | ہدیات و تحایف ہر طرف روان کردن عادت تقریباً طبیعت ثانی امام صاحب گردیدہ بود و خیلی شوق و شغل داشت کہ باید ہر طرف ہدیہ و تحفہ بفرستد۔ بعض اوقات میگفت این فعل قابل تحیر نیست زیرا کہ اینہم فرمودہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم است انما انا خازن اضع حیث امرت یعنی من خزانہ ہستم در ہر جای کہ حکم مصرف داده شود در آنجا مصرف مینمایم محمد بن یوسف صالحی از سفیان بن عیینہ روایت می کند کہ لقد وجہ علی بھدایا استوحشت من کثرتھا۔

یعنی بہ اندازہ ہدایا و تحایف ابو حنیفہ بمن متوجہ شد کہ مراد و وحشت انداخت بعداً ابن عیینہ این کثرت ہدایا را بہ بعض تلامیذہ امام صاحب بطور شکایت عرض نمود آن سماع پر سید بہ چہ اندازہ تو ہدیہ می فرستد کہ توبہ تکلیف ہستی و نزد سعید بن ابی عروبہ بہ اندازہ تحائف قیمت بہاد امام صاحب ذخیرہ گردیدہ کہ اگر تو میدیدی خدا داند چہ می گفتی باز او فرمود ماکان یدع احداً من المحدثین لایرا واسعۃ۔

یعنی امام صاحب بک محدث را ہم نگذاشتہ کہ ہمراہ او بہ چشم سیر سلوک و زقار نکرده باشد
«عقود الجمان ص ۲۲ و موفق ص ۲۲»

خدمت به علماء و مشائخ و طلباء رومی و مدینه

امام صاحب عادت داشت و بخود طریقته گردانیده بود که هر سال به یک مقدار پول اشیاء

تجارتی خریدہ از کوفہ بغداد ارسال می کرد و از بغداد مال خریدہ آورده در شهر کوفہ به فروش میرساند و بعداً منافع این پول را به علماء و مشائخ کوفہ مواد خوراکی و غیره اشیاء ضروری شان را خریدہ به خانه بایشان می فرستاد سرمایه و منافع باقیمانده آن را به همین مردم به جبین باز و دل فزاح تقسیم نموده می فرمود۔ الفقوانی حوائجکم ولا تحمدوا الا الله فانی ما اعطيتکم من مالی شیاء ولا کن من فضل الله علی نیکو و هذا ارباح بضائعکم۔

ترجمہ: یعنی این پول را در ضروریات خود مصرف کنید و بجز خدا دیگر کس را حمد نگویید من از مالی خود بشما چیزی ندادم بلکه از برکت شما خداوند من فضل نموده این منافع سرمایه است که بنام شما بود۔
«عقود الجمان ص ۲۲۲ موفق ص ۲۲۳»

محمد بن یوسف صالحی از مسعر بن کدوم نقل می کند که دستور و عادت امام صاحب این بود و قتی که به اولاد خود چیزی می خرید همان چیز را به علماء و مشائخ و طلباء خود هم می خرید از آنیکه امام صاحب بخود لباس می خرید به علماء هم کلامی اعلی و بهتر جور می کرد و هنگامیکه از بازار به فامیل خود میوه می خرید علماء و مشائخ را هم فراموش نمی کرد۔ «عقود الجمان ص ۲۳۴»

امام مسعر می فرماید که امام صاحب در حین سودا خریدن به علماء و مشائخ کوشش می کرد که اشیاء اعلی و بهتر را بخرند و در حین که بخود یا به فامیلش سودا می خرید توجه خاص نمی کرد۔ «موفق جلد ۱ ص ۳۳۴»

کسی که دچار مصیبت می شد امام صاحب به امداد او اقدام می کرد

صاحب با تلامیزه و مشائخش بسیار زیاد است که مردم این زمانه در کتابها می خوانند و می بینند بنام باورند از آنکه در حالیکه حقیقت است مثلاً امام صاحب از هر شاگردش بطور خفیه استفسار می کرد اگر برای کسی کدام چیز ضرورت می بود آنرا اکتال می نمود اگر از آن جمله کسی مریض می بود یا پدر و مادر یا برادر یا دیگر عزیز او مریض می بود به عیادت او میرفت و اگر کسی وفات می کرد به جنازه او حاضر میشد و اگر به کسی مصیبت می رسید با او تعاون می کرد، یوسف بن خالد که یکی از تلامیزه امام صاحب است میفرماید امام صاحب

ہر روز جمعہ بہ طلباء خود دویگر طلباء قسم تقسیم طعام پختہ می کرد و در وقتیکہ دسترخوان گسترده میشد و نان حاضر کرده میشد خودش در نان شرکت نمی کرد و می گفت کہ شما بہ طبیعت خود خوراک نماید تا کہ بہ حاضر بودن من لذت ہم داستانی تان از بین نرود، امام صاحب در شب ہای مید و دیگر روز ہای محترم ہمراہ ہر کس احسان کرده بہ انداز مراتبش تحفہ و سوغات بہ او می فرستاد، اگر کسی از طلباء محتاج می بود قدرت نکاح کردن را میداشت امام صاحب با او تعاون می نمود تا کہ او عروسی کند حتی کہ ہمہ مصرف او را می پرداخت با کسبیکہ امام صاحب ما ہانہ ملک نقدی کرد بسیار طلباء اندا تا زیاد تر کمک کمی کرد با قاضی ابی یوسف بود کہ خودش میفرماید امام صاحب تا بیست سال مصارف خانہ ہمراہ پرداختہ است۔ در مناقب و موفق۔

یکی از تلامیذہ بزرگ امام صاحب

حسن بن زیاد است بہ اندازہ بہ درس

تمامت زیادوی ماہانہ مصرف حسن بن زیاد را میداد

مشغول بود کہ از کسب نمودن و کار کردن مانده بود حسن میفرماید وقتیکہ من نزد امام صاحب درس میخواندم یکروز پدرم آمد و گفت جناب من چند دختر دارم و بجز حسن دیگر پسندارم و مشکلات فامیل ہم بانای ہمین است چہ خوب خوب ہر شد کہ شما توصیه کنید تا کہ ام کسب را اختیار نماید کہ سبب حل پریشانی ما گردد و وقتیکہ من بہ امام صاحب روبرو شدم گفت امروز پدرت آمدہ بود بسیار خستہ بود و شکایت از ضعف اقتصادی کرد لکن من بتو ماہانہ تنخواہ نقد میدہم تا کہ تو قابل سرپرست روزگار شوی و از طرف من بہ شما ہمدردی و تعاون است، راستی ہم کہ تا من بہ سر روزگار حاضر نشدم امداد امام صاحب بلا ترک جاری بود۔ در موفق ص ۲۴۳

چونکہ امام صاحب خودش عالم بود بناءً علم دوست

و قدر دان علماء بود بہ دیدن علماء خیلی خوشحال میشد

سخاوت و ایثار و احترام قرآن

نزد امام صاحب طالب و مدرس بسیار قدر داشت از اسیح خدمت در حق آن ہا صرف نظر نکرده با این گروہ محبت قلبی داشت در اول روز یکہ سپر امام صاحب بہ درس شروع نمودہ بسم اللہ را خوانداز خوشحالی زیاد امام صاحب ۵ ہزار درہم بہ استاد پسرش فرستاد و وقتیکہ سورۃ فاتحہ را ختم کردہ ہزار درہم دیگر بہ استاد عطیہ نمودہ گفت واللہ لوکان عندی اکثر من ذالک لدفعناہ تعظیماً للقرآن۔

ترجمہ: یعنی قسم بخدا اگر نزد من ایزین زیاد می بود از جهت تعظیم قرآن آن را ہم میدادم۔
 و در عقود الجمان ص ۲۲۳ و مناقب للذہبی ص ۱ و موفق ص ۲۳۶،

امام اعظمؒ با وصف خدمات علمی و فقہی درس و تدریس افتاد و قضا و
تجارت و بیع ابو حنیفہؒ جمع و تدوین قوانین اسلامی و استنباط و استخراج مسائل و تحقیق و اجتہاد

و عمل سیاسی تجارت و بیع رخت فروشی در داخل و خارج داشت و تجارت او کالای خاصی بود کہ مردم
 بنام "کالای خنز" یاد می کردند کہ در ابتدا در قریہ کلم اسلام مورد توجه مردم قرار گرفتہ بود و ہر بستہ آن کالا را در آن زمانہ
 تا ہزار در ہم ہم می خریدند۔

اینکہ امام صاحب بہ چہ انداز تجارت کالای خنزامی کرد و بہ چہ انداز خنزا فروغ دادہ بود
 مورخین در بارہ اش صراحتاً این ہ چیز را ذکر کردہ کہ قرار ذیل است۔

- ۱۔ امام اعظمؒ صرف تجارت خنز نبود بلکہ در کوفہ یک کارخانہ کالا داشت۔
- ۲۔ معلوم میشود کہ در کوفہ خانوت بزرگ یا مقام خاصی تجارتی دیگری ہم داشت۔
- ۳۔ امام صاحب بہ خارج از کوفہ مثلاً بغداد، نیشاپور، مرو و دیگر جای ہا مال تجارتی ارسال
 کردہ از علاقہ ہای مذکور مال طلب می کرد۔
- ۴۔ مزدور ہا و نوکران و غلام ہا کالای خنزا در سرک ہا و کوچہ ہا می فروختند۔
- ۵۔ بہ علاقہ ہای بیرون ہم مال تجارتی می فرستاد و در آن مقام ہا نظریہای خاص داشت۔
 دار عمرو بن حریش مقام تجارتی خنز بود تاریخ شاہد است کہ امام صاحب کارخانہ خنز بانی
 داشت کہ حیثیت پایگاہ تجارتی را بخود گرفتہ بود و از خارج ہم مردم کالای خنز خود را بہ این مقام ترسیل
 می کردند کہ امام صاحب آن را ہم خرید و فروش می کرد۔

بسا اوقات امام صاحب از ہر نفری بہ قیمت ہشت ہزار در ہم ہم کالای خریدہ یا فنی میفرماید
 کہ امام صاحب یک کارخانہ خنز بانی داشت، یک مرتبہ این کارخانہ خنز بانی سبب استخوان او گردید

- ۱۔ دار میدان را گویند کہ چہار اطراف دیوار باشد و در داخل دیوار مکانات و اصطبل وغیرہ باشد در ضمن
 اوستف بنا شد عمرو بن حریش صحابی بود در کوفہ در پہلوی مسجد حویلی مشہور داشت۔ "طبقات جلد ۱ ص ۱۱۱"
- ۲۔ خنز کالای خاصی است کہ در پستی یعنی عرضش پشتم یا پنہ را بکار می برند و در طولش یعنی (بقیہ صغیر آئینہ)

کہ از طرف حکومت وزارت خزبانی بہ امام صاحب عرض کردہ شد کہ امام صاحب عذر پیش کردہ از قبول وزارت صنعت خزبانی اباورزید و بہ سبب انکارش امام صاحب را عذاب دادہ شد، ازین واقعہ تاریخی ظاہری گردید کہ علما و مشائخ و فقہا و طلباء خذباف و تاجران خذ زیر اثر امام صاحب بودند برای خرید و فروش در حالات اصول خاصی داشت کہ خریدار بہ نیت خریدن اشیاء میآمد و بہ طبیعت خود چیز را میگرفت و قیمت کہ گفتہ میشد بہمان قیمت را می پرداخت در گویا دکان یک سخن بود در نرخ کم کردن و زیاد کردن نبود در آن زمانہ غلام ہا سامان و اشیاء تجارتی را بہ سر برداشتہ برای فروخت در اطراف می گردانند۔

کہ این قسم غلام را در اصطلاح فقہ ماذون فی التجارۃ گویند کہ علماء بہ این ہا قوانین وضع کردہ است امام صاحب ہم در خرید و فروش و تجارت اش از غلام ہا کاری گرفت گویند یک روز یک غلام ۷۰ ہزار در ہم را مال فروختہ بود۔ ” مناقب موفق “

ابوسعید سمانی میفرماید کہ یکروز امام صاحب بہ غلام ماذون فی التجارت خود باندا مال کافی دادہ بود کہ اوسی ہزار فایده کردہ بود از انداز تجارت غلام وسعت تجارت امام صاحب را ارزیابی نماید علامہ مناظر الحسن گیلانی میفرماید تجارت امام صاحب صرف در کوفہ محدود نبود بلکہ بہ خارج ہم مال اعزام کردہ از خارج مال تجارت ہم می خواست۔ ” ابوحنیفہ کی سیاسی زندگی “

خلاصہ اینکہ ازین روایات روشن و واضح می گردید کہ امام صاحب حیثیت یک تجار بہن اللہی را داشت در تجارت کالای خز دیگر نفر ہا ہم باو شریک بود در ہر شہری بخاطر فروخت خزہ نفر خاص تعیین کردہ بودند۔

” معجم المصنفین جلد ۲ ص ۱۷۵ “

(بقیہ حاشیہ صفحہ قبلی) درازی اش از ابریشم کار گرفتہ میشد بعض کتب فقہ گفتہ کہ از سوی یک حیوان بگری جور کردہ میشد بعض گفتہ از ابریشم کہ در دوم درجہ قرار داشت از او تیار کردہ میشد بہ سبب تار ابریشم کالا محکم میآید کہ در عرض در زمستان پشم و در تابستان پنہ استعمال میشد و چند قسم رنگ دارند۔

وسعت تجارت امام صاحب به انداز
نظام بانک داری اسلامی خالی از سود و ربا
 فراز رفته بود که حیثیت بانک داری

امروزه را داشت زیرا که مورخین می نویسند بعد از وفات امام صاحب مال امانت مردم در نزد امام صاحب به بیخ کرور بالغ می گردید درین وقت امام صاحب بیش از ۷۰ سال عمر داشت اگر چه امام صاحب بنفسه زندگی محتاط داشت باز هم حکومت به خاطر دره زدن و بزدان بودن بهانه جوئی می کرد چونکه تقوی امام صاحب به انداز اخیر رسیده بود بناءً از خیانت اموال مردم شدیداً خودداری می نمود با وصف اینکه قبول امانت رانی کرد باز هم مردم امانت خود را به او تسلیم می کردند که در حین زندگی اش مال های مردم را به صاحبش تسلیم کرده بود اما کسانی که تا هنوز به موقع نرسیده بود مالشان مجموعاً بیش از بیخ کرور بود و در نه قبل از تسلیم نمودن امانت ها بیش از صد ها کرور مال بود.

برای اخذ امانت مردم و دوباره تسلیم کردن به یک نظام ضرورت بود که آن نظام را امام صاحب تعقیب کرده بود که کتابچه های رسمی برای اخذ و تسلیم امانت و ملازم ها و حساب دان ها را مقرر کرده به ایشان تنخواه میداد ممکن است بخاطر مجر و خالی بودن از سود و ربا امام صاحب نظام بانک داری را روی یک قاعده و قانون و اصول رعایت کرده به آن عمل نموده باشد و به همین ترتیب و به همین نظام راه کابیایی را بدست آورده باشد.

از روش امانت داری و طرز حفاظت اموال
حفظ امانت و احتیاط ابو حنیفه
 بیتا ما و مساکن حکومت و حریفان امام صاحب

در حیرت بودند حتی که پریشان شده بودند زیرا که در هر گوشه جهان تقوی و پرهیزگاری و امانت داری امام صاحب حراست یافته بود و همه مردم بالاایش اعتماد داشت به همین خاطر حاسدان بسیار مکر و حیله کردند اما ذره به امام صاحب رحمة اللہ تعالیٰ علیه ضرر رسانیده نتوانستند روزی از روز هلاک جماعه حاسدین بخاطر آبروریزی امام صاحب رحمة اللہ علیه به اشاره ابن ابی یلی که قاضی کوفه بود بدست یکی شخص ^{بیش} انداز مال مهر زده شده را بخاطر امانت به خانه امام صاحب رحمة اللہ علیه فرستادند.

شخص که امانت گذاشته بود یا قاضی گمان کرد که امام صاحب ازین مال با وصف مبرداشتن

استمال و فایده خواهد کرد به مشوره حاسدین یک نفر نزد قاضی آمد و عرض کرد که ابو حنیفه اجازه تجارت مال امانت را به پسرش داده و این کار خیانت است و می خواستند به این فریب امام را به زندان یا زیر دره بگذارند بالاخره قاضی امام صاحب را به عدالت خواسته یک هیتت همایش بخانه او روان کرد تا تحقیق کند که مهر خراب گردیده یا نه اگر خراب گردیده باشد حتماً ازین مال تجارت فایده گرفته است همان بود که هیتت بمراه امام صاحب بخانه که مال های امانت جمع بود تشریف بردند که از اندازه زیاد اموال امانت درین خانه موجود است و حتی سر خلیفه های درهم و دنانیر باز است شخص هیتت می گوید بعد از جستجوی بسیار امام صاحب همان خلیفه که مرام من بود بیرون آورد دیدم که همان مهر به حال خود باقی است دوباره نزد قاضی آمدم گفتم به اندازه نزد امام ابو حنیفه مال تجارت زیاد است که در قصه آن امانت شکس نیست بعد از شنیدن این سخن حاسدان خیل خجل و شرمند گردیدند -

زائده می فرماید که روزی نماز عشاء را با امام صاحب تمام شب بیدار چشم ندیده خواب را

یک جا دار کردیم و من بخاطر استفسار یک مسئله رفته بودم و قتیکه نماز گذریده شد مردم رفتند و امام صاحب از آمدن من خبر نداشت او دید که مردم نماز را خواندند و رفتند امام صاحب به نماز ایستاد شد و من در یک گوشه مسجد نشسته بودم مرا ندیده بود من به آرزوی بودم که اکنون امام صاحب از نماز فارغ می گردد و من از او استفسار مسئله می کنم حتی که امام صاحب در آیه فمن الله علینا ووقنا عذاب السموم (آیت ۲، طور) رسید و این آیه را بار بار تکرار می کردم فکر کردم که امام در تصور سختی قیامت و احسان خداوند غرق است و از هر چیزی بی خبر است بار بار همین آیه را تکرار می کردم حتی که شب به همین قسم گذشت و آذان های نماز صبح هم گفته شد و عقود الجمان ص ۲۱۸ -

ترجمه شعر: تمام شب بیدار تو چشم ندیده خواب را

چشم و دل من تا روز ریزانده آب را

هم چنین در یک روایت از قاسم بن معن هم آمده است که ابو حنیفه همین آیه را در نماز بار بار تکرار کرده گریان می کرد حتی که شب روز شد بل الساعة موعدهم و الساعة ادھی و امر یعنی بلکه قیامت جای وعده آنهاست و قیامت بسیار سخت و تلخ است به تلاوت این آیه عاجزی

ولا چاری امام صاحب ظاہر می گردید۔

ہیاج بن بطام میفرماید کہ یکشب امام صاحب را در خواب دیدم کہ یک پرچم در دست دارد بہ سکون تام ایستاد است

الہی عاقبت مارا بخیر کن

پرسیدم ابو حنیفہ چرا اینجا ایستادہ ؟ پاسخ داد کہ بہ رفیق ہاوشاگردان و دوستان خود ایستاد ہستم کہ یکجا شدہ با ہم برویم من ہم ہمراہش ایستادم ہمین بود کہ در اطرافش یکجماعہ عظیمہ از علما و امام صاحب و طلباب جمع گردیدند امام صاحب بپرق را گرفتہ روان شد و ما در عقب او می رفتیم فردا کہ این خواب را بہ امام صاحب قصہ کردم بہ بدنش پوزہ طاری گردیدہ بہ گریان آغاز کردہ این دعا را می خواند اللہم اجعل عاقبتنا الی الخیر، یعنی ای بار خدا عاقبت و انجام مارا بخیر کن۔ در عقود الجمان ص ۶۷،

یک مرتبہ خلیفہ در خواب عزرائیل را دید آمدہ بہ امام صاحب گفت

مرگ چه وقت میآید

کہ من عزرائیل را دیدم و پرسیدم کہ از زندگی من چہ انداز وقت باقیست؟ در جواب پنج انگشت را بالا کرد و تعبیر این خواب را از ہر کس پرسیدم، ہیچکس جواب ندادہ لاکن تو بر ایم این مسئلہ را حل کن، امام صاحب فرمود مراد از پنج پنجه بہ آن پنج چیز اشارہ است کہ بجز خداوند دیگر کس نمی داند۔

۱- اینکه قیامت چه وقت میآید۔

۲- باران چه وقت میشود۔

۳- اینکه در شکم زن حاملہ چه است در یعنی پسر است یا دختر۔

۴- فردا انسان چه کار میکند۔

۵- اینکه انسان چه وقت و در کجا می مرد «تذکرۃ الاولیاء»

من جملہ نظرہای دربار خلیفہ منصور ابو العباس

طوسی بود و امام صاحب خار چشم طوسی بود،

گفتگوی ابو حنیفہ سکوت طوسی

مثل دیگر حاسدان بہ مقبولیت امام صاحب رنج می برد یکروز در دربار خلیفہ منصور امام صاحب ہم موجود بود طوسی از موقع استفادہ کردہ در حین حضور خلیفہ از امام صاحب سوال کرد کہ اگر امیر المؤمنین یکنفر را حکم کند کہ مہر فلان شخص را قطع کن و بہ این نفر ہم معلوم نبود کہ گناہ و جرم فلان چیست آیا اجراء

این حکم جائز است؛ امام صاحب جواب قناعت بخش به طوسی به این ترتیب اراده فرمود که حکم امیر المومنین صحیح میباشد یا غلط؟ طوسی گفت امیر المومنین چه قسم حکم غلط میدهد هر حکم امیر المومنین صحیح میباشد، امام صاحب فرمود پس در اجراء حکم صحیح گنجایش شک و تردید نمی باشد به شنیدن این جواب طوسی سکوت ماند و در دام که به ابوحنیفه تیار کرده بود خودش گرفتار شد۔

در عقود الجمان ص ۴۷ و نیات الایمان جلد ۵ ص ۱۲۱

امام صاحب حتی الامکان از تکفیر مسلمان و فتوی دادن کفر خبیلی احترازی
احتیاط در فتوی کرد و تقوی بالایش غالب بود طریقه و مسلک امام صاحب هم همین است
 که اگر در یک نفر ۹۹ علامه کفر و یک نشانه ایمان باشد همین یک نشانه به ۹۹ غالب است، کسان که حالات
 زندگی امام صاحب را نوشته اند و در دیگر کتب هم موجود است که یک نفر در مجلس امام صاحب نشسته از
 او پرسید جناب یک نفر است دعوی ایمان و مسلمانی می کند لکن به این امور رعایت ندارد

- ۱- جنت نمی طلبد۔
- ۲- از دوزخ نترسد۔
- ۳- از مال حرام «یعنی غیر مذبوحه» گوشت می خورد۔
- ۴- نماز می خواند رکوع و سجده نمی کند۔
- ۵- بدون دیدن گواهی میدهد۔
- ۶- به فتنه خوشحال از حق بد می برد۔
- ۷- از رحمت می گریزد۔
- ۸- سخنان یهود و نصاری را حق میدانند۔

در ظاهر این همه کلمات کفری است که در آن شخص موجود است، درباره این چنین نفر
 نظر شما چیست۔

اگر این سوال درین زمانه از کسی کرده میشد فوراً فتوی کفر میداد اما امام صاحب ابوحنیفه
 را که خداوند امام بجماعه بزرگ الهیست و الجماعت گرداننده بود فرمود در نزد من آن شخص
 مومن است سائل حیران شد امام صاحب ابوحنیفه فرمود۔

- ۱ - آن نفر طالب خداست کسیکه طالب خدا باشد طلب جنت را چرا کند -
 - ۲ - آن از دوزخ نه بلکه از اللہ میترسند -
 - ۳ - چیزی غیر مذبح را می خورد مثلاً ماهی یا کب -
 - ۴ - نماز جنازه را می خواند در آن نه رکوع است نه سجده -
 - ۵ - کلمه طیبہ و کلمہ شہادت را می خواند در حال که نه خدا را دیده نه رسول را -
 - ۶ - انما اموالکم و اولادکم فتنه قرآن کریم مال و اولاد را فتنه گفته و محبت این جاد و رگل آدم غیر گردیده ہم چنین مرگ حق است لکن از جهت از دیاد عبادت یا به خاطر فراوان کردن نیکی مرگ به آدم بد معلوم می گردد -
 - ۷ - باران رحمت خداست و از آن می گیرند که تر نشود -
 - ۸ - سخن یہود کہ کیست المنتصی علی شیء و سخن نصاری کہ کیست الیسود علی شیء این ہر دو سخن حق و عین ایمان است ،
- به شنیدن این پاسخ امام صاحب دهن سائل و حاضرین مجلس باز مانده حیران شدند -
- « عقود الجمان ص ۲۵ »

یک رافضی (شیعہ) کوفی در بارہ عثمان بن عفان پوچہ دبی معنی استعمال می کرد

رافضی توبہ کرد | بعض وقت کافر و بعض وقت یہودی و... می گفت امام صاحب کہ این سخن را شنید بسیار بی قرار شد تا کہ آن رافضی را نہ بیند قرارش نمی آید، بالآخرہ پشت او رفت و بہ نرمی گفت برادر من از طرف فلانی صاحب خواستار دختر شایم و آن شخص حافظ قرآن است - تمام شبش بہ نفل و تلاوت قرآن می گذرد و از خدا بی انداز می ترسد در تقوی و پرہیزگاری مانند ندارد رافضی گفت خیلی خوب در این بارہ صرف بہ دختر من نہ بلکه سبب عزت ہمہ فامیل من است - امام صاحب گفت این قدر عیب دارد کہ از لحاظ مذہب یہودی است رافضی سرخ گشت و گفت آیا من دخترم را بہ یہودی میدہم امام صاحب گفت توبہ یہودی دخترت را نمی دہی نبی یک دختر نہ بلکه دو دخترش را بہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہم در نزد توبہ یہودی است، چہ قسم داد بہ این سخنان امام صاحب یہودی خیلی شرمندہ و ملامت گردید کہ این حرف های دل نشین امام صاحب سبب ہدایت او گشت

و دستمان بی بوده اش گردیده از خلوص قلب توبه کشید - «عقود الجمان ص ۲۷۲»

گویند که کیوقت یک نفر خارجی امام صاحب را بسیار دشنام داد که منی زندق و بدعتی گفت امام صاحب در

یک واقعه بردباری و فکر آخرت

جوابش فرمود غفر الله لك هو يعلم من خلاف ما تقول یعنی خدا ترا ببخشد به خدا خوب معلوم است آن چیزیکه تو مرا می گوی و در من نیست -

«عقود الجمان ص ۲۷۲ و ص ۲۸۷ و مناقب سرفق ص ۲۳۹»

بعد ازین امام صاحب به گریه شروع کرد و گفت من هم از خدا طمع عفو را دارم عذاب الله مرا گریان میکند به انداز گریان کرد که بی هوش شده به زمین افتید و قتیکه دوباره به هوش آمدگفت یا الهی کسیکه در پشت من این چنین سخن می گوید که او در من نیست تو عفو کن -

انکار از منصب قضاء و قصه دلچسپ استیصال و تدبیر امام صاحب

خالی بود، یک روز نظر به حکم خلیفه منصور سیفان ثوری و مسحر بن کلام امام ابو حنیفه و قاضی شریک را گرفته به دربار خلیفه می آوردند که امام صاحب از زیرکی و دانائی خود طبق مزاج همراهان خود یک پلان (نقشه) را طرح کرد که واقعا هم همان قسم شد گفت من به حیل و تدبیر خود را از نزد منصور خلاص میکنم که دیگر کس را قاضی مقرر کن و درباره سیفان ثوری پیش بینی کرد که سیفان ثوری در راه خود را پنهان کرده خواهد گریخت و درباره مسحر بن کلام گفت خود را دیوانه معرفی کرده از منصب قضاء خلاص میکند درباره قاضی شریک فرمود دیگر راه نیست منصب قضاء به او حواله خواهد شد

خلاصه اینکه هر چهارش دست بسته به دربار روان کرده شده بود که به سیفان ثوری در راه ضروت قضاء حاجت پیشی آمد او همراه یک عسکر ماند از عسکر دور یک دیوار بود پشت آن به خاطر قضاء حاجت رفت در نزدیش دریا کشتی بود به صاحب کشتی عذر بسیار کرد که مرا از دریا بگذران ورنه همان نفس که

له به نظر من امام صاحب به همین ترتیب به همرایان خود حیل تعلیم می داد ازین هم معلوم کرده میشود که امام صاحب به چه انداز زیرک بود و تیر او خطائی رفت و همیشه به هدف نا امل می آمد -

در پشت دیوار است مرا ذبح می کند و بعد از چند عذر و زاری کشتی بان سفیان را به نیزنگ از دریا گذرانند که
 عسکر ندید بعد از چند ساعت عسکر صدا کرد یا ابا عبدالله یا ابا عبدالله دید که سفیان آواز و جواب نداد
 رفته اطراف دیوار را دید که کسی نیست بالاخره بحالت نرودر فیهمای خود آمد و به همین جرم سزار
 بم داده شد و قتی که سه امام دیگر را داخل دربار بردند چند دقیقه بعد مسعر بن کدوم از همراهان خود
 جدا شده نزد خلیفه آمد به آواز بلند با او پرسانی کرد و دست منصور را به سوی خود کشیده گفت سلامت بگو
 صومی منصور گفت درین روز با طبیعت بایت چطور است ؟

بعد از من شب و روزت چه قسم گذشت و در قریب شما که فلانی و فلانی زندگی میکنند چطور است
 و گل ها و گل دانی و غیره اشیا را به یک دیگر می زد و در آخر گفت اها ها ها من شنیدم که تو مرا قاضی مقرر
 می کنی همه نفرهای دربار خلیفه و منصور حیران شدند و مسعر را کینفر از نزد بادشاه دور برده گفت
 منز این خزان شریف است خلیفه بم این سخن را تصدیق کرده حکم کرد که از دربار خارج کنید بعداً امام صاحب
 نزد خلیفه خواسته شد و منصب قضا را احترامانه منصور برای امام صاحب پیشکش کرد امام صاحب به
 اعتذار و حکمت کامل فرمود عادت مردم کوفه بشما خوب تر معلوم است من بم به حیث یک فرد درین شهر
 زندگی میکنم و از مردم به بیخ وجه برتری ندارم و کدوم منصب اعلی بم نداشتم اگر شما مرا به حیث قاضی مقرر
 کنید و به آن جا بفرستید مردم از کیفیت من واقف اند که پدرم نان بای و خودم دکان کالا فروشی دارم
 گویند که بالای ما یک پسر نان بای قاضی مقرر شده است و هیچگاه این سخن و حکم و فیصله را مردم کوفه قبول
 نخواهند کرد، منصور گفت گفته بایت بکلی درست است به همین تدبیر امام صاحب خود را از قبول
 منصب قضا خلاص کرد.

باقی ماند قاضی شریک که نزد خلیفه خواسته شد و قاضی شریک به بهانه جوی شروع کرد منصور
 به بهانه های او را دلایل گفته فرمود بعد از تو کیست که منصب قضا را برایش بپارم، بالاخره عرض کرد که
 تامل و دماغ دارم لکن خلیفه قناعت داده گفت تو هر روز فالوده را در روغن بلوام جوشانده داده شود
 تا تو بخاطر لکھیف دماغ بنوشی -

بعداً قاضی شریک براسے پذیرفتن عہدہ قضاوت چند شرایط گذاشت که گفت من عدل دان
 را قائم میکنم کہ عریبے مالدار پادشاه و اقاربش و عملہ اش یکسان باشد خلیفہ گفت بہ خاطر من و پدر

مادر م عدل و انصاف را ترک نکن باز ببینیم که چه میشود؟ و چه قسم فیصله میشود؟ بای بحث اش این جانیست. خلاصه اینکه طوری پیشگوی امام صاحب واقعه صورت گرفت. در عقود الجمان ص ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱.

از بکر عابد روایت است که یکشب امام صاحب را دیدم که

التجاود عابد گاه صمدیت در نماز ایستاد است بلا اختیار گریان می کند آب دیده اش

می ریخت و به عاجزی کامل این دعا می خواند.

رب ارحمنی یوم تبعث عبادک و ا غفر لی ذنوبی یوم یقوم الا شهداء

یعنی ای بار خدا یا روزیکه بندبایت بدبار تو پیش کرده میشود به من رحم کن و از عذابت مرا محفوظ

داروگناه مرا عفو کن روزیکه گواهی دهنده ایستاد شود. در عقود الجمان ص ۲۲۵ و مناقب موفق ص ۲۲۱

ابراہیم بصری از پدرش نقل کرده میفرماید که یکروز همراه امام ابوحنیفه در نماز

گریه از ترس خدا ایستاد بودم که نماز صبح بود امام مصروف قرارت بود وقتیکه به این آیه رسید

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ (ابراہیم) به امام صاحب لرزه آمدن در نماز

از لرزیدن همه اندام ابوحنیفه درک کردم که از ترس خدا در بدن ابوحنیفه لرزه آمده است.

در عقود الجمان ص ۲۲۸

از نصر بن حاجب روایت است که پدر من با امام صاحب رفاقت داشت

بی انداز گریه و بکا و جاس امام صاحب زیاد می رفت بسا اوقات منم همراه پدرم جای

امام صاحب می رفتم در آن زمان می دیدم که امام ابوحنیفه همه شب بیدار بوده مصروف عبادت

بود و بعضی اوقات به انداز گریان می کرد که آوازش را من می شنیدم و جای نمازش از آب دیده مثل آب

باران تر میشد. در عقود الجمان ص ۲۴۱

باب چہارم

شفقت باخلق خدا، رعایت حقوق، اخلاق و تواضع، حقانیت و تنقید اجتناب حکمران ها

یک روز در یک مجلس
ہارون الرشید

تصویر اجمالی، اخلاق و محاسن امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

در بارہ اوصاف و خوصصت و اخلاق و محاسن امام صاحب ابوحنیفہ از امام ابو یوسف پرسید۔
امام ابو یوسف در پاسخ ہارون الرشید گفت۔

كان والله شديد الذب عن حرام الله، مجانباً لاهل الدنيا، طويل الصمت۔
دائم الفكر، يكن هذا رأياً ولا ثباتاً۔ ان سئل عن مسألة كان عنده علم
اجاب فيها۔ وما علمته يا امير المؤمنين الا صائناً لنفسه ودينه لا يذکر احداً
الا بخير فقال الرشيد هذه اخلاق الصالحين۔

ترجمہ: بسیار پرہیزگار بود از حرام اخترازی کرد از دنیا پرستان دوری را اختیار می کرد، اگر کسی
چیزی می پرسید میدانست جواب میداد اگر برایش معلوم نمی بود سکوت می کرد از غیبت گریزی نمی نمود
ہنگامیکہ در بارہ شخصی می خواستند چیزی بگویند خوبی های او را بیان می کرد ہارون الرشید کہ این الفاظ
را شنید گفت این است عادت و خوصصت صالحین۔

« مناقب ابی حنیفہ لدھی ص ۷ و مناقب موفق ص ۱۸ »

و قتیکہ امام ابی یوسف تقویٰ اخلاص و للہیت و حسن خلق و خوف، دیانت داری امام صاحب

را بدون مبالغه در مجلس ہارون الرشید بیان کرد زیرا کہ در آن مجلس حاسدان و مخالفان امام صاحب ہم موجود بود از حقیقت ہم خلاف کردہ نمی شد صاحبان مطالعہ و شوقیان مطالعہ این سیرت را یک چیز اندک فصاحت و بلاغت دانستند و قسم فقیری و بزرگی مروجہ تعبیر کردند خلاصہ اینکہ خواص دریای روحانی و علمی از بہرہ این صفات لذت حاصل کردہ بہ اصل مقصد این معرفت پی می برند کہ این قسم زندگی در ظاہر آسان لکن در باطن و در عمل مشکل است و این قسم زندگی را ہر کس نمی تواند و ہر کس ابو حنیفہ نمی شود۔

مورخین حکایت یکشرابی را نقل

از حسن سلوک امام ابو حنیفہ یک شرابی عالم شد | کردہ فرمودہ اند کہ یک کہنہ دوز

ہمسایہ امام اعظم بود ہر روز از صبح تا بیکہ کار می کرد یعنی در بازار بوقت می دوخت و کہنہ دوزی می کرد و قبیکہ از کار فارغ میشد چیزیکہ پیدا کردہ بود آنرا شراب و کباب می خرید بخانہ آمدہ دوستہای خود را می خواست تا فردا مصرف شراب و کباب خود بودہ از قسما قسم نوع بازی ہا و مستی ہا کار می گرفتند کہ مردم از دستشان آرام نبود، حکایت کنندہ می گوید چونکہ ہمسایہ ما بود از راز و کار ہایشان خبر دارم می گوید کہ آن شرابی در حالت مستی این شعر را تکرار می کرد و از جہت کہ بسیار تکرار می کرد ہمہ مردم یاد کردہ بود۔

اضاعونی و اتی فتی اضا عوا

لیوم کرہیۃ و سدا و ثغر

ترجمہ: مرا مردم ضایع کردند چہ جوانی را ضایع کردند کہ در جنگ و سختی ہا بکار می آید در مرز ہا امام صاحب از نصیحت بسیار مانده شد و لیکن او عادت خود را ترک نمی کرد، مردم قریب از دست او بفریاد آمدہ بودند و زنی پولیس (عسکر) آمد او را بہ زندان برد "زیرا کہ شاید کسی بہ حکومت خبر داده باشد" شب دیگر امام صاحب صدای بازی ہمسایہ خود را نہ شنید و از کسی پرسید کہ ہمسایہ ما را چہ شدہ کہ صدای سرودش نمی آید مردم ہمہ حالات او را بہ امام صاحب عرض کردند امام صاحب بہ شنیدن این کیفیت بیقرار شدہ پروای مرتبہ و عزت خود را نکرده با چند نفر عازم دارالامانہ گردید و مردم بہ ہیاموی در آمدند کہ امام ابو حنیفہ "چگونہ بہ این جا تشریف آوردہ و تکیہ حاکم خبر شد از

عدالت بیرون آمدہ امام صاحب راخیرمقدم گفت زیرا کہ شاگرد امام صاحب بود و بہ حیرت علت آمدن اش را پرسید امام صاحب گفت ہمسایہ من یک کہنہ دوز بود اورا عسکر بندگان آوردہ من بہ خاطر خلاص کردن او آمدم حاکم حیران ماندہ حکم کرد کہ کہنہ دوزی شرابی را ہمراہ یا رانش خلاص کنید۔ وقتیکہ بیرون برآمد مردم دید کہ امام صاحب از دست ہمسایہ اش گرفتہ می گفت برادر من ترا بہ گم شدن نگذاشتم و اشارہ بہ شرمندگرمی کرد و کہنہ دوز از حسن اخلاق امام صاحب سرش بہ زمین فرود افتہ بود و بہ ادب کامل گفت۔

لا یاسیدی و مولای لا ترانی

بعد الیوم افعل شیئا تاذی بہ

ترجمہ: نہ ای سید و مولای من امروز کہ مرا بہ این حرکت مبتلا کردہ آن اذیت است کہ بشمار رساندہ بودم دیگر این افعال را نیکم۔ بعد از آن کہنہ دوز توبہ کرد ہر روز بہ درس امام صاحب حاضر می شد و در توبہ خود راستی و صداقت کرد و وقتی ہم آمد کہ ہمین کہنہ دوز شرابی از جملہ علماء بزرگ کوفہ بحساب می آمد۔

حضرت صوفی شفیق بلخی " میفرماید کہ من یکروز

قرض دار خود را معاف کردہ عفو خواست

ہمراہ امام صاحب روان بودیم کہ از دور

یکنفر طرف ما می آمد وقتیکہ نزدیک آمد ما را شناختہ راہ دیگری را اختیار کردہ از راہ بیراہ شد شفیق " میگوید من دیدم کہ امام صاحب آن نفر را صدا کرد کہ بہ ہمین راہ بیا چرا دیگر راہ را اختیار کردی ؟ آن نفر ایستاد شد وقتیکہ ما نزدیک شدیم او بیچارہ خمیل ایستادہ بود، امام صاحب پرسید برادر من راہ را چرا تبدیل کردی ؟ فرمود جناب از ششادہ ہزار (۱۰۰۰۰) روپیہ قرض دار بودم بوعدہ خویش بشمار رساندہ توانستم و از شرمندگی راہ را تبدیل کردہ بہ دیگر طریق روان شدم، امام صاحب گفت سبحان اللہ بہ این اندک گپ بہ دیدن من راہ را تبدیل کردی و فرمود قد و ہبت منی کلد یعنی من ہمہ قرض را بخشش کردم امام بلخی فرمود امام صاحب آن شخص را مخاطب قرار دادہ فرمود، برادر من بہ دیدن من تو کدام ہیبت و شرمندگی کہ رسیدی بہ لحاظ خدا آن را معاف کن۔

در عقود الجمان ص ۲۳۵

بعلامہ نعمانی بہ حوالہ قاعدہ عقود العقبان حکایت میکند کہ دو نفر بہ خاطر

واقعہ صاحب حمام

غسل کردن بہ حمام رفتند و نزد صاحب حمام کلام چیز را امانت ماندند

وقتیکہ یک نفر آن غسل کردہ برآمد از صاحب حمام آن امانت را گرفتہ رفت وقتیکہ نفر دوم برآمد طلب امانت را کرد و امام چہ گفت امانت تو را بہ رفیقیت دادم کہ ہمراہ خود ببرد آن نفر رفتہ از دست صاحب حمام شکایت کرد و در عدالت دعوا دائر کرد قاضی بہ صاحب حمام گفت این دو نفر کہ نزد تو امانت گذاشتہ بودند لازم بود کہ تو ہر دو را یکجا کردہ آن امانت را تسلیم می کردی، صاحب حمام خستہ شدہ نزد امام صاحب آمد قصہ را کہ حقہ بیان کرد، امام صاحب فرمود تو برائے آن نفر بگو من امانت تو را مطابق دستور عدالت میدہم تاکہ تو بہمان رفیق خود را حاضر کنی وقتیکہ او را حاضر کردی امانت تو را خواہم داد آن نفر پشت رفیق خود رفت تا ہنوز نیامدہ و صاحب حمام بہ مشورہ نیک امام صاحب از ظلم محفوظ ماند (سیرت النعمان)

روزی یک نفر نزد امام صاحب آمد فرمود من

تدبیر ابو حنیفہ راست آمد مال گم شدہ پیدا شد

چند روپیہ داشتہم در کجای مانده بودم

اکنون کہ ضرورت شدہ بسیار تلاش کردم پیدانہ شد چہ طور کنم؟

امام صاحب فرمود برادر من این مسئلہ در فقہ نیامدہ از من چہ پرسی؟ آن نفر کہ سادہ بود بہ زاری بسیار گفت تو و خدا ہمراہم آمد و گنبد و کلام طریقہ را نشان بدہ. امام صاحب فرمود برو وضو کن تمام شب نماز بخوان آن نفر رفت وضو کردہ بہ نماز ایستاد شدہ چند رکعت نماز خواندہ بود کہ یادش آمد کہ پول را در فلان جا گذاشتہم، بعد از ادا رکعت نماز مسرورانہ بہ سرعت نزد امام صاحب حاضر شدہ گفت بہ مشورہ تو عمل کردم پولم پیدا شد، امام صاحب فرمود (بی) شیطان کجا خوش داشت کہ تو تا صبح یعنی تمام شب نماز بخوانی بناءً زودتر بیادت آورد باز ہم بتو لازم بود کہ بعد از دریافت پول ہم تمام شب نماز می خواندی و گریبان می کردی کہ شیطان ذلیل میشد۔

«وفیات الاعیان لابن خلکان جلد ۳، عقود الجمان ص ۲۶۸»

در تاریخ واقعات و قصہ ہمدردی امام صاحب

بخش خاصی را داراست، مہربانی و کرم

سفارش یک ذمی در دربار خلیفہ منصور

اوبه بگلی یکان بود در همدردی بیشتر از مسلمانان شرط نمود، طوری که مصنف معجم به حواله این بشکوال می نویسد
 یک مرتبه در دربار خلیفه مشهور خاندان عباسی ابو جعفر منصور بیک ذمی کدام شکل عارض گردید، چونکه یک
 طرف طبیعت فقیری امام صاحب با طبیعت خلیفه و پادشاه با بر نمی خورد و از طرف دیگر بنا بر خدمت
 فی سبیل اللہ و همدردی انسانی مجبور بود بناً امام صاحب هر روز چهار مرتبه مزد خود را به خاطر سفارش
 آن ذمی می فرستاد. بالاخره دید که به خط و قاصد نمی شود امام صاحب خودش به دربار خلیفه تشریف برده
 آن ذمی را سفارش کرد، قابل غور و تفکر است که سفارش غیر مسلم و خصوصاً در دربار خلیفه که عداوتش
 با امام صاحب اظهر من الشمس است امام صاحب این چنین همت و مشاهاهی حق پرستی دارد که مادر
 یگارا است این چنین فرزند بار آورد. «معجم المصنفین جلد ۲ ص ۱۶۸»

گفته شده است که روزی یک شخص نزد امام صاحب آمد و گفت به پول اشد نیاز داشتم و نزد
 پول موجود نبود به نام تو اعتماد کرده گفتم به فلان تاجر از طرف ابو حنیفه یک نامه بنویسد که بمن در هم
 قرص روان کند، طبق خط من آن تاجر هم سی در هم روان کرد که کار خود را پیش بردم به شنیدن این حکایت
 بجای اینکه آن نفر را سرزنش کند و او را خفه سازد گفت بر او رم بمن معلوم نبود که به این ترتیب به مردم
 خیر می رسد اگر بتوانم من خیر رسیده باشد مبارک باشد.

«عقودالجمان، مناقب موفق ص ۲۴۲»

هم چنین در کتاب ها روایت دیگری هم آمده که به نام امام صاحب به والی جرجان کسی یک نامه
 نوشت که والی چهار هزار در هم طبق خواسته آن نفر ارسال کرده بود و قتی که امام صاحب ازین قضیه آگاهی
 یافت بجای اینکه آن نفر را دشنام بدهد و در حق او حرف پوچ استعمال کند آن الفاظ را گفت که به نفر
 قبلی گفته بود. «در مناقب موفق ص ۱۴۱»

حسادان و دشمن های امام صاحب از هیچگونه کار روانی بد در حق امام

بزرگوار دریغ نمی کردند حتی که نفرهای ابله را در راه ایستاد می کردند که او را

در پاسخ دشنام

دشنام بد به این قسم واقع زیاد است اما بطور نمونه یک واقعه در این جا تذکر می دهیم گویند که یک
 بد کنیش در راه امام صاحب را به دشنام دادن شروع کرد و آهسته آهسته از پشت امام صاحب
 می رفت که گپ مرا شنیده چیزی بگوید اما امام صاحب به خرافات و دشنام او گوش نکرده راه خود

راگرفته سوی خانه اش روان شد در برابر این بدبخت پتخ پاسخ نداد و او شرمندہ شدہ گفت، آیا من تو سگ معلوم میشوم کہ من غپ غپ می کنم تو جواب نیدہی، ہذا یک واقعہ دیگر ہم است کہ یک دہنام دہندہ از عقب امام صاحب روان بود وقتیکہ امام صاحب نزدیک دروازہ شد و گردانیدہ گفت برادر من اکنون من بچاندہ ہوسلم و داخل دروازہ میشوم اگر دولت سر نہ شدہ باشد بر ایم بگو کہ آیا د شوم و تو دولت را سرد کنی۔ در عقود الجمانہ ص ۲۹۱ و ۲۹۲ و موفق ص ۲۸۱،

یک عاصد بدبخت از بعض بسیار کمزور روی امام صاحب بک شلاق زد و امام صاحب بہ زرمی دعا جزئی گفت برادر من ہم در جواب تو در رویت تا زیانہ زدہ میتوانم لیکن نیکنم من بہ دربار خلیفہ شکایت کردہ میتوانم لکن نیکنم۔ در ثلث یل بہ خلاف تو بہ درگاہ اللہ دعا کردہ میتوانم لکن نمیکنم و در قیامت بخلاف تو در عدالت خداوندی پیش شدہ میتوانم لکن این را ہم نمیکنم حتی اگر در روز قیامت من نجات یافتم و سفارش من منظور گردید بدون تو در جنت قدم ہم نمی مانم۔ در حدائق الحنیفہ،

انتہاء صبر و تحمل عبد الرزاق بن ہمام می گوید من نسبت بہ امام صاحب دیگر انسان نرم خود صبر ناک ندیدم ہر روزی امام صاحب در مسجد خیف نشستہ بود شاگردان و دوستانش در اطراف او نشستہ بودند منہم درین مجلس حضور داشتم درین وقت یک نفر کہ از بصرہ آمدہ بود یک مسئلہ را از امام صاحب استفسار کرد امام صاحب بہ وضاحت کامل پاسخ داد، آن شخص فرمود درین بارہ رائی امام بصری این طور نیست بلکہ دیگر قسم است امام صاحب فرمود اخطاء الحسن یعنی امام حسن خطا شدہ است، بہ مجرد این سخن امام صاحب یک نفر ازین مجلس ایستاد شدہ گفت یا ابن الزانیہ یعنی اے فرزند زنا کار آیا قومی گوی کہ حسن خطا شدہ است مردم ہنگی بہ سوی آن نفر بہ نظر نفرت نظر کردہ خون شان در جوش آمد کہ آن شخص را بزنند اما وقتیکہ امام صاحب این غوغا را شاہدہ کرد با اطمینان کامل مردم را آرام کردہ چند دقیقہ فکر و غور کردہ گفت۔ نعم اخطاء الحسن و اصاب ابن مسعود فیما رواہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یعنی علی حسن خطا شدہ است و عبد اللہ ابن مسعود صحیح گفتہ است طوریکہ او از نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کردہ است۔

درین قسم موقع که کسی گستاخی می کرد از جهت بعضی و حسد مسخره می کرد باز هم امام صاحب به این قسم اشخاص دعا کرده اورا معاف می کرد و به او نفع می رساند - «عقودالجهان ص ۲۸۷ بوزهره ص ۵۶»

یک زمان یک شخص به دوست خود یک همیان که دارای کیسه هزار درهمی به حق دار رسید

یک هزار درهم بود داده وصیت کرد هنگام که بعد از وفات من پسرم بالغ گردید چه مقدار که خواہش تو است به آن تا دیه کن زمانیکه آن طفل جوان شد دوست پدرش پول را گرفته همیان خالی را آورده به آن جوان تسلیم کرد و قتیکه آن جوان از واقعه خبر شد به گریه و ناله شروع کرد آن شخص گفت چرا ناله می کنی من به وصیت پدرت عمل نموده ام و من خود را از سؤلیت آخرت خلاص کرده ام، جوان دید که به این راه چاره نیست نزد امام صاحب حاضر شده واقعه را عرض نمود، امام صاحب آن شخص را طلب نموده فرمود که آن شخص هزار درهم را نزد تو نگذاشت تا اکنون ضروریات و حوائج خود را پوره کردی اکنون آن هزار درهم را آورده به این جوان تسلیم کن - «عقودالجهان ص ۲۸۱»

محمد بن یوسف صالحی می نویسد که در قلب امام اعظم احترام استاد بسیار زیاد بود تا زمانیکه امام عماد زنده بود امام صاحب پامی خود را طرف خانه او

در از نکرده بود با وصف اینکه خانه ایشان از یک دیگر فاصله داشت حتی که هفت کوچه در بین فاصله بود امام صاحب ابوحنیفه که در باره خود کدام اعتماد داشت آن از بعضی بعضی کلام او ظاهری گردید گویند که یک شخص در

بازار کوفه داخل شده پرسید که دکان امام ابوحنیفه که امام فقه است در کجاست؟ متاسفانه این سوال را آن سائل از خودی امام صاحب کرده بود امام در پاسخ گفت لیسن هو بفقیه انما هو مفت متکلف یعنی آن عالم فقه نیست بلکه خود را از نزد خود مفتی ساخته است -

«عقودالجهان ص ۲۸۱»

امام اعظم که از جمله تابعین و محدث مشهور است امام ابوحنیفه مشکل اعظم را حل نمود

در سال ۶۱ هجری تولد گردیده در ۱۳۱ هجری از دنیا رحلت نمود که ۴ هزار حدیث را یاد کرده بود با خود کتاب نمی گرداند در ظاهر شکلش حسین بود -

اعمش از جهت گویند شمش تاب برداشتن، روشنی را نداشت و از طرف دیگر خداوند به یزید بن حسین را نصیب کرده بود که هر وقت با امام اعمش جنجال داشتند که از اعمش خود را آزاد کند روزی بعد از خفتن درباره کلام مسئله بین زوج و زوجہ جنجال افتید هر دو بسیار شور و غوغا کردند بالاخره زن با شوهرش کلام را بند کرد اعمش بسیار حیلہ کرد لکن زنش با او گپ نزد بالاخره که بسیار غضبناک شد قسم خورد که اگر امشب تو همراه من تکلم کنی تو طلاق باشی (طلاق باین) -

بعد از اینکه این الفاظ را اعمش استعمال کرد و در اطراف اطفال خود و خود را دید و به مشکلات روزگار بدون فکر کرد بسیار پیشان شده گاهی نزدیک کس و گاهی نزدیک کس می رفت که چگونه حیلہ کند بالاخره نزد امام صاحب حاضر شد و قضیہ را کماحقہ بیان کرد، امام صاحب اورا گفت بیچ قابل تشویش نیست خاطر جمع باش امشب آذان صبح را قبل از صبح صادق در قریہ شما خواهم گفت "یعنی کسی را گویم که در قریہ شما قبل از صبح صادق آذان صبح را گوید" بالاخره امام صاحب خودش به مسجد قریہ اعمش رفت و مؤذن را گفت قبل از صبح صادق آذان بگوید و مؤذن ہم ہم چنین کرد آذان گفته شد زن اعمش که منتظر آذان صبح بود و ہمہ اشیاء خود را بسته کرده به رفتن خانہ پدرش آمادہ گی گرفته بود وقتیکہ آذان را شنید مسرورانه گفت، شکر خداست که از دست این بابای بدتصلت خلاص شدم، امام اعمش گفت شکر خداست که به مهربانی امام ابوحنیفہ مؤذن قبل از صبح صادق آذان گفته آن تار که قطع کننده رابطہ ما و تو بود ہمک ساخت و محفوظ نگهداشت -

در عقود الجمان ص ۲۵۲ و مناقب موفق ص ۱۳۱

ابوبکر بن محمد زنجبری درباره مناقب امام ابوحنیفہ می نویسد

امام اعمش و حوال آرد

مناسبات امام اعمش و ابوحنیفہ از اول ہم خوب نبود، اعمش

و امام ابوحنیفہ با یک دیگر میلان و محبت کم داشتند درباره امام اعظم حسن ظن نداشت اعمش

خوبصورت ہم نبود و طبیعت تیز ہم داشت از جهت مزاج طبعی خود گاهی گاهی مبتلای مصائب می گردید

طوری که یک مرتبہ قسم یاد کرد که اگر خاتم بہ من احوال روان کند که آرد خلاص شده است برابر است که این

پیغام بذریعہ کاغذ باشد یا بہ ذریعہ قاصد یا در پیشروی کسی یاد آوری کند بہ این غرض کہ مرا آگاہی دہد

یا اینکه این سخن را بہ اشارہ بہ من بفرماید از طرف من مطلق باشد غرض در حیرت بود و در فکر این بود کہ چگونه

خود را دچار مشکلات نمکند و اولین ضرورت خانہ ہم آرد است از علماء بزرگ استفسار کرده شد لکن
 بیخ جیلہ را جواز ندادند برای آن زن گفته شد کہ نزد امام ابوحنیفہ برو تا کہ او این مشکل را آسان کند
 ہمین بود کہ آن زن نزد امام صاحب حاضر شدہ واقعہ را حکایت کرد امام اعظم فرمود درین بارہ
 تشویش نکن قابل پریشانی نیست، این چنین بکن کہ امام اعظم شب استراحت کرد در چادر پانگ
 او جوال یا توبرہ آرد آورد و راستہ کن وقتیکہ صبح از خواب برخاست توبرہ خالی را دید خود بخودی فهمد
 کہ در خانہ آرد نیست آرد خلاص شدہ است و بہ ہمین ترتیب زندگی ہم پیش می رود، خانم اعظم ہم
 ہمین قسم کرد فردا کہ اعظم از خواب برخاست دید کہ توبرہ خالی آرد آورد چادر او بسته است ہمید
 کہ در خانہ آرد نیست و امام اعظم بہ این حقیقت ہم پی برد کہ این جیلہ امام ابوحنیفہ است و قسم
 خورد کہ این جیلہ را بدون امام اعظم دیگر کس یاد ندارد این ہم درس او است تا وقتیکہ او زندہ است
 کامیابی ما مشکل است زیرا کہ نافی ما را بہ خانم ملاحظہ کرده ما را نزد خانم مان عقب مانده نشان داد
 «عقود الجمان ص ۲۷۶»

بہ برکت امام صاحب یک مظلوم از مرگ خلاص شد

یک روز امام صاحب بہ

جای ابن ہبیرہ کہ والی شہر

بود تشریف برودید کہ والی صاحب مکتبہ را زیر تحقیق گرفتہ و مظلوم قرار دادہ است ہنگام کہ ابن ہبیرہ امام صاحب
 را دید از جای خود برخاست و امام صاحب را احترام نمودہ خیر مقدم گفتہ مؤدبانہ در جای مناسب
 نشاند آن نفر مظلوم دید کہ والی امام صاحب را بسیار احترام کرد شاید کہ سخن او را پذیرد آن مظلوم
 گفت امام صاحب تو مرا میشناسی؟ امام صاحب از ظلم ابن ہبیرہ بالاسے این مظلوم و از اہم این
 مظلوم از حقیقت و عرض او فوراً پی برودہ مقصد مظلوم را ہمیدہ گفت ربلی، در حالیکہ امام صاحب این
 شخص را نمی شناخت گفت تو ہمان شخص نیستی کہ در مسجد آذان میدہی و لا الہ الا اللہ را خوب دراز
 می کشی آن مظلوم گفت بلی صاحب سخن تان بجا است و بکل صحیح است، مقصد امام صاحب ازین
 کلام این بود کہ گویا من این نفر را می شناسم کہ کلمہ گو و قبول کنندہ معبود واحد است و قتیکہ ابن ہبیرہ
 این کلام را شنید آن مظلوم را حکم کرد کہ آذان بگوید و قتیکہ او آذان را گفت امام صاحب
 گفت بکل صحیح است ما شاہ اللہ جزاک اللہ و قتیکہ والی صاحب این حال را دید آن مظلوم

بیچاره رارها کرد - در عقود الجمان ص ۲۸۵ و مناقب موفق ص ۱۶۲

یکروز یکزن کالای خربدست داشت نزد امام صاحب
صدر و پیه به مقابل پنجصد در دکان حاضر گردید و گفت این کالای مرا به کسی سودا کن

امام صاحب گفت چند روپیه آن زن گفت صد روپیه امام صاحب فرمود که این کالا قیمت
 است آن زن گفت دو صد روپیه امام صاحب جواب داد که هنوز هم ارزان است آن زن
 حیران شد که آیا امام صاحب همراه من مزاج میکند و یا مسخره می کند در حالیکه امام صاحب نفر مزاج
 و مسخره کننده نبود فوراً پنج صد روپیه کشیده به آن زن تسلیم کرده کالا را گرفته در دکان گذاشت.
 شما فکر کنید امروز کدام نفر است که این کار را کند این هم نمونه دین و دیانت داری امام صاحب
 است که تجارت او روز بروز اوج می گرفت و زیاد شده وسعت پیدا می کرد و در ترقی بود -

در عقود الجمان ص ۲۴۲ و مناقب موفق ص ۱۹۷

روزی یک شخص نزد امام صاحب حضور شده عرض کرد که من سوگند یاد کردم
غسل بلا طلاق که من از جنابت غسل نمی کنم اگر غسل کردم خانم ام به سه سنگ طلاق باشد

اکنون چاره برایم رهنمای کن که هم از غضب خدا و هم از طلاق در امن بمانم زیرا که اگر غسل نکنم خدا
 ناراضی اگر غسل کنم زخم طلاق می گردد و چطور کنم امام صاحب همراه او به قصه شروع کرده رفتند نزد
 دریای که بالای آن پل بود و قبیله روی پل رسیدند امام صاحب آن نفر را به دریا انداخت همه
 بدن او تر شد و باز بیرون کشید و فرمود که اکنون برو غسل ات هم اوار شد و زنت هم طلاق نشد -

در مناقب موفق ص ۲۳۱

یک همسایه امام صاحب یک طاوس خریده
به قیاس ابو حنیفه مال مسروقه پیدا شد بود و به آن بسیار علاقه داشت یکروز طاوس

مفقود شد آن نفر بسیار گشت پیدانکرد و بالاخره نزد امام صاحب آغوش عرض کرد که طاوسم گم شد است امام صاحب
 فرمود خیر است انشاء الله پیدا میشود و وقتی که صبح امام صاحب در نماز رفت در ضمن دیگر سخن های یاد آور
 شد که شرم است به شما که طاوس همسایه خود را زدی می کنید باز هم در مسجد به نماز می آید و یک بال
 آن هم در سر آن نفر موجود است فوراً یک نفر دست خود را به سرش برد امام صاحب آن را شناخت

بعد از اینکه مردم رفتند امام صاحب اورا خواست وحیدہ سنجید کہ آن طاوس را بہ صاحبش تسلیم کند۔
در عقود الجمان ص ۲۷۵ ..

از بشیر بن ولید روایت است کہ در قریہ امام صاحب
یک نوجوان زیست داشت و او در درس های امام صاحب

بہم شرکت می کرد روزی بہ امام صاحب عرض کرد کہ در فلان خاندان کوفہ تقصیم عروسی دارم و بہ ہمین
خاطر میخواهم کہ آن ہا بہر زیاد می طلبند کہ من طاقت ادار آن را ندارم و از طرف دیگر بہ عروسی شوق
دارم بر ایام بگو کہ چہ قسم کنم؟

امام صاحب فرمود استخارہ کن و آن ہا کلام مقدار مہر کہ می طلبند پیدا کردہ بدہ خلاصہ اینکہ
آن جوان بہ سخن امام صاحب عمل نمودہ کلام انداز مہر کہ آنہا گفتہ بودند آمادہ ادار کردن آن شدہ
بہ گردن گرفت و میعاد نکاح کردن را مقرر کردند آن نذر امام صاحب حاضر شدہ گفت تاریخ
نکاح کردن را مقرر کردہ ایم اما من می گویم کہ یک انداز مہر را الآن می پردازم و یک انداز باقی را چند
وقت بعد لکن آنہا قبول ندارند و تا وقتیکہ تمام مہر را ندہم آنہا خانم مرا نمی دهند امام صاحب فرمود از
کسی پول قرض بگیر و مہر را ادار کردہ خانمش را نکاح کردہ بہ خانہ اش آورد۔

اکنون امام صاحب بہ آن جوان گفت تو در بین مردم شہرت کن کہ من بہ دیگر وطن میروم
خانم خود را ہم ہمراہ می برم و قتیکہ ازین سخن خاندان خسرش خبر شدند نزد امام صاحب آمدند کہ
در شریعت چہ حکم دارد امام صاحب فرمود در شریعت جواز است و لکن خانمش است ہر جای کہ برود
ہمراہ خود بردہ می تواند آنہا گفتند این دختر ماست نور چشم ماست و قوت دل ماست ما جدا ی
آن را ہرگز برداشت کردہ نمی توانیم و بہ مسافری بدون نمی گذاریم امام صاحب فرمود این سخن مشکل
نیست شما آن جوان را رضا کنید بہ ہر طریقہ کہ باشد او قرض دار است شما کلام مہر کہ گرفتہ اید
دوبارہ بہ آن جوان بدہید تا کہ بہ قرض دارہای خود بدہد خود را ہم مسافر نکند و دختر شمارا ہم آنہا
بہ این گپ راضی شدند بہ این سخن امام صاحب آن جوان بچوش آمدہ گفت۔

فانا ارید منہم شیئا آخر فوق ذلك یعنی من ازین پول زیادہ تر طلبانم، اما امام
صاحب اورا طریقی ترساند کہ آن جوان آرام شد یعنی لا امام صاحب گفت تو بہ ہمین پول راضی شوری

اگر عروس گفت من ہم قرض دارم تاکہ اذ قرض خود را خلاص نکند تو جای برده نمی توانی بدان ترسیده از
گیش ندامت کرده گفت چیزی کہ شما بالای من وضع می کنید و چیزی کہ شامی گوید صحیح است و من بہ
آن گپ خوشحال ہستم تاکہ ازین گپ دیگر کس خبر نہ شود کہ ہمہ قضیہ را خراب کند خلاصہ اینکه کلام اندازہ
پول کہ امام صاحب خواہش داشت جوان آن را ہم قبول کرد۔
در عقود الجمان ص ۲۶۱ مناقب موفق ص ۱۳

امام ابی یوسف از جملہ تلامیذہ فہم و مشہور
مسئلہ دینی و ندامت امام ابی یوسف
امام اعظم ابو حنیفہ در بود کہ خیلی ذہین فہمی
و مجتہد و ہوشیار بود در مسائل استنباط بسیار ماہر گردیدہ بود بعد از یک مریضی طویل بدون اذن و مشورہ
امام صاحب بخود مدرسہ خود کرد و بہ درس شروع کرد امام صاحب بہ یک شخص استفتاء تعلیم دادہ
نزد امام ابی یوسف روان کرد کہ یک نفر کالای خود را بہ دینی برای شستن بدہد و دینی گوید کہ فلان
روز بیا کالای خود را ببر، ہنگام کہ این شخص در تاریخ بیخہ رفت آن دینی از دادن لباس انکار و زریذہ
و بعداً خودش لباس را گرفتہ بنمانہ اورساند آیا درین وقت اجر دینی بہ مالک لازم میشود یا نہ ؟
اگر امام ابی یوسف گفت بلی مزدوری لازم میشود تو بگونہ غلط گفتی اگر گفت کہ نہ اجسور
مزدوری لازم نمی گردد بگونہ غلط گفتی، قاصد امام صاحب ابو حنیفہ در بہ در سگاہ ابو یوسف رسیدہ
طوریکہ امام صاحب گفتہ بود همان قسم کرد، امام ابی یوسف وار خطا شدہ فہمید کہ کلام مسئلہ است
فرا پشیمان شدہ نزد امام صاحب حاضر شد۔ امام صاحب فرمود فکر میکنم کہ مسئلہ دینی را این جا
آوردی امام ابی یوسف بسیار ملامت و پشیمان بود امام صاحب مسئلہ را بہ او تفصیل دادہ فہماند
کہ اگر اول دینی از شستن لباس انکار و زریذہ باشد او غاصب است مستحق اجر نیست اگر بعد از شستن
لباس انکار کردہ باشد مستحق مزد است و قبیکہ لباس را خودش آورد جرم غصب ختم شد لایق
اجراست۔ در وفیات الایمان جلد ۸ ص ۲۸ و عقود الجمان ص ۲۵۳

امام و کج میفرمایید کہ در قریہ مایک حافظ الحدیث شریف
عداوت بہ محبت بدل شد
بود او ہمراہ امام ابو حنیفہ بہ عت عداوت داشتند
کی بہ خلاف امام صاحب قسم می برداشت او ہمکارش می بود متأسفانہ او یکروز ہمراہ زین خود را ساز

شد و گفت اگر امشب تو از من طلاق خواستی من طلاق ندادم توبه من طلاق باشی در یعنی اگر تو مطالبه طلاق کنی من طلاق میدهم به مجرد شنیدن این الفاظ قانمش گفت اگر منم از تو امشب مطالبه طلاق نکردم همه غلامان من آزاد باشد۔

چند ساعت بعد مشاجره و غضب زوجین سرد شد و هر دو پشیمان شدند و هر دو نزد امام سفیان ثوری و قاضی ابن ابی لیل که امام های آن زمان بودند رفتند و لکن این مسئله طوری بی سر و پر بود که معلوم کردنش شکل بود و طریقتش را پیدا کرده نمی شد از روز بد زوجین نزد امام صاحب آمدند و واقعه را بیان کردند امام صاحب بدون درنگ تیر کردن مسئله را حل کرد که به زن فرمود که تو درین ساعت از زوج خود طلاق طلب کن و زن هم چنین کرد و به آن نفر گفت که تو بگو تو طلاق هستی اگر خواهش داری امام صاحب به زن فرمود که بگوید من بطل طلاق خواهش ندارم و خود را طلاق نمی کنم۔ امام صاحب گفت بروید هر دو توبه آزاد شدید اکنون به بیچ کدام تان طلاق نمی آید این همسایه امام صاحب که قابلیت و مهربانی امام را دید از مخالفت او توبه کرده بعد از هر نماز زوجین در حق امام صاحب دعا خیر و عفو و کاسیابی طلبی کردند و عداوت به محبت بدل شد۔

«عقود الجمان ص ۲۸۴»

در دوران و زمانه امام ابو حنیفه

یک شخص دعوی پیغمبری کرده بود مردم

طلب علامات از پیغمبر مکذب کفر است

آنرا گرفتند که همراه او مباحثه کنند یا عملی در برابر او انجام دهند او مردم را گفت شما مرا مهلت بدهند که پیغمبری خود را ظاهر کنم و نشانه پیغمبری ام را بشما آشکار کنم مردم به او وقت و مهلت دادند درین وقت ازین واقعه امام صاحب خبر شده گفت نه نه این چنین ضرورت نیست چرا که از پیغمبر کاذب علامه خواستن کفر است زیرا که نبی فرموده است لانی بعدی بعد از من دیگر نبی نیست از پیغمبر مکذب علامه خواستن راه است براس پیغمبر دیگری در عقیده ختم نبوت شهنم پیدا میشود و این سبب کفر می گردد۔ «عقود الجمان ص ۲۸۶ و مناقب موفق ص ۱۳۶»

از عبدالعزیز بن ابی رواد روایت است که یک مرتبه او را خلیفه

بدر بار خود طلب کرد وقتی که قاصد آمد او بسیار پریشان شده

طرز تبلیغ در دربار شاهسی

نزد امام صاحب تشریف آورد زیرا که شاگرد امام صاحب بود۔ گفت مرا خلیفہ بہ دربار خود خواستہ
وہن مناسب نیست کہ بدر بار شاہی بروم چیزی امر بالعرف و نہی از منکر نکنم درین بارہ بن مشورہ
بدہ۔ امام ابوحنیفہ فرمود وقتیکہ تو عازم دربار شدی سلام بدہ و بعد سکوت را بخود اختیار کن
و اگر از تو مسئلہ استفسار کردند و جوابش را یاد داشتی دلاورانہ جواب بدہ و در عین جوابت این
چند الفاظ را یاد آور شو کہ ای۔ امیر المومنین در دنیا مردم قدرت و چوکی را بخاطر می گیرند کہ ذریعہ
چہا چیز دیگر گردد۔

اول۔ برای عزت و شرف : شکر خداست کہ عزت و شرف از پدر و با بایت تو میراث

ماندہ است۔

دوم۔ برای پادشاہی : الحمد للہ تو حکم را ن عرب و عجم ہستی۔

سوم : برای مال و دولت : خداوند مال و دولت فراوان تو بخشیدہ است۔

چہارم۔ امیر المومنین : اکنون تو در قلب خود ترس خدا را جای گزین کن ، تقوا و عمل نیک

را پیشہ خود بگردان تا کہ دولت دنیا و آخرت و سعادت عمری نصیبت گردد۔

در عقود الجمان ص ۲۰۸

یکی از والی ہای جابر بنو امیہ

یعنی والی ابن ہبیرہ بہ اشارہ

جواب جبرائیل اندانہ امام صاحب بہ والی ابن ہبیرہ

خلیفہ خود بہ پالیسی و زیرنگی با امام صاحب رشتہ دوستی را قائم کردہ بہ زبان نرم و شیرین گفت۔ ای
جناب بزرگوار گاہی گاہی نزد ما تشریف آور شوید تا کہ ما از شما و شما از ما فائدہ حاصل کنید امام ابوحنیفہ

در جواب والی ابن ہبیرہ گفت بہ قرابت شما بہ من چہ فائدہ میرسد ؟ تو مرا در پہلوی خود جای دادہ بالایم
احسان میکنی و مرا بہ آزمائش و امتحان ہا مبتلا میسازی اگر تو از من ناراض شدی و مرا از نزدیکت دور

کردی این برای من ذلت است خلاصہ اینکہ کدام چیز کہ تو داری بن ضرور نیست و بہ آن حاجت ندارم
و در نزد من کدام چیز کہ است یعنی علم) اورا کسی گرفتہ نمی تواند در پایان گفتگوی خویش جبرائیل اندانہ

با استغفار کامل گفت جناب نزد شما چیزی نیست کہ من از آن بترسم۔ الحمد للہ ابوحنیفہ از لحاظ

مال و جاہ متفق است و الشرائین ہر دو نعمت عظیم مال و دولت و عزت را در ہلیم دہ است

« دفاع ابوحنیفہ ص ۲۲۵ و عقود الجمان ص ۲۸ »

حکومت بنو امیہ در بارہ امام صاحب

والی ابن ہبیرہ از امام ابوحنیفہ نا امید شد

فیصلہ کوہ بودند بودند کہ اول با او نرمی

کرده شود و اگر بہ این ترتیب نہ شد بازار تنقی کھل گرفته شود طبق همین فیصلہ والی جابر ابن ہبیرہ اول
با امام صاحب از طریق دوستی پیش آمد کرده و بعداً یک وزارت عمدہ رایہ او پیشینہا د کرده گفت لطف
و مہربانی وال ہم ہمراہستان میباشد و اریجات و صادرات و ہر حکم خزانہ در نزد شما میباشد و بہ نظریہ
شما کار کرده میشود۔ چونکہ امام ابوحنیفہ را فداوند مال و جاہ و مقام و عقل و زیر کی دادہ بود در آئندہ
ہر چیز فکرمی کرد و آئندہ ہمراہی بنمید گفتار و عمدہ ہای خام ابن ہبیرہ بہ او کار نکرد، امام صاحب
طبق طبیعت مستغنی خود از قبول کردن امور حکومت انکار و زبید و جرات مندانه با والی گفتگو کرد و قہقہ
ابن ہبیرہ دید کہ امام صاحب در دام نیامد نا امید شد بعد از نرمی باز سختی را اختیار کردہ بسا بہ شکلات
و چار شدن و بسا اورامی تر مسانید لیکن امام صاحب مروانہ وار گفت مسایل ولایت و وزارت
بسیار کان گپ است اگر مرا حکومت گوید کہ دروازہ جامع شہر را بشمار این عہدہ را قبول نخواہم
کرد، از یک طرف ابن ہبیرہ کہ در معاظہ امام صاحب موفق نہ شد قسم خورد کہ ہر کاری کہ از دستم بیاید
در حق تو دریغ نخواہم کرد از طرف دیگر امام صاحب قسم خورد کہ من ہم در حکومت شرکت نمی کنم۔
فواللہ لا ادخل ذلک یعنی قسم بخدا کہ منہم ہیچوقت در حکومت شامل نمی شوم۔
چونکہ این کار بہ حکومت دشوار بود، بناء بہ اشارہ والی ابن ہبیرہ پانزدہ روز امام صاحب را بہ زندان
قید کردہ شد و در زندان ہم مناصب اعلیٰ را پیشکش نمودہ دیگر دام ہای حرص را در اطراف امام
صاحب تنیدند لکن امام صاحب ہم نفی سادہ بنود کہ درین قسم وام ہا واقع شود۔ وقتیکہ والی ابن
ہبیرہ دید کہ در پلان ہای خود ناکام گردید قسم یاد کرد کہ وان لم یفعل لنضربنہ بالسیاط۔ یعنی اگر
امام ابوحنیفہ منصب قضا را قبول نکرد و بہ عہدہ نگرفت حتماً او را درہ می زنم۔ بہ قسم ابن ہبیرہ
دیگر مردم احساس خطر کردند اما نظر امام صاحب بہ دربار قہاری و جباری بودہ گفت واللہ لا فعلت
و وقتلنی۔ قسم بخدا کہ اگر ابن ہبیرہ تنی ہم کند قبول منصب قضا را نخواہم کرد۔ والی امام صاحب
از بہت غضب بسیار از زندان خارج کردہ رد برایش ایستاد و چونکہ در ہوس اقتدار مست

بود امام صاحب را از مرگ میترسایند لکن امام صاحب به استقامت و حوصله کامل گفت -
انسانی مینت و احدی جزاء این، بسیره صرف یک مرگ است - جزاء دنیوی ابن بسیره بمن از
گرزهای آخرت سهل و آسان است قسم بخداوند که به این عهده هرگز راضی نه خواهم شد اگر چه
او مرا قتل کند - در مناقب کردی ص ۳۰۵

امام صاحب را بعضی دوستهایش نصیحت می کرد - لکن امام صاحب پاسخ داد من آن
عهده که در آن حکم سر قلم کردن باشد و من در آن محضرتی تم تصدیق کنم قسم است بخدا که من این
قسم عهده را قبول نمی کنم - " مناقب صدرالائمه باب الثامن عشر ص ۲۷۳ "

بعد ازین علماء بزرگ مثلاً قاضی ابن ابی بیللی و ابن شبرمه و داود بن ابی هندبه شکل یک
دند نزد امام صاحب تشریف بردند و او را از پلان و اراده های حکومت مطلع ساختند و گفتند
بیچ به بیچ چرا خود را تصدأ به دست مرگ میدهی باز هم امام صاحب جواب داد لم ادادنی
ان اعدله ابواب مسجد واسط فی ذلك - یعنی اگر ابن بسیره بمن حکم شماریدن دروازه های
مسجد واسطی را بهم بدهد قبول نخواهم کرد - " مناقب کردی ص ۲۷۵ "

طرز جزاء دادن به امام صاحب را موفقی نوشته که هر روز امام صاحب را به میدان می
آوردند - موزیک می خواند تا که مردم جمع گردند، و قتی که مردم از دهام می گذشتند هر روز امام صاحب
را ده دره می زدند تا دوازده روز هم چنین سزا داده میشد و در بازارها به خاطر شرمناک
نگر و اینده می شد در دوازده روز ۱۲۰ دره زده شد، بجزم اظهار حق به اشاره والی جلاد امام صاحب
را در سربو هر جایی که برابر می شد با دره می زدند و قتی که امام صاحب به زندان برده می شد در سربو
جای دره ظاهری بود و سر امام بیچاره آماس گرفته بود - " مناقب موفقی ص ۲۷۶ "

بعد از بازگشت به کدام تصویری امام صاحب به گریان شروع کرد -

احترام والده

مردم از او پرسیدند که از جهت درو و ضرب گریان می کنید؟ ایشان
فرمودند نه این ضرب در خیال من نمی آید بلکه غم مادرم در دلم است که این حالت مظلومیت مرا
مشاهده کند چه خواهد کرد - در کردی ص ۲۷۳ و عقود الجمان ص ۳۱۲

گفتگوی نواسه و فرزند امام به مظلومیت امام صاحب
ابن خلکان می نویسد
که ابن بسیره هر روزه

امام صاحب راده ده دره می زد و وقتی که این حالت مظلومیت امام صاحب را امام احمد بن حنبل یاد می کرد بی اندازه گریان کرده در حق امام صاحب دعا می کرد -

«وفیات الاعیان لابن خلکان جلد ۵ ص ۴۰۰»

نواسه امام صاحب اسماعیل میفرماید که من همراه پدرم «حماد بن ابی حنیفه» در کوفه از راه کناسه عبور می کردیم که ناگهان چشم پدرم از آب دیده ملوگر دیده به گریان شروع کرد - من در حیرت شده سبب و علت گریان را استفسار کردم که یا ابا ابی حنیفه یعنی پدر جان چه چیز تو را گریان می کند، پدرم جواب داد یا بنی فی هذا الموضوع ضرب ابن هبیره ابی عشرة ایام فی کل یوم عشرة اسواط علی ان یلی القضاء فلو یفعل -

یعنی ای پسر من این مکان است که ابن هبیره پدر من ابو حنیفه را تا ده روز روزانه ده ده دره زده است به این عرض که ابو حنیفه «تو منصب قضاء را قبول کن لکن او بجای منصب قضاء به دره خوشحال بود، با وصف این قدر تکالیف امام صاحب غم مادر خود را می خورد و طوریکه در یک روایت نقل شده است -

غیر مناسب نخواهد بود که یک قصه تاریخی از خدمت و احترام امام صاحب
تا بعد از می مادر
را در برابر والده اش نقل کنیم، نویسنده های نویسند که مادر امام صاحب هم مثل دیگر عورت ها به ملاهای قصه گو و واعظین معتقد بوده نهایت شکی مزاج بود، در کوفه یک واعظ مشهور بود که عمر بن ذرعه نام داشت به آن خیلی عقیده مند بود، کلام مسئله که عارض می شد مادرش امام را نزد عمر بن ذرعه می فرستاد تا که از او مسئله را پرسد، امام صاحب از حکم والده سرکشی کرده نمی توانست رفته مسئله را می پرسید آن بیچاره از جای برخاسته امام صاحب را تعظیم می کرد و می گفت در جای که شما باشید من چه قسم تکلم کنم، امام صاحب فرمود حکم مادرم را تعیل کرده ام بسا اوقات بعضی مسئله را عمر نمی دانست از امام صاحب استفسار می کرد امام صاحب برایش می گفت باز عمر آن جواب را دو باره به امام صاحب تکرار می کرد باز امام صاحب آن جواب را به

والده اش می آورد بعض اوقات مادرش به خاطر استفسار مسئله خودش نزد عمر بن ذر می روان می شد
و قتیکه در قاطر سواری شد امام صاحب پیاده همرایش می رفت - وقتی که خودش می پرسیدونی شنوید
باز تسلی اش می شد -

روزی مادرش از امام صاحب کدام مسئله را پرسید امام صاحب جواب داد - مادرش گفت سند
تو صحیح نیست اگر عمر قبول کرد من هم اعتماد می کنم امام صاحب و مادرش نزد عمر بن ذر رفته قتیکه
عنه با عرض کردند عمر بن ذر عه گفت تو نسبت به من عالم هستی چرا خودت جواب ندادی امام صاحب
گفت من همین قسم جواب دادم عمر بن ذر عه گفت بکلی صحیح است بعداً تسلی مادرش آمد و دوباره
خانه آمدند - در عقود الجمان ص ۲۹۲

مردم اهل موصل از یک معاہدہ خلیفہ منصور خلاف

خلیفہ منصور و فتویٰ امام صاحب

ورزی کرده بودند مطابق فیصله شان به عهد

شکنی آنها مباح الدم گردیده بودند خلیفہ منصور علماء و فقہاء را جمع کرده بود که در آن جمله امام ابو حنیفہ
هم حاضر بود منصور فرمود آیا این قول صحیح نیست که نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرموده المؤمنون
علی شروطہم یعنی مومن با پابند شروط خود هستند - مردم موصل وعده کرده بودند که بغاوت
نخواهند کرد، اکنون آن پیمان را شکستند از وعده خلاف ورزی میکنند پس قتل آنها جایز است و آنها
مباح الدم اند درین باره نظریہ شما چیست؟ یک نفر از مجلس بلند شده گفت تو اختیار داری چیزی
که می گوی بکلی صحیح است اگر معاف کنی اختیار داری اگر جزاء میدی سزای جرمشان است -
منصور روے خود را طرف امام صاحب گردانیده گفت رای شما چیست؟ آیا ما از خاندان وارثان
خلافت پسندیده پیغمبری نیستیم؟ امام صاحب جواب داد کدام شرط که مردم موصل و شما مانده اید
از اختیارات شما خارج است زیرا که خون مومن در سه حالت مباح است -

(۱) مرتد (۲) زانی (۳) قاتل بناء قتل مردم موصل در هیچ صورت بتوروا نیست در شرط

شام فرمان خدا بسیار حق دار است - جناب این را بگو زنی که با کسی ازدواج نکرده باشد و نه کینز
که خود را به کسی مباح کرده باشد با آنها جماع جایز و صحیح است -

« در الکامل لابن اشریح جلد ۵ ص ۴۱۰ »

خلیفہ منصور دیگر علماء را اجازة رخصت داد و امام صاحب را تنها کرده گفت سخن شما دین
 باره صحیح است لکن شما دیگر فتوای ندهید که در آن ذلت خلیفہ باشد زیرا کہ بہ این حوصلہ باغی
 ہا افزون می گردد۔ در المناقب لابن البرازی۔

مطابق روایت الکامل ابن اثیر خلیفہ منصور امام صاحب و دیگر رفیقہایش و ہمراہانش را
 رخصت کرد۔ در الکامل جلد ۲ ص ۲۱۴

منصور علیہ السلام ابو جعفر منصور بہ تدبیر حکیمانہ امام ابو حنیفہ را ناکام گردید و قتی کہ
شہر بغداد

آباد میشد خلیفہ منصور عہدہ قضاوت آن شہر را بہ امام صاحب پیشکش کرد۔ لکن امام آنرا قبول
 نکرد ازین جهت خلیفہ منصور غضب شد بہ امام صاحب گفت بہ ہر قسم کہ میشود نوکری حکومت
 را حتماً قبول میکنی اختیار داری کہ منصب قضا را قبول میکنی یا کہ ازین سخت وظیفہ برایت سپردہ
 میشود اما امام صاحب بہ پیمان خود راسخ بود بالآخرہ خلیفہ منصور گفت شہری کہ در بغداد جو رہی
 امام ابو حنیفہ روزانہ خشت ہا سے آنرا و بار ہا را بشمار تا کہ روزش بہ ہمین قسم بگذرد و اینکہ
 یک یک خشت را بالا کرده بشمارد و دستہایش ازین می رود بہ ہمین نیرنگ امام صاحب را در استخوان
 بزرگ واقع کرد بلکہ این کار را بہ حدیث یک سزا بزرگ بہ امام صاحب اختیار نموده بود تا کہ
 در مشقت بافتند و منصب قضا را قبول کند امام صاحب طفل نبود کہ بہ این حیلہ ہا فریب
 بخورد، بالآخرہ امام صاحب جای را اندازہ کردہ بود و بہ حساب و گز جامی متعن کردہ بود و قتی کہ
 شام می شد بہ حکومت خبر میداد کہ این قدر خشت شدہ است بہ ہمین ترتیب قسم خلیفہ منصور ہم بجا
 شد و امام صاحب از ذمہ قضا خود را رہائی داد۔ در حقائق السنن جلد ۲ ص ۲۹۲ و تاریخ ابن اثیر
 جلد ۱ ص ۹۷

خلیفہ ابو جعفر منصور ہمیش متوجہ امام صاحب بود کہ چہ می کند

و چہ می گوید و مقصدش این بود کہ امام صاحب را از کوفہ

استقلال امام ابو حنیفہ

خارج کند بہ ہمین غرض منصور حاکم خود عیسی بن موسی را امر کرد کہ امام صاحب را فوراً سوار کردہ نزد
 من روانہ کنند طبق حکم حکومت امام صاحب را بہ بغداد فرستادہ بدر بار خلیفہ حاضر کردہ شد کہ از طرف

خلیفہ منصب قاضی القضاة و وزارت انصاف را برایش پیش کرده شد دیگر سخن با ہم پایان و بلا شد، اما امام صاحب انکار می وزرید و در آخر به خلیفہ گفت انی لا اصلح یعنی من قابلیت منصب قضاة را ندارم خلیفہ گفت بل انت تصلح۔ نہ بلکہ تو قابلیت منصب قضاة را داری از ہر دو طرف آواز ہا بلند گردید اما در میان سنہا امکان توافق نبود، ابو جعفر بہ غضب آمدہ گفت کذبت انت تصلح دروغ گفتی تو صلاحیتی عمدہ قضاة را داری امام صاحب جراتمندانہ گفت گپ را خلاص کردی آیا این قسم نفر کہ کاذب باشد صلاحیت منصب قضاة را دارد؟ منصور چپ شد طبق روایت خطیب فلف المنصور لیفعلن یعنی منصور قسم خورد کہ ابو حنیفہ حتماً این کار را می کند و امام صاحب قسم خورد کہ بکلی این کار را نخواہم کرد۔ امام صاحب بہ کلام خود را سخ بودہ چونکہ منصور بسیار غضب شد، بہ امام صاحب الفاظ زشت استعمال می کرد و بالآخرہ حکم کرد کہ امام صاحب راسی درہ زودتر از بندش خون جاری بود با وصف این ہم غلامی حکومت را قبول نکرد خلیفہ امر کرد بزدان بجدد مشکلات برایش خلق کنند ہمین است کہ آب و نان درست برایش نمی دادند در بعضی روایات ہم آمدہ کہ یہ جناب امام صاحب زہر نوشانیدند درین وقت تقریباً امام صاحب ۷۰ سالہ بود از یک طرف زندگی علمی و از دیگر طرف از زجر و سختی ہای زندان بدن امام بکلی ضعیف شدہ بود از دست ظلم منصور ظالم بہ امام صاحب گوشت و استخوان نماندہ بود ہنگامیکہ علامہ مرگ برایش ظاہر گردید سر بہ سجدہ نہادہ جان را بجان آفرین تسلیم نمود۔ انا لله وانا اليه راجعون

در وفیات الاعیان ج ۵ ص ۴۰۶ و ص ۴۰۷ و موفق ص ۲۸۴ و عقود الجمان ص ۲۸۵ و خیرات الاحسان در ص ۶۱ می نویسند کہ بہ امام صاحب پیالہ زہر پیش کردہ شد۔ امام صاحب انکار وزرید و گفت من بہ این می فہم کہ این چیست من خود را قصداً بہ کشت نمیدہم این حرام است بہ زور پیالہ را در دهن امام صاحب انداختند و بہ ہمین پیالہ امام صاحب دنیا و فانی را ترک گفتہ بہ دنیا باقی رحلت کرد۔ در عقود الجمان ص ۲۸۵ و موفق ص ۲۸۴

قبل از ہمہ حکایت دل چسپ این است

بعد از مرگ امام ابو حنیفہ خلیفہ آرام نماند

کہ بعد از وفات امام صاحب مردم اورا در قبرستان دفن نکردند بلکہ جای خاصی بہ او اختیار کردند گویند کہ منصور ہم در جنازہ امام صاحب

آمده بود بعد از دفن او منصور پرسید که چرا ابوحنیفه را جدا قبر کردید مردم پاسخ دادند که وصیت کرده بود مرا درین جادفن نکنید بخاطر که این زمین را خلیفه به ظلم از نزد مردم غصب کرده است و این فتویٰ امام صاحب بود که مراد از زمین دفن نکنید که غصبی و به ظلم از مردم گرفته شده باشد و قتیکه منصور ظالم این گپ را شنید بی اختیار گفت من یعدزنی منده حیاً و میتاً یعنی در زندگی و وفات مرا از ابوحنیفه که حفاظت کرده میتواند در دفاع ابوحنیفه ص ۲۴۲ و عقودالجمان ص ۲۶۱

یک مرتبه خلیفه بازن خود حره، در کدام باره ناساز شدند
حق گفتن منصب فرضی من بود زنش گفت خلیفه انصاف ندارد خلیفه منصور گفت

نفر سوم را تو مقرر کن که در بین ما تو فیصله کن زنش امام صاحب ابوحنیفه را پیشنهاد کرد، خلیفه فوراً نفر روان کرد امام صاحب را حاضر کردند زنش در پشت پرده نشسته بود به انداز قریب بود که سنخهای این هر دو را می شنید منصور از امام پرسید شریعت برای مرد چند زن اجازه داده است یعنی مرد چند زن گرفته میتواند؟ امام صاحب جواب داد که چهار زن منصور به زن خود صدا کرد که شنیدی زنش گفت شنیدم، امام صاحب از صدای منصور فهمیده گفت چهار زن به کسی اجازه است که او انصاف داشته باشد و به انصاف قایم باشد اگر چنین نباشد از یک زن زیاد خوب نیست خداوند میفرماید
 وَانْ خَفْتُمْ اَنْ لَا تَعْدِلُوْا فَاَحِدًا - یعنی اگر شما خوف دارید که انصاف کرده نتوانید پس یکزن هم بس است امام صاحب طبق شرعی گپ هر دو را شنیده فیصله کرده بخانه اش آمد فوراً یک مزدور یک کیسه ۵۰ هزار درهبی را آورده به امام صاحب تسلیم کرد که این تحفه را حره خانم منصور بشما روان کرده است و می گوید که این تحفه را بعد از سلام از طرف کینز خود قبول کنید از سخنان حق شما متشکرم امام ابوحنیفه پول را دوباره گردانیده به خادم گفت که به آن زن بگو من کدام چیز که گفتم و کدام فیصله که کردم درین کدام غرض دنیوی نداشتم بلکه این به من فرض بود.

در عقودالجمان ص ۲۹۸ و مناقب موفق ص ۱۸۸

باب پنجم

علم و فضیلت و وسعت مطالعه و جامعیت و
بصیرت و حقیقت پسندی و ہوشیاری و حاضر جوابی
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

از عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت است کہ مایک

دفعہ در مجلس امام اعظم نشسته بودیم کہ بسیار

محدثین مثل عطار و فقہاء مثل اطباء اند

مسائل بحث شد کہ رائی امام ابوحنیفہ ہم را یاد کردند، امام صاحب جواب تفصیلی داد اعظم پرسید
کہ تو این جواب را بہ کدام بنیاد میدھی گفت بنیاد این جواب بہ حدیثی است کہ از ابی صالح بہ سند ابی
ہریرہ روایت کردہ بودید و ہذا بہ روایت دسند فلان و فلانی صحابہ رضی اللہ عنہم کہ ما از شما شنیدہ بودیم
اعظم بہ شنیدن این جواب حیران شد امام صاحب را بہ فہم و فقاہت شاد باش کردہ و ناگہان از زبانش
این الفاظ فارخ شد یا معشر الفقہاء انتہ الا طباء ونحن الصیادلہ

یعنی ای گروه فقہار شما طبیبان و ما عطار هستیم۔ در عقود الجمان ص ۱۲۱ و مناقب امام ابی حنیفہ

المدہبی ص ۱۲ جامع بیان العلم جلد ۲ ص ۱۲۱

از ہر بن کیان روایت می کند کہ یک

مرتبہ نبی را در خواب دیدم و می بینم

علم ابوحنیفہ از علم خضر گرفته شدہ است

کہ در پشت نبی صلی اللہ علیہ وسلم در موی سفید نشسته است درین شب و روز من کتب ابوحنیفہ
را بسیار مطالعہ می کردم و مشغول مطالعہ بودم بر اینم گفتہ شد کہ این نفر مقدم جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم

است و دو نفر که در عقب نشسته است، یکی ابو بکرؓ و دیگری عمرؓ است. من گفتم که چند پسران از نبیؐ دارم آنها گفتند پسر لکن به آواز بلندند. من از نبیؐ در باره امام ابو حنیفهؒ پرسیدم آنها در جوابم گفتند هذا علما انتسبوا من علم المختص یعنی علم ابو حنیفهؒ از علم خضر گرفته شده است. در عقود الجمان ص ۶۸ خیرات الحسان ص ۶۲

امام شافعیؒ یک مرتبه به قبر ابو حنیفهؒ حاضر شده دعا

از امام ابو حنیفه جیار ام میآید

مغفرت خواسته بود که وقت نماز فجر شد، امام شافعیؒ

نه در نماز دعا قنوت خواند و نه بسم اللہ الرحمن الرحیم را به آواز بلند گفت حال آنکه امام شافعیؒ همیشه

در نماز صبح دعا قنوت و بسم اللہ الرحمن الرحیم را به آواز بلند می گفت در این مسلک و طریقه اوست

از امام شافعیؒ کسی استفسار کرد که چرا دعا قنوت نخواندی و بسم اللہ را با آواز بلند نگفتی پاسخ داد

که از صاحب این قبر مبارک در یعنی از امام ابو حنیفهؒ، جیار ام می آید از جهت احترام و ادب او

رای خود را درین جا ترک کردم و به مسلک او عمل کردم. در عقود الجمان ص ۳۶۳

سردار محمد بن امام عبداللہ بن

امام ادراعی از غلطی خود احساس ندامت کرد

مبارک استاد امام بخاری که از

شاگردهای مشهور امام اعظم ابو حنیفهؒ یاد میشود، یک مرتبه به بیروت سفر کرد و غرضش این بود که در دین

امام ادراعی شرکت بورزد تا که از علم حدیث خود را اکمال کند، وقتیکه آن جا رسید امام ادراعی پرسید

من شنیدم در کوفه یک نفر پیدا شده که در دین سخنهای تازه و جدید پیدا کرده است او کیست؟ امام عبداللہ

ابن مبارک در جواب اش پاسخ داد از جای خود برخاست سه روز بعد چند ورق کتاب ابو حنیفهؒ

را گرفته باز آمد که در سر هر ورق نوشته بود «قال نعمان بن ثابت»، این اوراق را به امام ادراعی عرضه

کرد، همه ورق ها را خواند تا که همه مضمون ها را ختم نکرد سر خود را هم بلند نکرد و وقتیکه خوانده خلاص

کرد از ابن مبارک پرسید اکنون بگو که نعمان بن ثابت کیست؟ امام عبداللہ بن مبارک فرمود، نعمان

صاحب یک عالم بزرگ عراق و پیرو شد من است از بخت نیک ام چند مرتبه در مجلس او شریک

شدم. امام ادراعی گفت خداوند ترا بیا مرزد نعمان آدم نیکی بوده پس برو از آن چیزی یاد کن.

امام ابن مبارک گفت این همان شخص است که تو دیروز گفته بودی در دین سخنهای جدید پیدا کرده است

امام اوزاعی به غلطی خود فهمید و قتیکه که شریف به خاطر حج رفت آن جا با امام صاحب دیدن و ملاقات کرد فقاهت و بحث و مباحثه امام ابو حنیفه را که دید حیران شد، درین موقع عبداللہ بن مبارک ہم حاضر بود و قتیکه از ہم دیگر جدا شدند امام اوزاعی به این مبارک گفت از جهت علم و فقاهت ابو حنیفه حاسدان اوزیاد شده است و ابو حنیفه خارشیم آنهاست حقیقت این است که در باره این بدگمانی من غلط بوده من خود را ملامت می کنم در تاریخ بغداد

یک روز قاضی ابن ابی لیلی در یک باغ چکر رفت
فعل ابو حنیفه مذموم نبود بلکه محمود بود حکمت خدا بود که چند ساعت بعد امام ابو حنیفه ہم همین جا آمد هر دو یکجا شدند در طرف دیگری باغ زنہا نشسته بودند کہ بیت می خوانند آنها چپ شدند ناگهان امام صاحب گفت احسن تن - شما زنہا خوب کردید در ظاہر این معلوم شد کہ امام صاحب بیت زنان را صفت کرد، قاضی ابن ابی لیلی کہ این سخن را شنید آگت چه گفتی؟ چہر بیت زنہا را صفت کردی، جرم کردی زیرا کہ توصیف گاہی را کردی بہ این جرم تو بہ حکومت پلیس میشوی و مردود الشہاد شمرده میشوی امام صاحب گفت قاضی صاحب من چه گفتم؟ قاضی گفت تو بیت غیر شرعی را توصیف کردی، امام صاحب گفت چہ وقت؟ قاضی گفت و قتیکہ زنہا بیت و سرود خوانی را پس کردند امام صاحب گفت من صفت کردم کہ زن ہا یک کار گراہی کہ (سرود) بیت خوانی است پس کردند و مقصد سخن من این بود کہ خوب کردید بیت خوانی را ترک کردید قاضی صاحب غریب حیران شدہ شرمسار شدہ خجل شد و فهمید کہ سخن ابو حنیفہ مذموم نبود بلکہ محمود و خوب بود -
 «مناقب موفق ص ۱۱»

یک مرتبہ کدام شخص ہمراہ خانوادہ خود
ابو حنیفہ بہ غریب و غریب را خود را رسانیدہ است در کدام بارہ جنجال کردند زن و مرد از ہم دیگر خفہ شدند و مرد قسم می کرد تا کہ تو ہمراہ من سخن نگوی بہ تو آواز نخواہم داد و حرف نخواہم زد زن ہم بدو بود از الفاظ شوہر الفاظ سخن گفت ہر دو در حالت غضب بودند وقتی کہ از غضب پایان شدند ہر دو پیشان شدند زوج نزد سفیان ثوری رفتہ قصہ را مکمل بیان کرد سفیان ثوری گفت بجز از ادای کفارہ دیگر چارہ نیست شخص کہ ازین جانا امید شد نزد امام صاحب رفت و واقعہ

را بیان کرد امام صاحب گفت برو با خانم خود با محبت گپ بزن به شما کفارہ لازم نمی گردد۔ سفیان ثوری کہ ازین واقعہ خبر شد سخت متاثر شدہ نزد امام صاحب رفتہ اورا ملامت کرد کہ چرا بہ مردم مسائل نادرست را نشان دھی می کنی؟ امام صاحب پشت آن شخص سائل تضرروان کرد او آمد امام صاحب گفت واقعہ را نزد امام ثوری قصہ کن۔ او قصہ کردہ مسئلہ را پرسید سفیان ثوری و امام صاحب کہ واقعہ را شنیدند امام صاحب گفت من بہمان فتویٰ اول را دادم، امام سفیان ثوری گفت این چگونہ میشود امام صاحب گفت، وقتیکہ زن روی خود را طرف شوہر کردہ گپ زد معلوم شد کہ اول کلام از طرف زن شد و درین حالت قسم در کجا باقی میماند سفیان ثوری کہ این خبر را شنید گفت حقیقت ہم بہین است کہ یک سخن در ذہن مانمی باشد و در گمان مانمی آید کہ امام ابوحنیفہ خود را بہ غریب و غر بار رسانیدہ است۔ «تفسیر کبیر بحوالہ سیرۃ النعمان ص ۵۱»

یک مرتبہ ملاقات امام صاحب

امام باقر صاحب پیشانی امام ابوحنیفہ را بوسہ کرد

با امام باقر در مدینہ طیبہ

شد، در بارہ امام ابوحنیفہ بگوش امام باقر سخنی بی مفہوم رسیدہ بود بناءً امام صاحب خوش امام باقر نمی آمد، امام باقر گفت تو بہمان ابوحنیفہ کہ درین پاک تبدیلی آوردہ «در مقابلہ قرآن و حدیث قیاس را اختیار کردہ» امام صاحب بہ بسیار ادب و احترام گفت، شما بنشینید کہ اصل واقعہ را عرض کنم، وقتیکہ امام باقر نشست امام ابوحنیفہ مثل تلیمتر ہر دو زانو را پایان کردہ با ادب کامل گفت جناب اگر من از قیاس کاری گرفتم طوری کہ بشما از طرف من روایات غلط رسیدہ است از جهت کم زوری زن بہ آن دو حصہ مقرر می کردم، باز امام صاحب ابوحنیفہ گفت این را بگوید کہ نماز بہتر است یا روزہ؟ امام باقر جواب داد کہ نماز افضل است، امام ابوحنیفہ گفت جناب اگر من از قیاس کاری گرفتم بجای روزہ نماز را بہ زنا مقرر می کردم زیرا کہ نماز نسبت بہ روزہ افضل است باز گفت جناب نطفہ رسانی بسیار پلید است یا بول؟ امام باقر گفت بول، امام صاحب گفت اگر من از قیاس کاری گرفتم بہ بول غسل را واجب می کردم و بہ نطفہ رسانی صرف وضو را فرض می گردانیدم لکن من این چنین نکرده ام وقتیکہ امام باقر این سخنها را شنید امام صاحب را آفرین کردہ پیشانی او را بوسید۔ «در مناقب موفق ص ۱۲۲ و عقود الجمان ص ۲۷۹»

از مسدودین عبدالرحمن

البصری روایت

از ابو حنیفه علم حاصل کن و به آن عمل کن که خوب آدم است

است که یک مرتبه مراد برین رکن و مقام خواب برد چشم بند شد در خواب دیدم که یک بزرگ آمد گفت بر خیز چرا خواب هستی؟ این آن جاس است که از خداوند سوال کنی قبول میشود و قتی که این را شنیدم بیدار شدم به مسلمانها و مومنین دعا و مغفرت می خواستم دعا ختم نه شده بود که باز خوابم آمد و خواب شدم این مرتبه نبی^۱ را در خواب دیدم پرسیدم یا رسول الله^۲ شمار باره آن نفر که در کوفه است چه نظر دارید در نعمان نام دارد؟ آیا من از او درس بخوانم؟ بنی^۳ جواب داد که بل از او علم یاد کن و عمل کن زیرا که او خوب آدم است من که از خواب برخاستم وقت آذان صبح شد قسم به خدا که قبل ازین نعمان بن ثابت را نسبت به هگی من بد می دیدم لکن اکنون از خدا معافی این کوتاهی خود را میخواهم. در مناقب موفق ص ۴۵۹ و الخیرات الحسان ص ۶۵،

شیخ بوعلی می فرماید یکمرتبه

در پهلوی قبر بلال رضی الله عنه

ابو حنیفه در آغوش تاجدار نبوت محمد صلی الله علیه و سلم

بودم خواب دیدم که من در مکه شریفه هستم و نبی صلی الله علیه و سلم از باب ابن شیبه داخل شده یک میانه سال را در آغوش بالا کرده بود من حیران ایستاد بودم نبی صلی الله علیه و سلم به حیرانی من فهمیده فرمود این امام مسلمانها و ابو حنیفه وطن شماست -

علامه مناظر حسن گیلانی یک

واقعہ دلچسپ را نقل کرده

در وقت نعل اسپ هابقتها هم پاپیشان را دراز کردند

است که از آن معلوم میشود امام صاحب را در دربار شاهی به کدام نظری دیدند ظاهراً و هویدا است که در دربار خلیفه امام صاحب را بنظر حقارت می دیدند و به خادم هابهم از جهت بغض و حسد نام امام صاحب بد معلوم میشد زیرا که از مامورین و کارگران حکومت اثر گرفته بودند قاضی ابو یوسف روایت می کند که خلیفه منصور یک غلام داشت که بسیار نازدانه بود او امام صاحب را بهر صبح با سنگ و غیره میزد و وزجر میداد و قتی که منصور به صفت امام صاحب شروع می کرد، غلام راست و دروغ در حق امام صاحب سخنهای پوچ استعمال می کرد، منصور برایش گفت تو درین کار چ

عرض داری؟ روزی منصور اورا مانعت کرد که در حق امام صاحب الفاظ پوچ نگویید او گفت
من چند سوال دارم اگر سوال مرا جواب گفت باز دوباره این الفاظ را در حق او استعمال
نخواهم کرد. خلیفه منصور گفت اگر سوالهای ترا جواب داد باز خلاصی نداری. امام صاحب
به کدام طریقه ببه دربار خلیفه حاضر شده بود. غلام بطرف امام صاحب گفت شما هر سوال را جواب
می دهید من هم چند سوال دارم امام صاحب گفت بفرماید کدام سوال که دارید بگویید غلام به
الفاظ درفشانی کرده کلام خود را آغاز نمود.

۱- اینکه یا لکل ما بین دنیا کجاست؟

در جواب جاہل آدم چه پاسخ بدهد، امام صاحب فرمود کدام جای که تونشسته ما بین
دنیاست - زیرا که زمین گرد است هر جا که آدم است ما بین معلوم می گردد -
۲- در مخلوقات خداوند آن مخلوق که سردار زیاد است یا آن مخلوق که پادار زیاد
است - امام صاحب فرمود مخلوق که پادار بسیار است -

۳- در دنیا مذکر بسیار است یا مونث امام صاحب فرمود مذکر زیاد است زن ها هم
در قدم دوم قرار دارند زیرا که زن ها هم کمی ندارند لکن این را بگو که تو در جمله مذکر ها هستی
یا مونثات غلام چونکه خصی بود شرمندہ شدہ در حیرت ماند آب دهانش خشک عرقش جاری شد
گویند که منصور این غلام را بسیار نازدانه هم تربیت کرده بود و از بدگفتن و الفاظ پوچ استعمال
کردن در حق امام صاحب هم منع کرده بود مناقب موفق ص ۱۴ امام صاحب از استاد خود
حماد بن سلیمان این طریقه را یاد کرده بود که درین قسم سوالها بهترین جواب آن است که سائل در سوال
اش بند شود و ضامن جواب خود شود -

گویند که عیسی بن موسی از طرف حکومت عباسی ہادر

جولاہہ ہم مضمون می نویسید

مکہ مکرمہ حاکم مقرر کرده شدہ بود در ایام حج قاضی ابن

ابی لیلی و ابن شمرہ ہم آن جا حاضر شدند و درین وقت امام صاحب ہم در مکہ موجود بود بہ عیسی بن
موسی بہ نوشتن یک ورقہ حکومتی ضرورت پیدا شد اول ہر دو قاضی را عرض نوشتن ورقہ اطلاع داد
نوشتہ ہر دو بہ قانون برابر نیامد اگر یکی می نوشت دیگرش غلطی می گرفت و دیگرش کہ می نوشت

دیگرش نقصان پیدامی کرد، بالآخره کاغذ همان قسم ماند هر دو قاضی صاحب پشت راه خود رفتند ناگهان درین وقت امام صاحب ابوحنیفه "عرض کدام کار نزد حاکم حاضر شد، عیسی که امام صاحب را دید خیلی مسرور شد و قصه نوشتن کاغذ و ورقه حکومتی را بیان کرد۔ امام صاحب فرمود این کدام کار مشکل نیست کاتب را طلب کن من بگویم او بنویسد۔ کاتب آمد امام صاحب می گفت اومی نوشت در ساعتی قلیلی تمام ورقه را خلاصه کرده نوشت و به حاکم سپرد و طوریکه خواهش حاکم بود همان قسم نوشته شده بود۔ هیچ جای کمی و نقص نداشت وقتی که امام صاحب از نزد حاکم رخصت شد۔ حاکم هر دو قاضی را خواست و نوشته امام صاحب را به آنها قراءه کرد، هر دو قاضی از اول تا آخر گوش گرفتند هیچ غلطی پیدا نکردند۔ و حاکم گفت این نوشته ابوحنیفه است قاضی ها که یکی به دیگری نظر می کردند حیران و سکوت شدند گویند هنگامیکه هر دو قاضی از دربار عیسی برآمدند به یکدیگر می گفتند۔ اما تری هذا الحائک جاء فی ساعة فکتبه۔

تو این جولا هر را دیدی که در یک دقیقه آمده کاغذ را نوشته است۔ دیگرش گفت جولا هر هم این قسم مضمون نوشته می تواند۔ در موفق ص ۱۴۵ "جولاه عنکیوت را گویند"

ابن خلکان از حضرت عبداللہ ابن مبارک بکواته
خواب ابوحنیفه رح و تعبیر ابن سیرین | رانقل کرده که یک مرتبه امام صاحب خواب دید
 و در خواب می بیند که قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم را باز کرده استخوان های او را جمع می کند صبح که از خواب برخاست بسیار حیران و پریشان بود "واقعا هم که قابل پریشانی و تشویش است"
 فوراً نزد معبر علامه ابن سیرین رفت بدون تعارف با او به بیان کردن خوابش را شروع کرد۔ علامه ابن سیرین تعبیر خواب را این چنین بیان کرد۔ صاحب هذه الرؤیا یتیر علماً لہ
 یسقه الیہ احد قبلہ۔

به این معنی که صاحب این خواب خدمت و نشر دین را به انداز کند که قبل ازین هیچ کس به این مقام نرسیده باشد۔ "وفیات الاعیان و تاریخ بغداد جلد ۱۲ ص ۴۴۵ و خیرات الحسان ص ۲"
 بعد ازین تعبیر ابن سیرین گفت شاید که این خواب را ابوحنیفه رح دیده باشد، امام صاحب گفت جناب من خودم ابوحنیفه هستم، ابن سیرین گفت شانه و طرف راست خود را نشان بده و قلیکه

این سیرین ملاحظه کرد غالباً سیاه را دیده گفت راستی که تو ابوحنیفه هستی بعد ازین گفت تعبیر این خواب زنده کردن و جمع کردن علم است «خدا از تو این خدمت را می گیرد»
 و در حدائق الحنیفه و مناقب کروری ص ۶۵»

کردی از ابو معاذ فضل بن خالد روایت می کند که
علم ابوحنیفه و ضرورت مردم | یک مرتبه نبی صلی اللہ علیہ وسلم را در خواب دیدم
 گفتم جناب درباره علم ابوحنیفه نظر شما چیست نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمود: همراه او این قسم
 علم است که به مردم ضرورت میشود

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ میفرماید که در یک
گرفتاری دزد و عدم وقوع طلاق | خانه دزد آمده همه سامان خانه را جمع کرده

بود که صاحب خانه خبر شد، دزد صاحب خانه را گرفته به زور از او اقراری گرفت که بگو
 اگر من مشهور کردم دزد آمده بود یا براس کسی بگویم که این مرتکب زانیانی کرده است زخم طلاق باشد
 دزد سامان و اشیاء را گرفته همراه خود بر دزدان آن شخص به بازار رفت دید که همگی سامان های
 مسروقه در بازار به فروش رسانیده میشود، لکن از جهت قسم نه دزد را گپ زده میتواند
 دیگر کسی را چیزی می گوید و نه گپ دزدی را می زند. خفه در بازار ایستاد بود سامان های
 خود را در بازار می بیند و درد خود را بهم به کس گفته نمی تواند نزد خود فیصله کرد که با ابوحنیفه
 رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشوره می کنم نزد امام صاحب رفته همه قصه را بیان کرد امام صاحب رحمه
 اللہ علیہ گفت تو برو مؤذن مسجد و چند موی سفید و چند روسرخ قریه و محلمه تان را نزد من روان
 کن آن بے چاره رفت مثل که امام صاحب رحمه اللہ علیہ هدایت داده بود همان قسم کرد اما صاحب
 از مردم پرسید که آیا شامی خوابید که مال مسروقه این بیچاره دوباره برایش تسلیم کرده
 شود، آنها گفتند بلی. امام صاحب رحمه اللہ علیہ گفت همه دزد و بد عمل های قریه را در یک
 خانه یا مسجد جمع کنید باز یکی یکی بیرون بر آرید و این نفر هم در دروازه ایستاد شود وقتی که
 هر دزد را خارج میکند از این نفر پرسید که آیا این دزد تو است؟ اگر دزد او نباشد

گوید که نه این دزد من نیست اگر نفر خارج کرده شده دزد او باشد باز سکوت کند هیچ چیزی نگویید و باز آن نفر را گرفته شود زیرا که آن دزد این است، به این طریقه دزد را هم گرفته شود و طلاق هم نیاید۔

مردم به این گفتار امام صاحب عمل کردند راستی که دزد هم گرفته شد و طلاق هم واقع نشد خداوند به هوشیاری ابوحنیفه تمام مال را به مالک دوباره گرداند۔
 «عقود الجمان ص ۶۹ و لطایف الازکیا»

خداوند به امام صاحب به انداز فهم و دانش
ضحاک انگشت در دهن حیران شد

داده بود که به مجرد رسیدن مسئله راهوری حل می کرد که مخالفین سرسخت او هم در حیرت می افتید بحث های طویل را به الفاظ پر مفهوم و کوتاه جواب می داد، در سیرت النعمان نوشته شده است که ضحاک خارجی در ضحاک پیشوای مشهور خارجی ها بود، در زمان حکومت بنی امیه بر کوفه قابض شد۔

یک مرتبه نزد امام صاحب ابوحنیفه آمده شمشیر را بلند کرده گفت توبه کن امام صاحب گفت از چه چیز توبه کنم ضحاک گفت ازین عقیده خود که حضرت علی را همراه امیر معاویه ثالثی «یعنی در بین شان نفر سوم را به حیث قاضی که در بین این هر دو قضاوت و فیصله کند» قبول کرده بود۔

در حال که او حق بود پس به حیث ثالثی قبول کردن چه ضرورت بود امام صاحب پاسخ داد اگر اراده قتل مراداری دیگر گپ است اگر حق را حق گفتن ضرور باشد بمن اذن بیان و تقریر، بده ضحاک گفت منم با تو مناظره کردن تصمیم دارم۔ امام صاحب گفت اگر این بحث ما و شما فیصله نشد باز چه میشود ضحاک گفت باز ما و تو یک منصف مقرر می کنیم۔ خلاصه اینکه از جمله حامیان ضحاک یک منصف مقرر کرده شد که در بین این هر دو قضاوت کند، امام صاحب گفت همین قسم فعل را حضرت علی را هم کرده بود پس او چه ملامت است ضحاک انگشت خود را به دهن گرفته حیران ماند و مثل گنگ لا بخوابشده از جای خود برخاست و راه خود را گرفت و رفت۔ «عقود الجمان ص ۶۵»

عقل مندی، ہوشمندی، فکر مندی و بہ گپ رسیدن

فیصلہ مملو از حکمت ابو حنیفہؒ

و مشورہ صحیح دادن از صفات خاص امام صاحبؒ

بود محمد انصاریؒ می گفت از ہر حرکت و از ہر قدم ابو حنیفہ عقل مندی و ہوشیاری ہویدامی
گردد، علی بن عاصمؒ می گوید اگر عقل نیم دنیا را در یک طرف ترازو و عقل ابو حنیفہؒ را در دیگر
طرف ترازو نہادہ شود، ہنوز ہم عقل امام صاحب ثقیل می برآید۔

یک مرتبہ در کوفہ عروسی دو پسر یک شخص معتبر بود کہ دول و دمبورہ وغیرہ آورده بود
بسیار عروسی پریشان و شوکت بود، ہمہ مردم شہر را خواستہ بود درین مجلس مسعود بن کدّامؒ و
حسن بن صالحؒ و سفیان ثوریؒ و امام ابو حنیفہؒ را ہم دعوت دادہ شدہ بود یکبار صاحب
خانہ و از خطا از خانہ برآمد و فریاد می کرد کہ در غضب گرفتار شدم، مردم واقعہ را پرسیدند
آن نفر گفت با کدّام پسر کہ عروس شب تیر کردہ او شوہر او نہودہ و نکاح ہمراہ پسر دیگر
بستہ شدہ۔ سفیان ثوری گفت پروا ندارد در زمان امیر معاویہؓ ہم ہمین قسم شدہ بود در نکاح
کدّام فرق نمی آید لکن بہ ہر دو مہر لازم است، مسوز بن کدّام بطرف امام صاحب متوجہ شدہ
گفت شما چہ نظر دارید؟ امام صاحب گفت اگر زوجین نزد من بیایند جواب میدہم، مردم
ہر دو را حاضر کردند، امام صاحب از ہر کدّام جدا جدا پرسید کہ با کدّام کسی کہ بیگاہ نکاح تو شدہ
اورا قبول داری ہر دو گفتند بلی قبول داریم۔ امام صاحب گفت ہر کدّام شما۔ عروس خود
را طلاق دادہ باز نیکہ شب را گذرانندہ است نکاح کند۔

ابن مبارکؒ می فرماید یکتفر نزد امام صاحب آمد در بارہ

از روشن دان تا دیوار

گفت دیوار از تو ست روشن دان مانده می توانی اما خانہ ہمسایہ را نظر کردہ نمی توانی در شریعی

منع است، ہمسایہ این شخص کہ از مسئلہ روشن دان آگاہی پیدا کرد نزد قاضی ابن ابی یسلی رفتہ

مسئلہ روشن دان را پیش کرد، ابن ابی یسلی آن نظر از روشن دان ماندن منع کرد آن شخص

دوبارہ نزد امام صاحب آمدہ از حکم قاضی ابن ابی یسلی اورا خبر داد امام صاحب گفت اکنون

در دیوار خود یک دروازہ بساز وقتی کہ آن ہمسایہ از دروازہ گذاشتن خبر شد، باز نزد قاضی

رفت قاضی این شخص را از دروازه نهادن هم منع کرد، باز نزد امام صاحب آمده گفت قاضی از دروازه هم مرا منع کرد امام صاحب گفت برادر من تمام دیوار تو چنانند از قیمت دارد آن شخص گفت سه دینار امام صاحب فرمود همین سه دینار را من میدهم تو برو دیوار را از بیخ خراب کن و فینکه آن شخص به سخن امام صاحب عمل را شروع کرد همسایه آمده منع کرده باز نزد قاضی رفت قاضی گفت تو هم عجب انسان هستی او که دیوار خود را خراب می کند بوجه دیوار از او هست هر کاری که می کنی دارد و قاضی گفت دیوار تو دست برود هر چیزی که میکنی اختیار داری آن نفر گفت قاضی صاحب مرا از همه کارماندی نسبت به این بروشندان بمن آسان بود قاضی گفت من چه کنم تو نزد نفر رفته بودی که او غلطی و خطای مرا فاش می کند اکنون خطای من ظاهر شد ازین زیاد فضیحت می شود در عقود الجمان ص ۲۰۴

ابن مبارک می فرماید من یک مرتبه از امام صاحب پرسیدم که از یک نفر تقسیم یک درهم | دو درهم و از دیگر نفر یک درهم یک جا خلط شد و از آن جمله دو درهم مفقود گردید و فهمیده نمی شود که کدام دو درهم گم شده است و این یک درهم که باقی مانده چه قسم تقسیم میشود؟ امام ابو حنیفه پاسخ داد که این یک درهم را سه حصه کنید دو حصه را به صاحب دو درهم و یک حصه را به صاحب یک درهم بدهید، ابن مبارک گوید که بعد ازین نزد ابن شبرمه رفتم و از او هم همین مسئله را پرسیدم، ابن شبرمه گفت تو از دیگر کس هم این مسئله را پرسیده یانه؟ گفتم بلی صاحب از ابو حنیفه پرسیدم و همه سخن امام صاحب را بیان کردم ابن شبرمه گفت ابو حنیفه در پاسخ غلط شده جوابش صحیح نیست و او این پاسخ را برام ارائه فرمود دو درهم که گم شده حتماً یکی آن از نفریست که دو درهم داشت اکنون یک درهم مانده از هر دو نفر است معلوم نیست که درهم کدام نفر مفقود گردیده بناءً بر دو در نقصان شریک اند پس یک درهم که باقی مانده است نیم نیم به هر دو تقسیم گردد ابن مبارک گوید که این مسئله بسیار خوشم آمد بعداً که با ابو حنیفه مشورت و برخاست کردم عقل آن از عقل نیم دنیا زیاد و ثقیل معلوم میشد امام صاحب بمن گفت تو با ابن شبرمه ملاقات کرده؟ و در جواب تو گفته که یک درهم باقی را نیم نیم درهم گردد؟ من گفتم بلی صاحب امام صاحب

گفت این یقین است که سه درهم مخلوط شده -

در هر درهم شراکت هر دو شخص آمده است نظریکه دو درهم داشت به او دو حصه و شخصی که یکدو درهم داشت به او یک حصه داده شود، اصلاً اختلاف ابن شبرمه و امام صاحب در اصول است، امام صاحب می فرماید چند چیزیکه مخلوط شد و فرق اش مشکل بود آن را به مثل مال شریکی تقسیم کرده میشود و این را در عربی در شریکتہ علی الشیوع، گویند که تقسیم آن واجب است بناءً یک درهم به سه حصه تقسیم گردد دو حصه به صاحب دو درهم و یک حصه به صاحب یکدو درهم داده شود و ابن شبرمه می گوید که اگر مال با هم خلط شد و فرق کردنش مشکل شد درین صورت شریکت لازم نمی گردد بناءً از سه درهم که یکی آن مفقود شده است حتماً یکی آن از صاحب دو درهم است اکنون از هر کدام یک یک درهم باقیمانده است، پس راه بهتر همین است که نیم نیم تقسیم گردد -

گویند که یکنفر نزد امام صاحب آمده عرض کرد که همسایه ام در حویلی اش چاه کنده است و او در جای است که **تدبیر ابو حنیفه در باره چاه** خطر سقوط دیوار من است؛ امام صاحب فرمود در حویلی خود در استواء چاه یک جو بچه بکش آن شخص همین فعل را کرد سر انجام همین بود که چند روز بعد چاه خشک شد و مالک از چاه بی غم شد -
در ابو حنیفه از زهره حصه دوم -

حقیقت هم همین است که به سبب شکایت نقصان به همسایه از جرم اخلاقی است پس لازم است که انسان طوری تدبیر بنجد که هم سدر راه مقابل شود و هم مسئله به دعوا و قضاء نرود و این قسم کار را حیل و تدبیری گویند که مردم از ایذاء محفوظ بماند

روزی ابن هبیره یک انگشتری را به امام صاحب نشان داد که در نگین **عطاء من عند اللہ** او نوشته بود عطاء من عند اللہ و گفت این انگشتری خیلی قیمت

بها داشت و در کاغذ مهر زدن به این مناسب نیست اول اینکه درین نام نوشته است دوم اینکه در دفاتر هم منظور نمی گردد این را چه کنم امام صاحب فرمود در اول بن که رب است سر آن را جمع کرده شود (م) جور شود و نقطه د بعد، را از بالا اگر داینده شود بجای عطاء من عند اللہ

و عطاء من عند اللہ مجبوری شود امام صاحب را از فکر تیزش قاضی نوازش کرده با او تعلقات
دوستی خود را افزون نمود در عقود الجمان ص ۲۸،

یک شخص قسم "سوگند" یاد کرد که من در روز رمضان با زن خود
قسم جماع در ماه رمضان | جماع می کنم اکنون اگر جماع کند کفاره زوزه و گناه و سزا
افزون می گردد اگر این فعل را نکند گنہگار میشود بناءً نزد بسیار علماء و رفت بیچ کسی جواب نداد
و بالآخره نزد امام صاحب آمد و قضیه را بیان کرد امام صاحب فوراً جواب داد که سیافر بجا فیطوھا
نھارا فی رمضان یعنی با خانم خود سفر کند و در سفر با او جماع کند زیرا که در سفر به مسافر روزه
رضخت است۔ در عقود الجمان ص ۲۶،

اسماعیل بن حماد کہ نواسرہ امام صاحب است روایت
اثر نام در کار ہم ظاہر میشود | می کند کہ بایک ہمسایہ شیعہ داشتیم بہ اندازہ صاحبہ
کرام رضی بعض وعداوت داشت کہ نام دو خچر خود یکی را بنام ابو بکر و دیگر را عمر نام نہادہ بود
"والعیاذ باللہ" یکروز یکی از آن خچر با آن نفر را یک لگد زد کہ وفات کرد این سنن بہ امام
صاحب رسید امام صاحب فرمود شمار برید واقعہ را برسی کنید آن را آن خچر لگد زدہ کہ عمر نام
نہادہ بود زیرا کہ اثر نام در کار ہم ظاہر می گردد خداوند چہ در نام عمر رضی عزت نہادہ بود ظالم
بہ لگد خچر مردار و بی عزت شد "در خسر الدنیا و الآخرہ" و قتیکہ مردم تحقیق کردند ہمان گپ
امام صاحب راست بود کہ اورا ہمان خچر مردار کردہ بود کہ عمر نام ماندہ بود۔
در عقود الجمان ص ۲۸،

محمد بن ابراہیم الفقی روایت می کند کہ روزی
قیاس دل چسب ابو حنیفہ رضی | امام صاحب با یاران خود در مسجد نشسته بود

کہ یک نفر از پیشروی این ہا عبور کرد و قتیکہ دیدند امام صاحب گفت۔

(۱) این شخص مسافر است۔ (۲) در حبیب اش شریفی ہم موجود است۔

(۳) بہ خیال من این شخص استاد اطفال ہم است۔

یکی از شاگردان امام صاحب پرخواست کہ معلومات کند حقیقت ہم ہمین بود کہ آن نفر

مسافر و در جیش کشمش و در کجای استاد اطفال بود حاضرین از امام صاحب پرسیدند که شما چگونه این سه سخن را درک کردید، امام صاحب پاسخ داد که این شخص روان بود و هر طرف را تیز تیز نظر می کرد مسافر که باشد هم چنین می کند در اطراف حبیب او مگس می گشت فهمیدم که شریعتی دارد، نسبت به بزرگان اطفال را بسیار نظری کرد فهمیدم که استاد اطفال است «عقود الجمان ص ۲۵»

در بین مردم مشهور است که علم صرف را از همه قبل ابو عثمان بکر المازنی

ماه علم صرف

در که در سنه ۲۲۸ هـ وفات کرده، ترتیب و شکل کتابی داده بود

قبل ازین به حدیث فتن علیمره شمرده نمی شد اما در نحو سخن های صرف را و قانون صرف را بیان کرده میشد در کشف الظنون ج ۱ ص ۲۸۸ و مفتاح السعادة ج ۱ ص ۱۱۳

اما بعد از تحقیق معلوم گردیده که بانی علم صرف ابو عثمان نیست بلکه یقین قبل از ابو عثمان

امام صاحب بنیاد علم صرف را وضع کرده بود با وصف ترتیب فقه امام صاحب از همه قبل یک

رساله در علم صرف نوشته است که «المقصود» نام دارد که بسیار مختصر اما خیلی مفید و فایده

مند است در مجمع المطبوعات العربیه، تا کاین رساله سه مرتبه ذکر گردیده است و در هر سه

مرتبه نسبت «المقصود» به امام صاحب شده است «مجمع المطبوعات ج ۲ ص ۳۰۴ ج ۸ ص ۳۰۳»

استاد جامعه اظهر جناب احمد سعید رساله المقصود را با سه شرح چاپ کرده است

۱- المطلوب: که شارح معلوم نیست اما از مقدمه کتاب معلوم می گردد که از سنه ۹۵۲ هـ

قبل نوشته شده است که شارح شاگرد یا کدام متعلقین امام صاحب میباشد.

۲- امان الانتظار: که نام مصنف نورالدین محمد بن بصری است این شرح در سال ۹۰

به نشر رسیده است و به تاکید ذکر کرده است که مصنف المقصود امام صاحب است.

۳- روح الشروح: که مصنف این استاد عیسی بیروی است.

قبل از امام صاحب تابعین رحمهم الله تعالی علیهم مسائل فقه

علم فقه به شکل دستور

را استخراج کرده و کار اجتهاد و علم حدیث را ضروری می پندار

شستند بسیار مسایل فقهی جمع گردیده بود اما نه این را ترتیب فقهی داده شده بود و نه این

را درجه فنی داده شده بود استاد امام صاحب ابو حنیفه که حماد است بعد از وفاتش زمانه

آمد که آبادی زیاد شد از جهت تبدیلی زمانه و گردش ایام و معلومات کثیر در عبادات و معاملات مسائل کثیری عارض می گردید که هر روز صد بانفرازاها ی قرب و بعد نزد امام صاحب آمده استفتاء خواسته جواب گرفته می رفتند چونکه این کار کار یکینفر بنوده به یک دار لاقاء یا دار لقضاء بزرگ ضرورت داشت و طبیعت امام صاحب به همین قسم کارها تصادف نموده من حیث یک مجتهد دقانون دان بود از جهت شوق و ذوق خود تدوین و مرتب و شکل کتابی دادن این فن را بدوش گرفت و قتیکه در حجاز باقاده بصری مناظره کرد این تقسیم خود را قاطعی تر ساخت که باید علماء و فقهاء در باره کدام فتنه که در آینده احتمال وقوع را دارد قبل از رویداد شدنش معالجه او را سمجیده و آمادگی بگیرند چونکه مرتب کردن دستور یا قانون اسلامی یک امر مهم بود فکر و احتیاط زیاد بکار داشت بناءً امام صاحب بطایفه تدوین این نظام یا قانون یک کمیته مشورتی که مشتمل از ۴۰ رکن بود ساخته کوفه را بحیث مقام صدارت انتخاب نمودند - و هر نفر این کمیته بدرجه اجتهاد و صاحب صلاحیت و منصب قضا رسیده بودند از جمله ده نفر طوری بود که استاد قاضی ها بودند مثلاً امام محمد در علم و ادب لسان عربی بدرجه کمال رسیده بود و قاضی بن معین استاد مسلم علم و ادب بود و در استخراج مسائل امام زفر فرید بود قاضی ابی یوسف داود طائی و یحیی و عبداللہ بن مبارک و حفص بن غیاث در روایات و احادیث بدرجه کمال رسیده استاد های مسلم بودند علاوه ازین کمیته یک شورای ۱۲ نفری دیگر هم بود که در آخر بالائے هر مسله غور نموده تایید کرده به تصویب می رساندند سرپرستی این هر دو کمیته بدوش امام صاحب بود که زیر نگرانی او علماء و فقهاء و مجتهدین تا ۲۰ سال کم و بیش در تدوین فقه یا دستور اسلامی مصروف کار بودند که از ۱۲۱۰ هـ تا ۱۲۵۰ هـ این کار جاری بوده یکی از کارنامه هائے نافرمانش شدنی امام صاحب و یارانش میباشد در باره تدوین فقه اولین بار امام صاحب پاخته جد و جهد کرده است زیرا که این کار در نظر مردم در اوائل ابیست بیش نداشت و بالاخره زمان شد که هر فقهی و مجتهد فقه خود را به طرز قانون مدونه امام صاحب تدوین می کرد و این کار نامه یک نفر نه بلکه سعی و تلاش و کوشش ۴۰ نفر عالم و مجتهد و فقهی است که امروز بنام فقه حنفی در جهان مشهور است و این اعزاز هم صرف به فقه حنفی حاصل است و پس پس مسلک حنفی گویا یک مسلک «شوری» است -

در کمیته شوری بالای هر مسئله ۳ سه روز بحث و غور کرده باز مسئله را تصویب می کردند تا که سه روز بحث نمی شد و مسئله بنجیده غلبیل نمی شد امام صاحب اذن نوشتن را نمی داد، هر فرد شوری را می خود را آزادانه بیان می کردند و در باره بحث و غور می کردند باز آن تصویب می نمودند اهل شوری به انداز برایشان آزادی کامل داده شده بود که -

اگر مکتب از خارج می آمد در نظر او نفرهای شوری بسیار بی ادب معلوم می گردیدند از جهت که در بین خود آزاد و بی تکلف بودند و روی یک مسئله یکماه هم بحث می کردند امام صاحب می گفت شما این مردم "یعنی اهل شوری" را آزاد بگذارید زیرا که من برای این ها اجازه بی تکلفی را داده ام تا که روی مسائل آزادانه بحث کنند تا ۳۰ سال این کار مسلسل جاری بود، امروز آن قانون مرتب شده بنام "کتاب فقه حنفی" یاد می گردد بعد از تدوین ۸ هزار دفعات در این قانون اسلامی موجود است - فقه حنفی از لحاظ قانون در برگیرنده همه شعبه های زندگی است این هم علت جامعیت این فقه است که چهار گوشه دنیا از این فقه خود - مستفید می بسازند و در عدالت ها و حکومتها موجودیت دستور فقه حنفی لازمت این نظام حکومت است که علماء و قاضی ها منشی ها، و والی ها از این فقه بهره مند گردیدند و خود را مستفید ساختند کتب مدونه فقه حنفی به این ترتیب است -

۱- جامع میختر: این کتاب را امام محمد به روایت خود و امام ابی یوسف مرتب کرده است که چهل شرح بالای این نوشته شده است -

۲- جامع کبیر: که نسبت به جامع صغیر مسائل زیاد دارد بجز از اقوال امام صاحب اقوال ابی یوسف و زفر هم موجود است که این کتاب را هم امام محمد تصنیف کرده است و این آن کتابست که یک نفرانی مطالعه کرده فوراً ایمان آورده گفت امام محمد خورد مسلمان ها که این قسم است محمد کلانشان چه قسم بوده

۳- مبسوط: این اولین کتاب مصنفه امام محمد است -

۴- زیادات: این مجموعه مسایلی است که از جامع صغیر و جامع کبیر مانده بود -

۵- السیر الصغیر: این کتاب از حکومت سیاست و در مسایل جهاد بحث می کند -

۶- السیر البکیر: این آخرین کتاب مصنفه امام محمد است -

ابوالفضل محمد بن احمد مروزی ملقب به حاکم شهید از کتب ظاہر الروایت یک انداز مسایل را جمع کرده کتاب نوشته بنام "کافی" که بالای این کتاب مشتمل به ۲۰ جلد امام سرخسی شرح نوشته است و نام آنرا هم بسوط نهاده و به بسوط مشهور است -

در نوادرات "بجز از کتب مافوق دیگر کتب مصنفه امام محمد را نوادرات گویند که

۱- کیانیات ۲- جرجانیات ۳- ہارونیات

امالی امام محمد و نوادرات این رستم وغیره شامل است: بجز ازین کتب، کتب امام ابویوسف^{سفا} مثلاً کتاب الآثار کتاب الحج موطاء امام محمد وغیره در نوادرات حساب می آید کہ ازین کتب مذکورہ خواہند شد محمد ہمد و دنیا و حکومت ہذا از آئین تیار کردہ شاگردان امام صاحب^{بہرہ مند گردیدند} اکنون باقی ماند این بحث کہ مرتبہ امام صاحب و مقام امام صاحب

امام اعظم و علم حدیث در علم حدیث بہ کدام انداز است این واقعہ پوشیدہ نیست و از نظر مردم غائب نیست کہ بنیاد فقہ صرف بہ قرآن و قیاس تہداب گذاری نمی گردد تا کہ علم حدیث معاونت نکند، شاگردان امام ابوحنیفہ^{رح} کدام روایات را کہ بنام "مسند ابی حنیفہ" جمع و تدوین کردند، شمارش بہ پانزدہ صد میرسد باز علامہ غارزی این ہمہ مرویات را یکجا جمع کردہ بنام "جامع مسانید الامام الاعظم" مرتب کرد، شاگرد بزرگ امام صاحب ابویوسف در کتاب الآثار تمام مرویات امام صاحب را نقل کردہ است استاذہ امام صاحب در حدیث بہ ۴ ہزار بالغ می گردد -

اشخاصیکہ در جمع و تدوین مسانید امام صاحب سہیم شدند در قطنی و ابن شاین ۲ بن عقدہ و امثالہم شان شامل اند اگر شخصی در کتب معتبر حنفی شرح معانی الآثار امام طحاوی^{رح} و احکام القرآن ابوبکر جصاص و البسوط سرخسی را مطالعہ کند بازمی داند کہ امام ابوحنیفہ در علم حدیث بہ چه انداز مہارت داشتہ و ماہر بودہ امام ابوحنیفہ چہار ہزار حدیث روایت کردہ است دو ہزار را از امام حاد^{رح} و دو ہزار را از دیگر بزرگان امیر زمان می گوید بدون شک و شبہہ تمام مسند احادیث صحیحہ کہ از نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت است کہ تکرار نہ شدہ باشد چہار ہزار و چہار

صداست «توضیح الافکار ص ۶۲» و این چهار هزار روایات امام صاحب طوری است که تکرار نیست و نه واسطه و نه طرق اسانید شمرده شده است و اگر این را حساب و شمار کنیم به ۷۰ هزار بالغ می گردد۔

در باره احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم
مسک ابو حنیفہ در معاملہ سند حدیث امام ابو حنیفہ کد ام طرز و معاملہ کہ دارد

بزبان خود این چنین بیان کرده است من وقتیکہ یک حکم را در کتاب اللہ پیدا کنم آن را اخذ مینمایم اگر در کتاب اللہ پیدا نکردم باز آن را در سنت و آثار صحیح رسول صلی اللہ علیہ وسلم تلاش میکنم آن کہ بہ توسط ثقات مروی باشد اگر در این ہر دو پیدا نکردم باز من پیروی از اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم میکنم اگر کد ام مسئلہ کہ در بین آنها مختلف فیہ بود باز اختیار من است کہ بکدام قول آنها عمل میکنم و کد ام قول را ترجیح میدہم لکن بدون اقوال آنها قول دیگر را قبول نمیکنم وقتیکہ معاملہ بہ ابراہیم و شعبی و ابن سیرین و حسن عطاء و سعید بن المسیب یا علاوہ ازین ہابہ دیگر عالم رسید باز فرمود۔

فقوم اجتهدوا فاجتهد كما اجتهدوا له یعنی طوریکہ آنها اجتہاد کردند
 من ہم اجتہاد میکنم۔ اما در بعض روایات الفاظ کمتر تبدیل است۔
 وما جاء من غیر ہم فہم رجال ونحن رجال یعنی بجز از اصحاب
 معاملہ قول دیگر بیاید آنها ہم مرد ہا ہستند ما ہم مردیم «بہ این معنی طوریکہ بہ آنها حق اجتہاد است
 بہ ما ہم است»

و اذا جاءنا عن التابعین زاحمنا ہم۔ وقتیکہ اقوال تابعین بیاید در آن
 نظر علمی میکنیم؛ وما جاءنا عن غیر ہم اخذنا و ترکنا۔ بجز از اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم

۱۔ بغداد للخطیب ج ۱۳ ص ۲۶۸ مناقب موفق و مناقب زہبی ص ۲

۲۔ میزان ج ۱ و خیرات الحسان ص ۲۷۲۔ الانسقاء ص ۱۲۲ و الجواہر المفیہ ج ۲ ص ۲۲۹

۳۔ ذیل الجواہر ج ۲ ص ۲۲۹

دیگران را اخذ هم میکنیم و ترک هم میکنیم -

وما جاءنا عن الصحابة فعلی الرأس والعیین وما جاءنا عن التابعین
فهم رجال ونحن رجال - یعنی کدام اقوال که از صحابه رضی الله عنهم رسیده است به سر و جان قبول داریم
اما از غیر صحابه رضی الله عنهم آنها هم رجال اند و ما هم مرد هستیم -

یک مرتبه کسی بالای امام صاحب اعتراض کرد که تویاس را از نص قرآنی افضل میدانن اما صاحب
رحمة الله علیه پاسخ داد که -

قسم بخدا که آن شخص دروغ گفت و بمن تهمت کرد کسی که این را گفته تویاس را به نص بهتر
میدانی آیا در عین موجودیت نص به قیاس هم ضرورت میماند « مفتاح السعادة جلد ۲ ص ۶۷ »
خلیفه ابو جعفر منصور یک مرتبه به امام صاحب خط نوشت که من شنیدم تویاس را از حدیث
بلند و برتر میدانی ، امام صاحب در پاسخش نوشت -

امیر المؤمنین : کدام سخن که بشمار رسیده است صحیح نیست من قبل از همه به کتاب الله عمل
می نمایم باز به سنت رسول صلی الله علیه وسلم باز به فیصله ابوبکر صدیق رضی الله عنه باز به فیصله
عثمان رضی الله عنه باز به فیصله علی رضی الله عنه و باقی به فیصله های اصحاب کرام عمل می کنم و کدام مسئله که در بین اصحاب
اختلافی باشد باز از قیاس کار میگیرم - « کتاب المیزان جلد ۱ ص ۶۲ »

علامه ابن حزم می فرماید - همه یاران ابوحنیفه متفق اند که کدام حدیث ضعیف هم پیدا میشد
در مقابل او قیاس را ترک می کرد و به آن حدیث عمل می نمود و حدیث ضعیف آنرا گویند که سندش
قوی نباشد و گمان برده شود که این قول رسول صلی الله علیه وسلم است « کتاب المیزان جلد ۱ ص ۶۳ »

امام اعظم ابوحنیفه
رحمة الله تعالى علیه

شماره تابعیت امام ابوحنیفه و ملاقات و روایتش از صحابه رضی الله عنهم

تابعی بود در سال ۸۵ هجری چشم به دنیا باز کرده بود و این آن زمانه بود که در کوفه تقریباً ۲۰ صحابه رضی الله عنهم
بود باز هم خطیب بغدادی و سطلانی میانی ابن حجر عسقلانی مورقطنی و ابن حجر مکی به این نظر اند که امام ابوحنیفه
با حضرت انس رضی الله عنه که صحابه جلیل القدر است ملاقات کرده است -

ملا علی قاری در شرح نخبه در تعریف تابعی می نویسد و هو من

لقی الصحابی هذا هو المختار: تابعی آن را گویند که با صحابه ملاقات کرده باشد و این نیک بختی به امام صاحب نصیب گردیده است و باز هم محدثان این بشارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم می گردود.

طوبی لمن رانی وامن بی ولسن یمن لانی مشرود است به آن کسی که در عین ایمان مرادید و مبارک است به آن آشنا صیغه در عین ایمان آنان را دید که مرادیده بودند. امام صاحب در زندگی خود ۵۵ مرتبه حج کرده بود که کم از کم ۱۵ حج خود را در زمان صحابه مشهور ابو الطیفیل رضی الله عنه کرده بود این صحابه جلیل الشان باشند مگر بود که در سنه ۱۰ دارقانی را ترک گفته به لقاء اللہ شتافت ازین معلوم گردید که امام صاحب ۱۵ مرتبه از کوفه به مکه رفته است جای تعجب است در همین ۱۵ مرتبه یک دفعه با ابو الطیفیل رضی الله عنه ملاقات نموده باشد و در حالیکه امام صاحب از مشرود مذکور رسول با خبر هم بود و در عین حیات یک صحابه ملاقات به او آسان هم بود پس چگونه امام صاحب ازین سعادت دارین نعمت عظمی که سهل الحصول هم بود خود را محروم کرده یک مرتبه با ابو الطیفیل دیدن نکرده باشد.

قطع نظر ازین زمانیکه امام صاحب هفت ساله بود در آن زمان در شهر کوفه حضرت عمرو بن حریث رضی الله عنه و حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی الله عنه حیات بودند پس امام صاحب را پدر بزرگوارش طبق دستور سابق خانما نزد آن صحابه کرام رضی الله عنهم حاضر کرده است تا که اللہ تعالی در عمر او به دعاء آنها برکت بیافزاید دیدن امام صاحب صحابه را یقینی است و درین باره علماء بزرگ متفق اند با وصف متفق بودن علماء و ائمہ حدیث متفق است که امام صاحب را تابعی نمی دانند و در تبعی قاصر و تعصب فاتر مبتلا است اما بعضی ها گویند که از جهت خورد سالی امام صاحب روایت نکرده است لکن در دیدن صحابه و ملاقات با صحابه تشکی نیست.

«جامع بیان العلم»
می نویسد امام صاحب

اولین حج امام صاحب و ملاقاتش با عبداللہ بن حارث رضی الله عنه

در سنه ۶۹ هجری اولین حج را کرده است و در همین سال با یکی از صحابه جلیل القدر رسول حضرت عبداللہ بن حارث رضی الله عنه ملاقات کرده است و شاگردی او نصیب امام صاحب گردیده است در همین ملاقات امام صاحب از حضرت عبداللہ رضی الله عنه این حدیث را شنیده است من تفتة فی الدین کناه اللہ ہدہ و رزقہ من حیث لا یحتسب. کیسه تفتہ در دین حاصل کند کافی است خداوند نعم او را

در رزق میدهد او را از جای که گمان هم نمی برد۔ امام صاحب در کوفه بیچ صحابه و تابعی نبوده که با او ملاقات نموده باشد و لذا چیزی اخذ نموده باشد۔ علامه خوارزمی میفرماید۔

اتفق العلماء على انه روى عن اصحاب رسول صلى الله عليه وسلم لكنهم اختلفوا في عدد هم۔ یعنی علماء به این متفق اند که ابوحنیفه[ؒ] از صحابه روایت کرده است لکن در عدد آن اختلاف دارند۔

« حدائق الحنفية ملخصاً و تليق النظام ص ۱۰۰ »

محدث کبیر حضرت عبداللہ ابن مبارک در شعرش چنین فرموده۔

كفى نعمان فخراً ما رواه من الاخبار عن غير الصحابه

ترجمہ: بہ نعمان از روی فخر این سخن کافی است کہ از صحابه جلیل القدر روایت کرده است۔

امام صاحب کد ام روایات کہ از صحابه کرام رضاً نقل کرده است آنرا ابو مشعر عبدالکریم بن عبدالصمد شافعی[ؒ]، و علامہ جلال الدین سیوطی[ؒ] در جداول رسالہ جمع و مرتب نموده اند کہ رسالہ سیوطی « تبیض الصیحفہ » نام دارد۔

در صحیح المسلم حضرت ابو ہریرہ
از نبی صلی اللہ علیہ وسلم این الفاظ

بشارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم و امام اعظم[ؒ]

را روایت کرده است۔

عن ابی ہریرۃ قال کنا جلوساً عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزلت علیہ سورۃ الجمعة فلما قراءوا آخرین منهم لما یلحقوا بهم قالوا من هؤلاء یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یراجعه النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی سألہ مرۃ او مرتین او ثلاثاً وینا سلمان الفارسی قال فوضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی سلمان ثم قال لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجل اورجال من هؤلاء۔

یعنی از حضرت ابو ہریرہ[ؓ] روایت است کہ ما در مجلس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشسته بودیم کہ سورہ جمود نازل گردید و وقتیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم این آیه را قرائت کردند۔

«وآخرین منهم لما يلحقوا بهم» یک کس پر سید یا رسول اللہ آن مردم که تا ہنوز بہ مالمق نہ شدہ اند و مانند برہ ایم کیستند۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چیزی نگفت حتی کہ دوسرہ مرتبہ پر سیدہ شد باز نبی صلی اللہ علیہ وسلم دست مبارک خود را در شانہ حضرت سلمان فارسی نہادہ گفت اگر ایمان در شریا ہم می بود بعض نفرہای این حتما پیدا می کرد۔ نظر بہ ہمین قول رسول علامہ جلال الدین سیوطی و ابن حجر مکی فرمودہ اند کہ مصداق مکمل این قول رسول حضرت امام ابو حنیفہ است۔

امام سیوطی بجز از روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایات ابو نعیم طبرانی، شیرازی و صحیح بخاری را ہم بہ فضیلت امام ابو حنیفہ حمل کردہ است و این سخن از کسی پوشیدہ و پنهان نیست کہ در اہل فارس بجز از امام ابو حنیفہ در این قسم شخص گذشتہ باشد کہ نسبت بہ امام صاحب علم را زیاد نشر و گسترش دادہ باشد۔ و اگر در احادیث بہ دقت غور کردہ شود مصداقش امام ابو حنیفہ برابر میآید اول: این مژدہ بہ اہل فارس است و بہ ہنگی ہویدا است کہ نہ در ائمہ اربعہ و نہ در ائمہ حدیث در ابنا د فارس بجز از امام صاحب کسی گذشتہ باشد مثل امام ابو حنیفہ بناءً مصداق این احادیث امام صاحب شدہ۔ میتوانند مسلم جلد ۲ ص ۳۰۲ «

امام مالک و امام شافعی بالاتفاق عربی اند و امام احمد باشندہ مرو است کہ مرو وطنی است و خراسان امام بخاری و امام ترمذی باشندگان بخاری و ترمذ بودند کہ بخاری و ترمذ در توران است و امام مسلم باشندہ نیشاپور و وطن است و خراسان و امام ابو داؤد باشندہ سیستان است کہ سیستان بہ قندہار نزدیک است و امام نسائی از شہر نسا است کہ نسا شہر است در خراسان و امام ابن ماجہ باشندہ شہر قزوین بود کہ قزوین در عراق است و ابن ماجہ باشندہ عجم بود پس بدون شک و شبہہ مصداق این احادیث امام ابو حنیفہ است زیرا کہ باشندہ فارسی بود و درین جا جیلہ و حوالہ چہ ضرور است کہ ما مراد از فارسی مطلق عجم را بگیریم طوریکہ مصنف «اتحاف النبلاء» رفتار نامناسب کردہ است، «و قینکہ مصداق حدیث امام اعظم ابو حنیفہ شدہ میتواند و از اہل و ابنا د فارس بودہ و باشندہ فارس بودہ پس ضرورت بہ جیلہ و حوالہ نامند»

دوم، اگر به مضمون حدیث نظر اندازی و غور کنیم به این حقیقت میرسیم که درین اشاره به شخص است که با وصف پابندی به سنت رسول باصحابه ملاقات کرده باشد و این سخن ظاہر است که در اہل فارس بعد از سلمان فارسی بجز امام صاحب و تلامیذہ او کہ در زمان خود ممتاز بودند دیگر شخص نبوده کہ باصحابه یا تابعین ملاقات کرده باشد۔

آنانکہ ائمہ اربعہ و امامان صحاح ستہ را در مفهوم این حدیث 'مسلم' با ابوحنیفہ شریکی دانند ہرگز ثابت کردہ نمی توانند کہ ائمہ اربعہ و صاحبان صحاح ستہ صحابہ را نہ کہ تابعین را دیدہ باشند اگر فرضاً سخن آنها را برای لحظہ قبول کنیم کہ در مفهوم این حدیث ائمہ اربعہ و امامان صحاح ستہ شامل باشند باز ہم امام ابوحنیفہ از ہمہ اولتر و مقدم میاید دیگران در عقب و افضل للمتقدم۔

سوم: اینکه در روایت صحیح مسلم یک روایت بہ این الفاظ نقل شدہ است۔

لو كان الدين عند الثريا لذهب به رجل من ابناء فارس حتى تناوله

یعنی: اگر دین در شریاہم باشد یکی از ابناء فارس رفتہ آن را بدست آورد۔

در حدیث لفظ تناول آمدہ بہ این اشارہ است کہ آن شخص مجتہد می باشد و علم و اجتهاد او

از معاملہ دینی و مسائل شرعی ملو می باشد و علم و اجتهاد او از ہر عیب منزہ و پاک می باشد زیرا کہ بہ مغز مشک رسیدن و بہ جز جز مسئلہ نظر انداختن کار مجتہد است نہ از دیگران۔

و این یک حقیقت واضح است کہ این اعزاز و فضیلت بہ جز ازین ۴ امام بہ دیگران نصیب

نشده است «امام ابوحنیفہ» امام شافعی، امام مالک، امام احمد، بجز ازین ہا دیگر کس نیست کہ بہ آن اجماع شدہ باشد و مذہب او مبنی آئیہ قرآنی و احادیث نبوی باشد و مذہبش را مردم پذیرفتہ باشد۔ و در ائمہ اربعہ امام صاحب در زمانہ اجتهاد و تدوین فقہ مقدم است بلکہ را ہنما است پس صرف امام صاحب است کہ با تلامیذہ اش مصداق این حدیث شدہ میتواند۔

چونکہ در حدیث صیغہ جمع یعنی رجال و صیغہ واحد ہم یعنی رجل آمدہ است محدثین در صیغہ

جمع بہ وضاحت امام ابوحنیفہ و یارانش را و در صیغہ مفرد صرف امام صاحب را مراد گرفتند پس ازین جا ثابت گردید کہ شاگردان او نسبت بہ دیگران امتیاز دارند۔

چهارم: سلمان فارسی ^{رض} از طبقه خیر القرون یعنی از اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم است و امام ابوحنیفہ ہم از طبقه خیر القرون یعنی از جمله تابعین است پس در باره ہر دو طبقه نبی صلی اللہ علیہ وسلم گواہی و شہادت بہ خیر داده است بخلاف دیگر ائمہ کہ از جمله تابعین نیست و در باره زمانہ آنها نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمودہ اند ^{ثم} نظیر الکذب ^{در} حدائق الحنیفہ ^{طحا} ص ۷۷

اعجاز صداقت محمدی ^۱

امام ابوحنیفہ ^{رض} یکطرف از جهت پیشگونی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہم دلیل ختم النبوت است و ہم معجزه پیغمبری در خیرات

الحسان از علامہ ابن حجر ہیشمی ^{رض} مروی است -

فیدہ معجزه ظاہرہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبر بما سيقع له
یعنی - درین معجزه ظاہر است کہ قبل از آمدن یک چیز بہ او اطلاع میدہد -
امام طحاوی ^{رض} میفرماید -

ان اباحنیفۃ النعمان من اعظم المعجزات بعد القرآن ^۲
یعنی - بعد از قرآن ابوحنیفہ نعمان معجزه بزرگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم است -

اشعار ابن مبارک در نشان امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

بالاتفاق تام مؤرخین
می نویسند کہ محدث اعظم
عبداللہ ابن مبارک در چہار گوشہ دنیا بہ خاطر دریافت حدیث گشته و لکہا رویہ درین مسافری
خود بخترج رسانندہ است و از ہر کدام محدث خیر القرون حدیث را اخذ کردہ است و قتیکہ بہ امام
صاحب رسید تا وقت مرگش از او جدا نہ شد ہنگامیکہ امام صاحب از دنیا رحلت کردند بر قبر او
ایستادہ بہ آواز بلند و فریادی گفت ابراہیم نخی و حماد رحلت کرد از خود خلیفہ گذاشت خدا بر تو
رحم کند تو کسی را خلیفہ نگذاشتی و بعد از گفتن این الفاظ تا بسیار وقت گریان می کرد و این وصیتش
بود کہ آثار و حدیث را ضروری بدانند و برای معانی و مطلب آن ابوحنیفہ ضرورت است زیرا کہ آن
بہ معانی و مطلب حدیث می ہمیدہ ^{در} در مختار ^ص ۷۷

۱۲ خیرات الحسان ص ۷۷ ۲ در مختار ص ۷۷ و حدائق الحنیفہ ص ۷۷

در باره امام صاحب از محدث کبیر ابن مبارک اشعاری آمده است که امام صاحب را مدح و صفت کرده است ما از روایت در نمتار و غیره چند اشعار را این جا عرض میکنم تا که خواننده و صاحبان دانش و عقل بفهمند که در این اشعار حقیقت عبرتنگ بچه انداز نهفته است و بچه انداز در لفظ و لذت دارد.

امام المسلمین ابو حنیفه	لقد زان البلا و من علیها
کایات الزبور علی الصیحه	با حکم و آثار و فقه
ولا بالمغربین ولا بکوفه	نما فی المشرقین له نظیر
امیناً للرسول وللخليفة	اماماً صار فی الاسلام نوراً
وصام نهاره لله خیفه	یبیت مشمراً سهرراً لیلی
وما زالت جوارحه عقیفه	وصان لسانه علی کل افک
ومرضاة الاله له وظیفه	ویعف عن المحارم والملاهی
امام الخلیفه والخلیفه	فمن کابی حنیفه فی علاه
خلاف الحق مع حجج ضعیفه	رأیت العائبین له سفاهاً
صحیح نقل فی حکم لطیفه	وقد قال ابن ادریس مقالاً
علی نقه الامام ابی حنیفه	بان الناس فی نقه عیال

فلعنت ربنا اعداد رمل

علی من رد قول ابی حنیفه

ترجمه اشعار مذکور قرار ذیل است.

امام جمله مسلمین است ابو حنیفه	امام اعظم ابو حنیفه شهر بارزینت بنشید
طوری که در صحیفه آیت زبور باشد	بافقه و آثار شریعت و احکام
ونه در مغرب و کوفه نظیرش پیدا میشود	چنانچه در مشرق مثال ندارد
این علوم نبی ^ص و خلیفه است	امام ابو حنیفه نور اسلام است
درواز خوف خدا روزه می گیرد	در عبادت و بیداری شبها را می گذراند

زبان را محفوظ میداشت از هر بد گوئی
از حرام و لہو خود را محفوظ می داشت
به درجات عالیہ ابو حنیفہ کہ رسیدہ میتواند
کسی کہ بہ او طعن می کند احمق است
محمد بن ادریس در حق امام گفته است
مردم در فقہ مثال عیال اند
به شمار ریگہا باد لعنت بر کسیکہ
خوانندہ محترم قابل تذکر است کہ نوشته اشعار بہ طرز شعر است اما من بہ وزن شعر
ترجمہ نکرده ام بلکہ همان ترجمہ اصل کتاب را بہ همان سبب بہ الفاظ سادہ در رشته تحریر
در آورده ام۔ زعمیم۔

اعضاء او عقیف یعنی پاکدامن بود
رضاء اللہ کار او بود ،
امام مخلوق خدا و خلیفہ است
بہ خلاف حق با دلائل ضعیفہ
آن صحیح نقل کرده است ہر حکم را لطیفہ
در فقہ امام اعظم ابو حنیفہ
قول امام ابو حنیفہ را از دشمنی رو کنند

بعض مردم بہ ابو حنیفہ

و پیروانش طعن می

استدلال بہ حدیث ضعیف و الزام درست نیست

کنند کہ بہ حدیث فلان فلان استدلال گرفتہ اند آن احادیث ضعیف است اما این قسم اعتراض
نہ مناسب است و نہ صحیح زیرا کہ این سخن بہ اثبات رسیدگی است کہ اگر در روایت اختلاف
باشد در دیدن صحابہ بکلی اختلاف نیست بہ این سبب امام صاحب تابعی است و روایتش نسبت
بہ دیگران اعلیٰ و افضل است۔

علامہ انور شاہ کشمیری نوشتہ کہ در تابعین ہیکلداش کا ذب نبود و از آنہا کدام روایتیکہ
شدہ بکلی ثقہ است و قابل اعتماد است بناءً امام صاحب بہ کدام بنیاد کہ دلیل پیش کردہ
ہمگی از بنی ۴ بہ ذریعہ صحابہ کرام رضو و تابعین مؤثق بہ امام صاحب رسیدہ است در بین کدام
شک و شبہ وجود ندارد و در وقت استدلال امام صاحب آن روایات بالکل صحیح و سالم بود
اگرچہ بعداً ضعیف پیدا شدہ است بہ این سبب بہ امام صاحب طعن کردن کہ بہ احادیث
ضعیف استدلال کردہ بی جای و نامناسب و غیر صحیح است امام اعظم بہ زمانہ بنی ۴ بسیار
نزدیک بود۔ آنہا از آب پاک و صاف نوشیدند و رفتند و اینکہ بعد از آن ہا در آب تغیر آندہ

وخراب شده این را به سوی بالابین به امام صاحب نسبت داده نمی شود بلکه این بدبختی آن قوم است که آب صاف را نیافتند و دچار مشکلات گردید.

بین مضمون از امام الطائفة شعرانی شافعی هم منقول است مضمون این است -
وقال الشعرانی الشافعی جميع ما استدل به الامام ای امامنا الاعظم
لمذهبه اخذه من خيار التابعين ولا يتصور في سنده شخص متهم
بالكذب وان قيل بضعف شيء من ادلة مذهبه فذلك الضعيف انما هو
بالنظر للرواة النازلين عن سنده بعد موته وذلك لا يقدر فيما اخذ
به الامام عنه وكذلك نقول في ادلته مذهب اصحابه فلم يستدل احد
منهم بحديث ضعيف كما تتبعناه ذلك انما يستدل احداهم بحديث
صحيح او حسن او ضعيف قد كثرت طرقه حتى ارتفع لدرجة الحسن
وذلك امر لا يختص باصحاب الامام ابی حنیفه بل يشاركهم جميع
المذاهب كلها « در مقدمه او جز المسالك ص ۶۸ »

باب ششم

واقعات دل چسپ دربارهٔ ذکاوت و جودت طبع و

صلاحیت ذہنی و کمالات و بحث و مناظره و استنباط و

استدلال مسائل امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

از نیاض ازل کدام فکر و عقل و ہوش و فہم
سه طرق مختلف استدلال و استنباط
وزیر کی و ہوشیاری و دانش و ذہن کہ بہ امام

اعظم ابوحنیفہ ^{رحمۃ اللہ علیہ} انعام گردیدہ بود بہ برکت آن یک مسئلہ را بہ صورت مختلف بیان کردہ بہ ہر کدام
دلائل جدا قایل می کرد کہ مای توانیم از یک واقعہ این اندازہ را تخمین زنیم و بدون مبالغہ ہم گفتہ
میتوانیم کہ امام ابوحنیفہ ^{رحمۃ اللہ علیہ}۔

در نصوص نسبت بہ دیگران دقیق و مالک قوت استدلال بود و امام مالک ^{رحمۃ اللہ علیہ} کدام چیز را کہ
مشاہدہ کردہ است صحیح است و بہ کدام حقیقت کہ رسیدہ است آنرا صراحتاً اعلان کردہ می
فرماید۔ نعم رأیت رجلاً لو کلمک فی هذه الساریة ان يجعلها
ذہبا لقام بحجته۔

یعنی امام ابوحنیفہ ^{رحمۃ اللہ علیہ} آن شخصیت است کہ اگر نخواہد بہ این ستون زور و دلائل بیاورد کہ
این از ذہب (طلا) است بہ دلائل ثابت کردہ میتواند در مناقب ابی حنیفہ ^{رحمۃ اللہ علیہ} ص ۱۹
بہ ہر ترتیب سزای الفہمی و تیز نظری و قوت استنباط و استدلال او ائمہ کبار را در حیرت

انداخته بود در همین سلسله بروایت محمد بن حسن یک قصه را به خواننده گان محترم عرض میداریم -
 یک مرتبه شهرت شد که امام ابوحنیفه رحمته بغداد میرود و از جمله شاگردان و یاران بزرگ او
 امام ابی یوسف رحمته و اسد بن عمرو رحمته و غیره فقہاء کرام، مشورہ کردند کہ امام صاحب آمد بہ او یک
 مسئلہ را عرض میکنم و در بین خود بعد از بحث و مذاکرہ علمی یک مسئلہ را تصویب کردند کہ باید
 بہین مسئلہ از امام صاحب پرسیدہ شود و درین بارہ ہر کدام استدلال و دلائل زیادی جمع کردند تا کہ
 امام صاحب لا جواب گردد گویا کہ امام صاحب را امتحان می کردند -

ہنگام کہ امام صاحب از بغداد بازگشت شاگردان و یارانش در اطراف او جمع شدند
 و وقتی کہ در حلقہ درس نشستند آن مسئلہ تیار کردہ را بہ امام صاحب پیشکش کردند و امام صاحب
 طوری پاسخ داد کہ خلاف آرمان سائلین بود فوراً در مجلس شور و مشفق و غوغا بر پا گردید و گفتند
 اسے ابوحنیفہ رحمته مثل کہ ماندگی سفر بہ تو اثر کردہ زیرا عقب ماندی امام صاحب فرمود حیا ہوی
 تان را خاموش کنید کدام مسئلہ کہ دارید بہ نرمی پرسید آنها گفتند کدام جواب کہ شما دادید بکلی
 غلط است، امام صاحب گفت شما این سخن را بہ دلیل عرض می کنید یا بلا دلیل آنها گفتند با دلیل
 امام صاحب فرمود دلیل خود را پیش کنید - مناظرہ و دلیل پیش کردن شروع شد - بالآخرہ امام صاحب
 با دلائل معقول آنها را قناعت دادہ سخن خود را بہ آنها قبولاند و آنها ہم بہ این حقیقت رسیدند کہ قول
 امام صاحب بکلی صحیح و قول ما غلط بودہ -

بعد از اقراری آنها امام صاحب پرسید ہمگی مطمئن شدید گفتند بل، امام صاحب فرمود
 در بارہ شخصیکہ جواب مرا غلط و جواب اول شما را صحیح تلقی کردہ نظر شما چیست آنها بیک آواز گفتند
 کہ جواب شما بکلی درست و صحیح است زیرا کہ با دلیل است -

باز امام صاحب ہمراہ آنها مناظرہ و مباحثہ را شروع کرد حتی کہ کدام جواب دادہ بود آن
 را غلط ثابت کرد و ہمگی ہم بہ این متفق شدند کہ جواب اول غلط بود و بیک آواز گفتند کہ سخن ما
 صحیح بود و ما بر حق بودیم شما ہمراہ ما خیانت و بی انصافی کردید کہ بواب و دلیل ما را غلط کشیدید -
 باز امام صاحب فرمود در بارہ آن شخص کہ میگوید این جواب ہم غلط است شما چہ نظر
 دارید یعنی این ہر دو جواب را غلط جواب سوم را صحیح می دانند -

ہمگی بیک آواز گفتند این چنین شدہ نمی تواند کہ ہر دو جواب غلط باشد باز امام صاحب جوابی دیگری یعنی جواب سوم را در میدان انداختہ با دلائل قناعت بخش آہنار را راضی کرد کہ این جواب را صحیح دانستہ ہمگی حیران شدند۔ خلاصہ اینکہ اہل مجلس گفتند امام صاحب بہ لحاظ خدا ما را بہ حقیقت مسئلہ بفہمان امام صاحب گفت بہ بنیاد دلیل فلانی و فلانی جواب اول صحیح است کہ من برایتان عرض کردم و باقی صحیح نیست لکن من خواستم بہ شما ظاہر کنم کہ جواب این مسئلہ از بہین سہ پاسخ خارج و بیرون نیست۔

و در فقہ بہ ہر پاسخ دلیل پیدا میشود جواب مراقبول کنند دیگر را ترک کنند و السنۃ و مکاتہا فی التشریح الاسلامی۔

از و کعب روایت است کہ مادر مجلس امام صاحب نشستہ بودیم کہ یک عورت در مجلس حاضر گردیدہ گفت برادر من وفات کردہ

فیصلہ میراث وارثان

و از او شش صد دینار ماندہ وقتی کہ میراث توزیع شد متأسفانہ بمن یک دینار رسید مقصد آن عورت این بود کہ حق من زیاد میشود لکن بہ سبب برادر و خواہر بمن یک دینار رسیدہ است و این بسیار کم است امام صاحب پرسید کہ میراث را کدام شخص تقسیم کردہ بود زن گفت داؤد طائی۔ امام صاحب گفت تقسیم صحیح است بہین یک دینار حق تو میشود کہ گرفتنی دیگر چہ می خواہی آن عورت (زن) گفت این چہ قسم است؟ امام صاحب فرمود ۱۲ برادر و یک خواہر او

زندہ است آن زن گفت ہلی۔ بعداً امام صاحب تمام مسئلہ میراث را این قسم بیان کرد کہ ہر دو دختر برادرت ثلثان مال را می گیرد کہ ۲ صد دینار از دختر ہاشم سدس مال بہ مادرش می رسد صد دینار را مادرش گرفت و زن برادرت ثمن را گرفت کہ ۷۰ دینار بہ او رسید باقی ماند ۱۲ برادر و یک خواہر بہ ہر برادر دو دو حصہ و بہ خواہر یک حصہ میرسند۔

۲۰ دینار باقی ماند کہ ۲۲ آن بہ برادر ہایت و یک دینار باقی ماند بتور رسید کہ حق خود

را گرفت۔ «عقود الجمان ص ۲۶۱»

قاصی شریک روایت می کند پسر یکی از سرداران بنی ہاشم وفات کردہ بود کہ در جنازہ آن

متنازع جنازہ و فیصلہ بر امام ابو حنیفہ

سفیان ثوری ابن شبرمه قاضی ابن ابی لیلی، ابوالاحوص مندلیجان و امام ابوحنیفه ^{رض} یکجا شده بودند و چونکه جنازه کلان بود دیگر علماء و موسی سفیدان و ریسان هم حضور و شرکت داشتند جنازه برداشته شد و مردم روان شدند یکبار مردم ایستاد شد و غوغا برپا گردید که مادر این میت مثل دیوانه از خود بی خبر برآمده است چادر خود را بالای میت انداخته بی پرده و بی ستر روان است کدام زن غریب هم نبود بلکه زن یکی از خاندان باعدت هاشمی بود۔

وقتیکه ازین حالت زن شوهرش خبر و آگاهی پیدا کرد از فعل او بدبرده به آواز بلند گفت پس بگرد به خانه برو، لکن زن از فعل خود نگشته به سخن شوهرش گوش نداد شوهر زن قسم یاد کرد که اگر تو از همین جابر نگردی به من طلاق باشی در جنازه تا هنوز در جنازه گاه نرسده بود یعنی در راه بود زن هم قسم یاد کرد که تا پسر مرا جنازه نکنید باز نمی گردم اگر چنین نه شود بهر سلام صایم آزاد باشد۔

مردم در بین خود شور و غوغا را برپا کردند و باوصف که علماء و فقهاء کرام درین محفل حاضر بودند در ذہن هیچ کدامش حل مسئله خطور نمی کرد۔ نظر پدر میت به امام ابوحنیفه ^{رض} افتید و به امام صاحب گفت بر ما رحم کن این مسئله را حل کن۔ امام صاحب پیش شد از زن پرسید که توجیه قسم قسم رسوگند یاد کرده۔

زن بمثل الفاظ قسم خود را بیان کرد باز از شوهرش پرسیده شد آن هم الفاظ قسم خود را بیان کرد، امام صاحب به حقیقت سخن خود را فہمانده گفت چارپای رشاق را همین جا بگذارید یعنی جنازه گاه نبردید، صفت بابت شد پدر میت را حکم کرده شد که پیش شود نماز جنازه را بخواند و کسانی که در جنازه گاه بود آنها را ہم صدا کرده شد، نماز جنازه خوانده شد میت را بخاطر دفن به قبرستان بردند و مادرش را از همین جا بازگردانیدند۔

و امام صاحب برایش گفت اکنون بجانہ ات برو از قسم رسوگند خلاص شدی و برای مردم گفت که تو ہم از سوگند خلاص شدی زیرا کہ خانمت بکم تو از همین جا بازگشت ابن شبرمه کہ این زیرکی امام صاحب را مشاهده کرد بی اختیار از دهانش این الفاظ خارج شد کہ مادر میباید کہ این قسم فرزند بی آورد خدا مددگارت باشد تو عمل این قسم مسئلہ علی مشکل نیست ^{۲۵۶} عقود الجمان ص ۲۵۶

امام اوزاعی کہ یکی از ائمہ
مناظرہ امام ابوحنیفہ و امام اوزاعی در مسئلہ رفع الیدین
 بزرگ شام و در فقہ بانی

یک مسلک جداست، گویند یکبار در مکہ در دارالخطابین با امام صاحب ملاقی شدند و اتفاقاً در
 میانشان مسئلہ رفع الیدین مورد بحث قرار گرفت، امام اوزاعی بہ امام ابوحنیفہ گفت۔

ما بالکم یا اهل العراق لا ترفعون ایدیکم فی الصلوٰۃ عند الركوع وعند الرفع
 منہ۔ یعنی ای اہل عراق شمار چہ شدہ کہ در وقت رکوع و بعد از رکوع رفع یدین در یعنی دستہارا
 بالا نمیکنند؟

امام صاحب فرمود در بارہ رفع الیدین کلام روایت کہ از نبی صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ است
 بہ درجہ صحت زسیدہ است امام اوزاعی جواب داد۔

وقد حدثني الزهري عن سالم عن ابيه عن رسول الله عليه وسلم انه كان
 يرفع يديه اذا افتتح الصلاة وعند الركوع وعند الرفع منه۔

یعنی من از زہری او از سالم و او از پدرش شنیدہ است کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 در افتتاح صلاۃ و وقت رکوع و بعد از رکوع رفع یدین می کرد۔ امام صاحب گفت۔

وحدثنا حماد عن ابراهيم عن علقمه عن ابن مسعود ان رسول الله
 صلى الله عليه وسلم كان لا يرفع يديه الا عند افتتاح الصلاة ولا يعود لشي
 من ذلك۔

یعنی من از حماد و او از ابراہیم او از علقمہ و آن از عبداللہ بن مسعود روایت کردہ است
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بجز در افتتاح نماز دیگر وقت رفع یدین نمی کرد۔ امام اوزاعی این را
 کہ شنید گفت۔

احدثك عن الزهري عن سالم عن ابيه وتقول حدثني حماد عن ابراهيم
 يعني من بواسطة زهري وسالم وعبدالله بن عمر حديث بيان ميکنم و تو در مقابل آن ہاماد
 ابراہیم و علقمہ و عبداللہ بن مسعود را پیش میکنی مطلب امام اوزاعی این بود کہ سند من معتبر است
 زیرا کہ در سند من عبداللہ بن عمر روایت است و درین بین دو واسطہ است زہری و سالم۔

لاکن در سند تو عبد اللہ بن مسعود ^{رض} است و در بین سہ واسطہ است۔ حماد ابراہیم ^{رض} علقمہ ^{رض}
بناءً بہ اعتبار سند روایت من بہتر است امام صاحب پاسخ داد۔

کان حماد افقہ من الزہری وکان ابراہیم افقہ من نسالہ وعلقمہ لیس
بدون ابن عمر فی الفقہ وان کانت لابن عمر صحبتہ ولہ فضل وعبد اللہ هو
عبد اللہ ^{رض}

یعنی حماد از زہری و ابراہیم از سالم افقہ است و علقمہ در فقہ از ابن عمر ^{رض} کمی ندارد و
عبد اللہ بن عمر ^{رض} ظاہر است کہ روایتش افضل است۔

امام اوزاعی ^{رض} کہ این سخن را شنید چپ ماند ^{رض} و امام صاحب کہ

سند فقہ الرواۃ را اعتبار داده است و مطابق فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم است۔

و رب حامل فقہ الی من هو افقہ منہ۔ معلوم گردید در راوی کہ صفت نقاہت

ہم باشد روایتش افضل دانستہ میشود۔

اما این سخن امام صاحب کہ علقمہ در فقہ از ابن عمر ^{رض} کمی ندارد قابل شک و شبہہ نیست

زیرا کہ افضلیت ابن عمر ^{رض} بہ ابن است کہ صحابہ است۔

لاکن در حلیۃ الاولیاء جلد ۲ ص ۹۸ از قابوس بن ابی ظبیان روایت است کہ من از

پدرم پرسیدم: لای شئی کنت قاتی علقمہ تدع اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بہ این معنی کہ شما در حین موجود بودن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم چرا مسئلہ را از علقمہ

استفسار می کنید۔ قابوس می گوید، پدرم بمن پاسخ داد۔

۱ البسوط للامام سرخسی جلد ۱ ص ۱۸۱ و ابن الہمام فی الفتح جلد ۱ ص ۲۱۹ معارف السنن جلد ۵ ص ۲۹۹۔

۲ علامہ ابن الہمام و سرخسی کہ این مناظرہ را بیان کرده در ضمن گفتند کہ امام ابو حنیفہ

رحمۃ اللہ علیہ روایت خود را بہ سبب فقہ الرواۃ افضل دانست و اوزاعی روایت

خود را بہ علو اسناد افضل دانست مذہب امان احناف قبول کرده شدہ است۔ لان الترجیع

بفقہ الرواۃ لا یجوز الا سناد

رأيت اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يسئلون علقمة ويستفتونه .
من خودم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم را دیدم کہ از علقمہ تحقیق مسئلہ و فتویٰ می
خواستند۔ ازین جا فضیلت و تقاہت علقمہ معلوم می گردد و جای تعجب ہم نیست کہ تابعی
نسبت بہ صحابی فقہی باشد و دلیل این قول این حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم شدہ میتواند
" قرب حامل فقه غیر فقیہ ورب حامل فقهہ الی من ہوا فقه منہ "
" مشکوٰۃ کتاب العلم ص ۳۵ "

اصول افضلیت فقه الرواۃ را بجز از امام ابو حنیفہ ^۲ دیگر مدثین ہم قبول دارند مثلاً
حاکم و در معرفتہ علوم الحدیث ص ۱۱ این قول علی بن خشرم ہم نقل گردیدہ است کہ می فرماید۔
قال لنا وکیع ای الامانین احب لك الا عمش عن ابی وائل عن عبد الله
اوسفیان عن منصور عن ابواہیم عن علقمہ عن عبد الله ۔

علی بن خشرم می فرماید کہ وکیع ^۲ بن گفت در دو سند کدام سند نزد شما معتبر است ۔
از " امام اعمش " ابو وائل بواسطہ عبد اللہ یا کہ از سفیان ان منصور ابراہیم علقمہ بواسطہ عبد اللہ
علی بن خشرم جواب داد۔ اعمش عن ابی وائل الخ یعنی سند امام اعمش بہ واسطہ ابو وائل
امام وکیع گفت ۔ سبحان الله الا عمش یشخ و ابو وائل یشخ و سفیان فقیہ
و حدیث یتدا اولہ الفقہاء فہی من حدیث یتدا اولہ الشیوخ ۔

یعنی پاک است خدا اعمش بزرگ است و ابو وائل ہم بزرگ است و سفیان
فقہی است ^۱ منصور ابراہیم و علقمہ ہم فقہاء اند۔ کدام حدیث کہ راویش فقہاء باشد آن
افضل است از آن حدیث کہ بزرگان روایت کردہ باشد در سیرت النعمان در ص ۶۸ بہ حوالہ
کتاب الحج درین بارہ یک قول دلچسپ امام محمد ^۲ نقل شدہ است ، امام محمد ^۲ می فرماید کہ منہجی
روایت مایہ عبد اللہ بن مسعود اختتام می یابد و از جانب مقابل بہ عبد اللہ بن عمر ^۲ میرسد و انتہی
می یابد اگر بحث درین بارہ گردد کہ روایت کدامش افضل است پس عبد اللہ بن مسعود ^۲ در زبان
نبی ^۳ کلان سال بود و از حدیث ہم معلوم می گردد کہ در صف اول ایستاد می شد و از ہمہ حرکات
و سکنات نبی ^۳ واقف بود و اما حضرت ابن عمر ^۲ حالت ابتدایش بود و در صف ہائے دوم و

وسوم ایستاد میشد در واقعیت به عبد اللہ ابن مسعود کجا رسیده میتواند و این طرز استدلال امام محمد به اصول درایت بنی است و در تقریر امام ابو حنیفہ رحمہ که در عبد اللہ هو عبد اللہ آمده است اشاره به همین حقیقت است -

اسد بن عمر روایت می کند

مناظره دل چسپ حضرت قتاده و امام ابو حنیفہ رضی

که یکم تبه قتاده بصری به

کوفه تشریف فرما شد، وقتی که مردم کوفه از آمدنش آگاہی پیدا کردند گروهی بدیدن او می رفتند روزی از خانه برآمد و اعلان کرد که کسی اگر کدام مسئله فقهی پرسان می کند آزادانه بسپاید پرسیدن جواب میدهم امام ابو حنیفہ رحمہ هم درین محفل حضور داشت، فوراً ایستاد شده گفت ای ابو الخطاب درباره شخصیکه چندین سال از خانه بیرون باشد با آئینه خبر مرگ اش بیاید مردم یقین کنند که این آوازه صحیح است وزن اش باشندین و یقین کردن این آوازه با دیگر شخص نکاح کند و از این شوهر ثانی اولاد هم بیاورد بعد از چند مدتی شوهر اول پیدا شد صحت و سلامت بخانه آمد و آوازه مرگ او غلط ثابت شد اکنون شخص اول منکر است که این اولاد از من نیست و شوهر دوم دعوا کند که این اولاد من است اکنون این هر دو به زن تهمت زنار می کنند یا که صرف آن کس که منکر است نظر شما درین باره چیست؟ -

گمان امام صاحب این بود که اگر قتاده از نفس خود درین باره چیزی بگوید خطا میشود و اگر کدام حدیث را پیش کند او موضوعی میباشد لکن قتاده بجای اینکه مسئله را حل کند دیگر طرف میلان کرده خود را خلاص کرده گفته این قسم مسئله کدام جای عارض شده یا نه - امام صاحب گفت نه احتمال دارد که واقع شود قتاده گفت این چنین مسئله که تا بنور عارض نه شده چه حاجت پرسان است - امام صاحب فرمود -

ان العلماء یستعدون للبلد و یتحذرون منه قبل نزوله فاذا نزل عرفوه و عرفوا الدخول فیه و الخرج منه - یعنی برای علماء قبل از عارض شدن یک مسئله حل کردن و استدلال و دلیل او ضروری است - که وقوع پذیر باشد اول علماء تحریر کرده میتوانند وقتی که عارض شد آنرا بشناسند و این راهم بدانند که راه اختیار

کردن یا ترک کردن از نظر شریعت کدام است - «عقود الجمان ص ۲۶۳»

چونکه قتاده در فقه و در تفسیر هر بود باز گفت مسائل فقهی را بگذارید در باره تفسیر
اگر کدام سوال دارید مکمل جواب خواهم داد - فوراً امام صاحب پیش شده گفت مطلب
این آیه چیست ؟ -

قال الذی عنده علم من الکتب انا تیک به قبل ان یرتد الیک بصوک
در نسل ۴۰، گفت او شخصیکه در نزد او علم کتاب بود من میآورم تا که تو چشم خود را بگردانی
قتاده گفت این در باره کسی است که سلیمان - ع - به خاطر آوردن تخت ملکه
بلیقیس گفته بود یک وزیر سلیمان علیه سلام آصف بن برخیا - گفت من می آورم تا که تو
نظر خود را بگردانی - در بعض روایات آمده که آصف بن برخیا اسم اعظم را یاد داشت
به برکت آن به فجر چشم زدن تخت بلیقیس را از شام به من رساند و تیکه امام صاحب این
جواب را شنید پرسید آیا سلیمان^۳ اسم اعظم را یاد داشت ؟

قتاده گفت نه، امام صاحب باز از او پرسید که آیا در نزد شما جایز است در زمانه
بینبر شخص موجود باشد که پنمبر هم نباشد و لیکن عیش از پنمبر زیاد باشد قتاده پاسخ داد که نه قتاده
این مرتبه غضبناک شده قسم خورده گفت دیگر باشما در باره تفسیر صحبت نمی کنم البته در باره
عقائد و علم کدام سوال دارید جواب خواهم داد امام صاحب پرسید آیا تو مومن هستی ؟
قتاده گفت امید دارم که مومن هستم امام گفت چرا در مومن بودن خود شک میکنی ؟ قتاده گفت
ایرا هم^۴ - همین قسم گفته بود - والذی اطعم ان یغضری خطیبتی یوم الدین - یعنی از آن
ذات طعم دارم که خطای مرا در روز جزا عفو کند -

۱۵ نشاء این سوال این بود که اکثر محدثین به خود را مومن گفتن می ترسیدند از جهت احتیاط بسیار
همین راه اختیار کرده بودند از امام حسن بصری کسی پرسید که آیا تو مومن هستی ؟ او پاسخ داد انشاء الله
سائل گفت درین جا انشاء الله چه بکار است ؟ امام حسن بصری صاحب گفت من که خود را مومن می
گویم می ترسم که خداوند نگوید که دروغ میگوئی ۱۲

امام صاحب گفت چرا این قول را نمی گوئی۔ اولسہ تو من۔ آیاتو ایمان
نیارود۔ در جواب گفت۔ بلی ولكن لیطمین قلبی۔ یعنی چرا نہ لیکن بر این خاطر کہ تسلی قلم
حاصل شود در بقرہ ۲۶۰۔

امام صاحب گفت تو چرا تقلید قول ابراہیم علیہ السلام را نمی کنی؛ قتادہ خفہ شدہ از
مجلس برخاست بخانہ اش تشریف برد۔ بعد از چند سال کہ باز بکوفہ آمد نظرش ضعیف شدہ
بود۔ امام صاحب می گوید کہ من نزدش رفتم گفتم۔ اسے ابوالخطاب درین آیہ مراد از طائفہ
چیست ولیشهد عذابها طائفہ من المؤمنین۔ یعنی در وقت جزاء ہر دو شان
یکجا ہمسایہ را حاضر کردن ضروری است۔ فرمودم یک نفر باشد یا از یک نفر بیشتر درین وقت
مرا از آواز من شناخت و نامم را گرفتہ صدا کرد زیرا کہ درین مردم نام مرا شنیدہ بود۔
در عقود الجمان ص ۲۶۳۔

عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ یک فقہی
قاضی ابن ابی لیلیٰ غلطی خود را احساس کرد

منصب قضاوت را بہ عہدہ داشت روزی یک ہمسایہ امام صاحب در عدالت حاضر
گردید و می خواست در بارہ باغ کسی گواہی بدهد، قاضی گفت باغ کہ تو میخوای گواہی
بدهی چند درخت دارد شاہد جواب دادہ نتوانست قاضی صاحب شہادت تو اورا منظور نکرد
و این واقعہ را ہمسایہ اش بہ امام صاحب قصہ کرد، امام صاحب دوبارہ آن شخص را نزد قاضی
فرستاد کہ بگو تو کہ ۲۰ سال در مسجد جامع کوفہ نشسته قضاوت کردہ چند ستون دارد؛ آن
شخص رفتہ زمان قسم سوال کرد۔ قاضی صاحب حیران و ملامت شدہ گواہی آن شخص
را منظور کرد۔

ابن جوزی از یحییٰ بن جعفر روایت
تین روپیہ بدست آمد و مشک باقی ماند

کرده کہ من از امام صاحب این واقعہ
را خودم شنیدم کہ گفت یک مرتبہ در صحرای تشنگی بسیار از راه رفتن ماندم یکبار یک اعرابی
آمد کہ در یک مشک خورد آب داشت من از او آب خواستم لیکن آب نداد و اما مشک

را به پنج درہم آمادہ فروختن شد پنج درہم داد مشک را خریدم و او را گفتم کہ تعلقان بخور
 وقتیکہ او دست را دراز کرد من یک اندازہ تلخان بہ او دادم کہ باروغن زیتون مخلوط
 بود تعلقان را خورد احساس تشنگی کرد بہ من عذر کرد کہ آب بدہ گفتم یک جام
 آب را از پنج روپیہ کم نمیدہم۔ از جہت گرمی روغن زیتون او را تشنگی بہ تکلیف گرہ بود
 پنج روپیہ کشیدہ برایم داد یکجام آب دادم، اکنون بمن ہم مشک ماند ہم پنج روپیہ
 بہ دست آمد در لطائف الازکیا، تذکرہ ابوحنیفہ

یک مرتبہ نزد امام صاحب یک

تدبیر شرعی و بصیرت فقیہانہ امام صاحب

مسئلہ آورده شد کہ علماء آن

دوران آنرا حل کرده نمی توانستند مسئلہ این بود کہ یکزن بہ زینہ بالای بام می برآمد کہ ناگہان
 شوہرش آمد۔

و بسیار غضب شدہ سوگند یاد کرد کہ اگر ازین جاے کہ ہستی بالا ہم بالا شوی و پایان
 ہم پایان شوی بر من طلاق باشی و چونکہ این جا تدبیر ضرور بود کہ زن از طلاق محفوظ بماند۔ امام
 صاحب گفت این مسئلہ سادہ است و آن اینکہ زن نہ بالا شود نہ پایان چند نفر رفتہ زن
 را ہمراہ زینہ در زمین پایین کنند تا کہ طلاق ہم نیاید و آن مرد ہم از غم خلاص شود زیرا کہ زن
 از جایش نہ بالا رفت و نہ پایان۔ از امام صاحب پرسیدہ شد کہ دیگر علاج ہم دارد ؟
 امام صاحب گفت علاج دیگر این است کہ چند زن بروند آن زن را از زینہ بدون
 ارادہ او بہ زمین پایان کنند زن و مرد ہر دو بی غم شود۔ عقود الجمان ص ۲۷۸ و مناقب
 موفق ص ۱۱۱

یک مرتبہ از قبیلہ لولوی یک گروپ (قافلہ) بہ کوفہ آمدہ

زن بہ شوہرش رسید

بودند کہ در جملہ زن یک نفر درین قافلہ بسیار بہ زیب و حسین

و جمیل بود و او ہمراہ یک نفر کوفہ ہمراہ شد و آن شخص دعا کرد کہ این زن من است و آن زن اقاری
 داد کہ این کوفی شوہر من است۔

و آن مرد لولوی گفت این زن من است کہ بہ نکاح گرفتہ ام لکن گواہ نداشت و بسیار

پریشان بود بر طرف می گشت -

این واقعه به امام صاحب پیش کرده شد امام صاحب قاضی ابن ابی یسلیق و چند تن علماء و فقهاء و چند زن را گرفته به کمپ لولوی ہاتشریف بردند و امام صاحب بر اے زن ہا گفت کہ شما در خیمہ آن نفری بر وید کہ زنش جنجالی شدہ است وقتی زن ہا بہ خیمہ لولوی نزدیک شدند سگ اوزنہارا مراحم شدونہ گذاشت کہ داخل خیمہ بروند - باز امام صاحب بہ آن زن گفت کہ تو جدا در خیمہ برو وقتی کہ اوز نزدیک خیمہ شد سگ لباس ہای اورا بوسیدہ چپ شد امام صاحب گفت مسئلہ حل شد زن زنی لولوی بودہ و حقیقت ہم ہمین بود - چند ساعت بعد آن زن خودش اعتراف کرد کہ شوہر من لولوی است لکن مرا شیطان فریب داد مرد کوتی را شوہر خود گفتم -

ابن مبارک روایت می کند کہ روزی

امام صاحب در مکہ روان بود دید

بہ قیاس ابو حنیفہ مسئلہ طعام حل گردید

کہ چند نفر در راہ نشستہ است و در پیشروی آنها یک بچہ شتر بر بیان کردہ شدہ و سر کہ بود اما آنها طرف پیدا نکردند کہ سر کہ را در آن باندازند و بخورند ہمگی حیران نشستہ بودند امام صاحب نزد آنها رفت زمین را مثل کاسہ کند دسترخوان را از بالا پهن کرد و در آن سر کہ انداخت گفت اکنون گوشت را ہمراہ سر کہ بخورید - آنها گفتند ترا خدا عفو کند چہ خوب طریقہ را بانشان دادی امام صاحب گفت این ہم فضل خداوندی است کہ بہ خاطر سہولت کار شما این طریقہ را در فکر من در آورد و عقود البھان ص ۲۵۸ و کتاب الازکیاء

امام ابو یوسف روایت می کند کہ

روزی یکنفر نزد امام صاحب حاضر

تلاش مال گمشدہ و قیاس عمدہ ابو حنیفہ

شدہ گفت در گوشہ خانہ ام چیزی سامان گور کردہ بودم لیکن اکنون فراموش کردہ ام بہ لحاظ خدا ہمراہیم ہمکاری بکنید - امام صاحب فرمود بیاد تو کہ نمی آید ما چہ کنیم و بہ یاد ما چہ قسم میاید آن شخص بہ نالہ و فغان شروع کرد - امام صاحب را رحمت آمد ہمراہ یک گروپ شاگردان خود بہ خانہ آن شخص تشریف بردند و نقشہ خانہ را بہ شاگردان نشان

داده گفت اگر این خانه شامی بود و کدام اشیاء خود را برای حفاظت گور می کردید در کجی
 دفن می نمودید، هر کس هر چیز گفت پنج نفر بودند پنج گپ زدند امام صاحب حکم کرد هر پنج
 جای را کنده شود از همین پنج جای مال خواهد برآمد. همین بود که از اول و دوم نه از جای
 سوم مال برآمد امام صاحب بسیار خوشحال شده گفت شکر خداست که مال گمشده تورا به
 ذریعه ما پیدا کرد. «عقود لجهان ص ۲۶۷»

یک شخص در وقت مرگش در حق امام ابوحنیفه وصیت کرده
ابن شبرمه و وصیت لکن امام صاحب خودش در آن وقت موجود نبود، دعوا به

عدالت کشید امام صاحب گواه پیش کرد که فلانی در حق من وصیت کرده است. قاضی ابن
 شبرمه گفت ابوحنیفه آیا تو قسم می خوری که گواهان تو راست می گویند؟ امام صاحب فرمود
 به من قسم رسوگند، لازم نمی شود زیرا که من در آن وقت موجود نبودم ابن شبرمه گفت قیاس
 تو بکار نیاید، امام صاحب فرمود این را بگو که سرریک اعمی را کسی بشکند و گواهان گواهی
 بدهد که فلان شخص شکسته است آیا به اعمی سوگند داده میشود که آیا گواهان تو راست می گویند
 یا دروغ در حالی که حقیقت این است که او بکلی ندیده است ابن شبرمه به شنیدن این سخن
 امام صاحب دیگر چیزی نگفت و وصیت را قبول کرد و جاری نمود «ابوحنیفه از ابو زهره»

خلیفه منصور از ذهن تیز و ذہانت و بلند کرداری و راست گفتاری و
لطیفه علمی وسعت علمی امام ابوحنیفه بی اندازه متاثر بود و وقتی که امام صاحب
 در مجلس خلیفه حاضر می گردید در حین صحبت مسائل علمی را هم پیش می کرد. این است یک
 لطیفه که دل چسب هم است و قابلیت امام صاحب هم معلوم می گردد.

مورخین می نویسند که یک مرتبه خلیفه منصور امام صاحب را به دربار خود خواست
 درین مجلس قاضی ابن ابی یلی هم موجود بود و در مجلس کسی این مسئله را پیش کرد که اگر یک سوداگر
 در وقت خریدن به مشتری بگوید که این مال که توی خرمی اگر کدام نقصان و عیب بود من
 ضامن نیستم اگر خواهی داری بخر ورنه راه خود گیر اکنون مسئله این جا است که اگر در مال کدام
 عیب ظاهر شد آیا خریدار مال را بازگردانده میتواند یا نه؟

رای امام صاحب این بود که بعد از اعلان سوداگر خریدار نمی تواند که مال را دوباره بگرداند
 اما رای ابن ابی لیلی این بود که سوداگر به محض اعلان خلاص نمی شود بلکه او نقص مال را به خریدار
 نشان میدهد درین باره بحث این هر دو دراز شد و هر کدام شان دلائل خود را عرض می کرد و
 خلیفه منصور و درباریان این مناظره علمی امام صاحب و ابن ابی لیلی را سمع می کردند قاضی
 ابن ابی لیلی یسح دلیل امام صاحب را قبول نکرد بالاخره امام صاحب از قاضی ابن ابی لیلی
 پرسید فرض کن که یک زن با جیاد با پرده و با شرف که یک غلام داشته باشد و تقسیم فروختن آن
 غلام را بگیرد در جای شرمگاه غلام هم عیب باشد و قاضی هم حکم کرد که جای عیب غلام را به
 دست نشان بدهد و به خریدار ظاهر کن آیا آن زن در آن جا دست می ماند و نشان میدهد قاضی
 ابن ابی لیلی گفت بلی باید به دست نشان بدهد به این فتوی ابن ابی لیلی همگی درباریان
 خندیدند گویند که خلیفه منصور به این ضدی جای قاضی صاحب و چپ شدنش بسیار سخت
 هم شد در مناقب موفق ص ۱۲۲

از دشمنی به غلامی | یک مرتبه امام صاحب اصول مناظره را بیان می کرد درین وقت این
 طریقه را هم ذکر کرد که با کسی مناظره می کردید از جانب مقابل سوال
 کنید کامیاب میشوید و امام صاحب خودش هم به این اصول عمل کرده است. بطور مثال یواقعه
 که ذکر کرده است سخنانیم که امام صاحب با خارجی ها مناظره کرده است. یک روز یک
 گروهی از خوارج آمده نزد امام صاحب ایستادند شمشیرهای خود را کشیده گفتند تو
 شخص را که گناه کبیره کند کافر نمی گوی بناءً تو را قتل میکنیم امام صاحب جواب داد سخن به نرمی
 حل می گردد و به نرمی همراه من صحبت کنید اگر از من کدام خطائی شد باز اقدام قتل را کنید
 لکن اول شما شمشیرهای خود را در غلاف باندازید اهل خوارج گفتند ما این شمشیرهای
 خود را بخون تو سرخ میکنیم و این فعل قرار عقیده ما از ۷۰ سال جهاد بهتر است، امام صاحب
 فرمود کدام سوال که دارید بفرمایید.

خارجی ها سوال کردند که دو جنازه حاضر شد یکی آن مرد بود و دیگری زن اما مرد در حال
 شراب نوشیدن مرده و زن در وقت حمل داشتن خود را قتل کرده است اکنون درباره آن

برود توجیه می گوی؟

به امام صاحب نه رعب پیش شدم و نه وارفتا شد به حوصله کامل از آنها پرسید که این دو نفر یهودی یا اندیا نصرانی یا یا مجوسی یا؟ خارجی ها گفتند، نه یهودی یا نه نصرانی یا نه مجوسی یا امام صاحب باز پرسید که آنها با کدام ملت تعلق دارند - خوارج گفتند با ملت تعلق دارند که کلمه شهادت را می خوانند و اقرار دارند که اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمداً رسول الله -

امام صاحب پرسید این را بگوید که این کلمه کدام جزء ایمان است نصف است چهارم است یا سوم جزء، خوارج گفتند این همگی ایمان است زیرا که ایمان اجزائی نمی داشته باشد - امام صاحب فرمود وقتیکه ایمان اجزاء نداشته باشد و آن هر دو این کلمه را می خوانند و یقین هم داشتند اکنون شما بگوید که این دو جنازه از کیست؟ از مسلمان یا از کفار؟ خارجی ها پریشان و وارفتا شدند و گفتند این سخن را بگذار اکنون این را بگو که این هر دو دوزخی اند یا جنی؟ امام صاحب گفت جواب این سوال در کلام الله موجود است و سیرت پیامبران در پیش روی ما حاضر است پس من آن چیزی را بشما میگویم کدام چیزی را که برای علیه السلام بدرگاه خدا در باره آن مجربان گفته بود که نسبت به این بیعت سخت تر مجرم بودند - فمن اتبعني فانه مني ومن عصاني فانه منكم غفور رحيم (الآیه)

یعنی کیسکه متابعت مرا کرد آن از من است و کیسکه نافرمانی مرا کرد خدا یا تو بخشنده و مهربان و من آن الفاظ میگویم کدام الفاظ که عیسی علیه السلام گفته بود - ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم یعنی اے الله اگر تو اینها را عذاب میدهی بندگان تو اند و اگر عفو بخشش می کنی

غالب و با حکمتی -

و من آن کلمات را گویم که نوح علیه السلام گفته بود -

وما على بما كانوا يعملون ان حسابهم الا على ربى (الآیه)

یعنی چیزی که آنها کردند و من حساب آن ها با خداست هر چه نخواهد می کند

وقتی که خارجی ها این دلیل پر محتوی و پر مفهوم امام صاحب را شنیدند احساس ندامت کرده
پیشمان شیده شمشیرها را در غلاف داخل کرده توبه کرده عقیده اہلسنت و اجماعت را اختیار کردند
و حسن سلیقہ امام صاحب را تدبیر و فراست او را مدح کرده بہ امام صاحب غلام (تا بعد از شہد
دو مناقب موفق کوالہ دفاع ابوحنیفہ ..

امام صاحب دشمن خود را از مرگ خلاص کرد

در دربار خلیفہ منصور یک
شخص بود کہ خفیہ خفیہ با امام

صاحب دشمنی می کرد کہ اسمش ربیع (بودیکروز با امام صاحب ہر دو یکجا در دربار خلیفہ
حاضر شدند ناگہان ربیع سوے خلیفہ گفت ابوحنیفہ ناحق با جدا کبر تو حضرت عبداللہ بن
عباس دشمنی می کند و بہ خلاف قول او حکم می دہد یعنی یک شخص بعد از دوسہ روز برای دفع
سوگند انشاء اللہ بگوید نزد جدا کبر تو این استثناء صحیح است - ان الاستثناء جائز لو کان
بعد سنۃ - یعنی استثناء صحیح میشود اگر چہ بعد از یکسال ہم باشد -

و ابوحنیفہ استثنای متصل حجت و صحیح میدانند بعد از اونہ و دلیلش این قول نبی صلی اللہ
علیہ وسلم بود کہ من حلف یعیین و یستثنی فلا حنث علیہ یعنی شخص کہ سوگند خورد و استثناء
کرد حنث نمی شود امام صاحب بطرف منصور توجہ کرده گفت مطلب ربیع این است کہ لشکر
تو ہمراہ تو بیعت کردہ است صحیح نیست خلیفہ پرسید این چہ قسم؟ امام صاحب فرمود لشکر
تو در نزد تو بیعت کردند و سوگند یاد کردند و تبتیکہ بخانہ ہایشان رفتند انشاء اللہ گفتند بیعت
از بین رفت ختم شد - مطلب ربیع این است کہ این بیعت بی تاثیر میباشد زیرا کہ بہ لشکر این
قدرت را میدہد کہ با تو بیعت کنند قسم یاد کنند و در خانہ کہ رفتند استثناء کنند از نظر شرعی بیعت
پابندی بہ عہد ختم شد - این سخن فتنہ و فساد است لہ گویند کہ بہ این سخن امام صاحب خون

لہ در دوران عباسی این طریقہ بیعت بود کہ بیعت کنندہ سوگندی خورد اگر من بی لوطی کردم زخم
بین طلاق باشد غلام و کینہ ہایم آزاد باشد و رفتی بر حج پیادہ بر ایم نذر باشد و با وصف این قسم بخانہ برود
و بگوید این قسم تا وقت است کہ خواہش خودم است مطابق قول عبداللہ بن عباس استثناء صحیح
است و با این استثناء تمام پابندی ختم شد درین وقت راہ خطرناک را امام صاحب بہ خلیفہ نشان داد

در بدن ریح خشک شد و خلیفہ منصور بہ شنیدن این گپ بہ خندہ آمد و بہ ریح گفت با امام صاحب
بحث نکن و قتیکہ از دربار بیرون شدند سوے امام صاحب گفت نہ

امروز گویا تو مرا کشتی، امام صاحب گفت نہ تو ارادہ قتل مرا کردہ بودی من خود را رہا کردم
و تو را ہم، در دیگر روایت آمدہ کہ ابن اسحاق نہ در حضور خلیفہ از امام صاحب پرسید اگر یک نفر
قسم یاد کرد کہ فلان کار کنم یا نکنم و متصل انشاء اللہ گفت چند ساعت بعد انشاء اللہ گفت دین
بارہ رای تو چہ است؟ امام صاحب پاسخ داد کہ اگر انشاء اللہ متصل نگوید کدام فائدہ ندارد
ابن اسحاق خوش حال شد و بہ سوی خلیفہ منصور گفت کہ از جد اکبر تو مخالفت می کند کہ عبداللہ
بن عباس است۔ منصور بہ غضب شد امام صاحب با اطمینان کامل گفت جناب اصلاً این
مردم راہ از بین بردن خلافت ترا تعقب می کنند و مقصدشان این است کہ ضمانت بیعت
خلیفہ از ما سلب گردد، چرا کہ اگر بیعت کنند بعد از حنیکہ بخانہ ہایشان رفتند انشاء اللہ بگویند
آن بیعت ختم گردد۔ بعد از شنیدن این سخن خلیفہ امر کرد کہ در گردن ابن اسحاق چادر را انداختہ
بیرون بکشید نفرہای دربار خلیفہ ہمین قسم ہم کردند، بعد از اینکہ از دربار خارج شدند ابن
اسحاق بہ امام صاحب گفت، امروز مراد مرگ تیار کردہ بودی امام صاحب گفت تو دربارہ
من چہ جیلہ سنجیدہ بودی در مناقب موفق ص ۱۲۳،

روزی امام صاحب با شاگردانش در مسجد

نشستہ بود ناگہان یک زن کہ درد ستایش

جواب استفتاء بہ دو پارہ سبب

یکدانہ سبب داشت و یکطرف سبب سرخ بود و طرف دیگرش زرد نزد امام صاحب آورده
گذاشت امام صاحب سبب را گرفتہ با چاقو دو تقسیم کردہ بہ زن تسلیم نمود مردم حیران شدند
بعد از رفتن زن اہل مجلس از امام صاحب واقعا پرسیدند بعد از استفسار زیادے امام
صاحب گفت این عورت ما لضعہ بود و بعض وقت خون سرخ و بسا اوقات دم اصغر "زرد"

۱۔ وفيات الايمان لابن خلكان جلد ۳ ص ۴۰ موفق۔

۲۔ منسوب بہ سوے مغازی نہیں است۔

می دید از جهت جیاب لسان اتفسار نکرد و قتیکه من سیب را دیدم به مطلب اورسیدم -
سیب را دوپاره کردم به این معنی که سرخی و زردی حیض است تا که مثل بین سیب سفیدی
خالص نیاید تو پاک نمی شوی آن زن به گپ رسیده پشت راه خود رفت -

در روض الفائق بحواله حدائق المحنیفه ص ۶۹

قرطبی در تشریح سوره البین

این را هم نوشته که یکی

پایب پیچ چیز در دنیا نسبت به انسان حسین نیست

از درباریان خلیفه منصور یعنی عیسی بن موسی با خانم خود محبت زیاد داشت و زنش بسیار
حسین هم بود و قتیکه شب چهاردهم ماه بود مهتاب تمام جهان را نور و روشن ساخته بود او باز زنش
صحبت و مزاح داشت - قتیکه به روس خانم نظر کرد گفت - انت طالق ثلثاً ان لم
تکونی احسن من القصر یعنی تو بمن طلاق باشی اگر از مهتاب حسین نباشی - هنگامیکه
زن این الفاظ را شنید از شوهرش کناره گی را اختیار کرد که مرا شوهرم طلاق داد و حالیکه
این الفاظ در حین مزاح سر زده بود و طلاق طوری است که اگر به مزاح هم باشد واقع می
گردد عیسی بن موسی بیچاره شب را به غم و بی خوابی تیر کرد و وقت که صبح شد بدر بار خلیفه
رفته واقعه را بیان کرد همین بود که خلیفه همه علماء شهر را بدر بار خود خواسته این مسئله را در
جریان گذاشت هنگامی گفتند که زن طلاق شد زیرا که آدم از مهتاب حسین نمی باشد، لکن
یکی از شاگردان امام صاحب درین مجلس حاضر و ساکت بود و قتیکه همه علماء را می خود را دادند
همه آنها را رد کرده قبول نکرد خلیفه منصور گفت تو چرا خاموش نشسته اود را پاسخ گفت
بسم الله الرحمن الرحیم والتین وزیتون تا آخر سوره خواند و به خلیفه
گفت خداوند میفرماید لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم - طبق فرمان الهی
خداوند هیچ چیز را نسبت به انسان حسین پیدا نکرده است و قتیکه این جواب را حاضرین مجلس
شنیدند هنگام حیران ماندند هیچ چیز نگفتند خلیفه هم به این فتوی عمل کرد زن طلاق نه شد -
«معارف القرآن جلد ۸ ص ۶۹ بحواله قرطبی»

مسئله مشکل طلاق ثلثه

یک مرتبه شخصی نزد امام صاحب حاضر شده گفت یک نفر سوگند یاد کرده زن خود را سه طلاق داده است اکنون

راه دیگری نیست زن طلاق میشود خانه آباد ویران می‌گردد چه کنیم امام صاحب پرسید چه قسم سوگند خورده است آن شخص گفت قسم اول این قسم بود که اگر امروز من نماز پنجگانه را به وقتش نتواندم زخم طلاق باشد (سه طلاق) دوم قسم این بود که اگر من امروز با زن خود جماع نکنم او بمن طلاق باشد سوم این بود که اگر من امروز از جنابت غسل کردم زخم بمن سه طلاق باشد این مسئله پیچیده بود که سرش معلوم نمی‌شد علماء مفتی‌ها به این مسئله رسیدند اما بعد از شنیدن امام صاحب به باریکی گپ رسیده فوراً فرمود -

۱ - صاحب وقتاً امروز عصر را بخواند -

۲ - بعد از نماز عصر با زن خود جماع کند -

۳ - وقت که آفتاب غروب کرد غسل کند شام و خفتن را اداء کند طلاق هم نیاید هر سه

قسم او هم بجا شود در اصل مسئله این است که به اصطلاح شریعت شب تابع روز می‌باشد بعد از غروب دیگر روز حساب شد طوریکه مهتاب عید را دیدی حکم عید نافذ می‌گردد

در مجلس مسائل مشکل فقه بحث می‌گروید با سفیان ثوری

دیت را کدام شخص میدهد

قاضی ابن ابی یسلی و امام ابو حنیفه دیگر علماء و طلباء هم

نشسته بودند هر کس را می‌خود را اظهار می‌کرد که ناگهان یک نفر پرسید که در اینجا چند نفر جمع

شده بود مجلس داشتند که ناگهان از یک سوراخ مار برآمد به یکی از اهل مجلس بالا شد آن نفر

از ترس خود به بالای دیگر کس انداخت نفر دوم به بالای نفر سوم انداخت نفر سوم بالای نفر

چهارم انداخت نفر چهارم به بالای نفر پنجم انداخت از بخت بد نفر پنجم را مار گزید و فاسات

کرد اکنون مسئله در عدالت پیش شد و وارث‌ها بیست دعوی دیت کردند از نظر شریعت

اکنون دیت را کدام شخص می‌پردازد و دیت بی‌الای که واجب میشود؛ چونکه علماء و مفتی‌ها

و مشایخ موجود بودند هر کدام مدلل به قرآن و احادیث رای خود را پیش می‌کردند که بعضی می

گفت به همگی لازم است که دیت را بپردازند بعضی می‌گفت به نفر اول لازم است و بعضی

می گفت به نفر آخری لازم است که دیت را ادا کند. امام صاحب در عین جواب دادن مردم و محققین متبسم بود بالاخره نوبت به امام صاحب رسید از امام صاحب نظر خواسته شد، امام صاحب گفت نفر اول ما را به بالای دوم انداخت از جهت که خود را از شر ما محفوظ نگه دارد بنا بر گردش خلاص شد و دوم که به بالای سوم انداخت و سوم به بالای چهارم و نفر چهارم که به بالای پنجم انداخت از جهت حفاظت خودش و چونکه به انداختن نفر چهارم ما شخص پنجم را نیش زود وفات کرد دیت به بالای نفر چهارم لازم گردید.

اما اگر به مجبور انداختن نفر چهارم پنجم نیش نمی زد یا فوراً نمی مرد بالای او هم چیزی لاشعری شد زیرا که نفر پنجم در حفاظت خود سستی کرده بود. «و صامن خودش می بود در آنوقت»
به این رای امام صاحب همگی قول کردند و زیر کی و تقابست امام صاحب را تعریف کردند.
«عقودا بجهان ص ۲۹۹»

یک روز یک دانشمند رومی سه سوال دانشمند رومی سه جواب مسکت ابو حنیفه بدر بار خلیفه حاضر گردید

که مدعی علم و فضل و دانائی و هوشیاری بوده طمطراقانه گفت من سه سوال دارم که اگر تمام علماء سلطنت تو جمع شوند جواب گفته نخواهند توانست، خلیفه حیران شده اعلان کرد که علماء عظام، امه کبار و امامان جمع شوند همگی طبق دستور خلیفه جمع و به دربار خلیفه حاضر گردیدند که امام صاحب هم تشریف آورده بود، رومی به خود یک منبر هم نهاده بود، وقتی که علماء حاضر شدند او در منبر نشست به نوبت از هر عالم این سه سوال را با ترتیب پرسان می کرد.

اول - این را بگوید که قبل از خدا که بود؟

دوم - این را بگوید که رخ نظر خداوند کدام طرف است؟

سوم - این را بگوید که خداوند تعالی درین وقت چه کاری کند؟

واقعاً که در ظاهر سوال های پریشان کن بود، همگی بعد از شنیدن سوال ها به فکر افتیدند یک

بار امام صاحب از جای خود برخاست نزدیک آمده گفت تو از بالای منبر سوال کردی بر من

هم لازم است که در بالای منبر جواب بدی، تا که حاضرین بی تکلیف بشنوند بناءً بتو لازم

است کہ از منبر پایان شوی رومی زود پایان شد امام صاحب در منبر نشسته گفت اکنون یک سوال بگو یک جواب بشنو دانشمند رومی بہ ترتیب اول سوال ہای خود را شروع کرد و امام صاحب بہ این ترتیب جواب داد، در بارہ سوال اول گفت از یک تادہ بشمار رومی از یک تادہ شمارید وقت کہ بہ دہ رسید مثلاً ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱ بانام امام صاحب گفت اکنون از دہ شماریدہ بہ عقب برو وقتی کہ دانشمند رومی از دہ شروع کردہ تا یک رساند امام صاحب گفت از یک او طرف بشمار رومی گفت از یک این طرف دیگر عدد نیست امام صاحب گفت وقتیکہ قبل از واحد بازی و فعلی قبل دیگر چیز نیست پس اللہ ہم یک است قبل از اللہ دیگر کسی نیست و ہم نبودہ در جواب سوال دوم امام صاحب یک شمع را روشن کرد و از او پرسید کہ رخ این شمع کدام طرف است، رومی گفت ہر طرف است۔

امام صاحب گفت شمع مخلوق است و از تعین رخش مثل تو دانشمند ہا عاجز است پس بندہ عاجز و بیچارہ را در تعین رخ اللہ چہ کار است باز ہم بہ ہر حال رخ خداوند ہر طرف است۔

در جواب سوال سوم امام صاحب فرمود درین وقت خدا تعالی تو را از منبر پایان کردہ مراد منبر شانزہ بہ من عزت داد وقتی کہ دانشمند رومی این جواب ہا را شنید شرمندہ شدہ راہ فرار را اختیار کرد۔ در موفق ص ۱۵۲ و عقود الجمان ص ۲۸۴،

چند نفر از مدینہ منورہ نزد امام صاحب حاضر گردیدند امام صاحب **قراءت خلف امام** وجہ آمدن آنہا را پرسید آنہا گفتند کہ در بارہ قراءت خلف امام با تو مناظر میکنیم، امام صاحب گفت ہمگی شما یکجا با من چہ قسم مناظرہ می کنید اگر مکنفری بودید گپ اورامی شنیدم شما جماعہ کثیر ہستید من زود تر کدام شمارا بفرمانم و سخن کدام نفر شمارا جواب بدہم شما ہمگی علماء و فضلاء ہستید و بہ گپ می ہمید مکنفر امیر مقرر کنید کہ با من سخن بگوید دیگران سمع کنید آنہا از جملہ یک نفر را تعین کردند و گفتند کہ این در بین ما عالمتر است و از طرف ما با شما مناظرہ می کند ما ہمگی خاموش بودہ سمع می کنیم۔

امام صاحب گفت اگر شما ہمگی بہ این اعتماد داشتہ باشید خیلی خوب است۔ باز

امام صاحب گفت اگر شما براهی ادا تامل داشته باشید قناعت اورا قناعت خود می دانید؟ همگی گفتند بلی۔ امام صاحب گفت گپ خلاص شد مناظره ختم شد ماہم در نماز امام را به این غرض می گیریم کہ آن قراءت کند ما بشنویم نبی صلی اللہ علیہ وسلم می فرماید من کان لہ امام فقوات الامام قراءت لہ یعنی کیکہ امام داشت در نماز قراءت امام قراءت اوست در مناقب موفق و عقود الجمان ص ۲۸۲

یک مرتبه از امام صاحب کسی پرسید

جای افسوس نیست بلکه فضل خدا شامل حال شماست

کہ آیا تو بیچ وقت در اجتهاد خود پشیمان شدہ؟ گفت بلی یک مرتبه از من چند نفر پرسید کہ زن مردہ در شکم او طفل دست و پایی زندہ قسم کنیم گفتیم کہ شکم زن را پارہ کردہ طفل را بکشید و بعداً بہ این حکم پشیمان بودم کہ چرا این حکم را دادہ بہ مردہ ضرر رساندم و باز خبر نشدم کہ آن طفل زندہ بر آمد یا مردہ؟

سائل گفت، جناب این جاے افسوس نیست بلکه فضل خدا شامل حال شماست آن طفل من ہستم کہ از برکت اجتهاد شما زندہ ماندہ بہ علم و فقہ و اجتهاد رسیدم۔
در حدائق الحنفیہ ص ۷

قسم واقعہ مذکور قصہ امام طحاوی ہم مشہور است

اجتهاد ابوحنیفہ سبب زندگی امام طحاوی شد

کہ اساتذہ کرام اکثر این قصہ را بہ شاگردان خود بیان می کنند و منہم چند مراتب از اساتذہ خود شنیدم اکنون در حدائق الحنفیہ بحوالہ فتویٰ برہنہ از نظر من گذشت می نویسند کہ اول امام طحاوی شافعی مذہب بود زیرا کہ او در سہای خود را نزد امام مدنی خواندہ بود و بہ سبب اقامت با او و خدمت و درس مسک او را اختیار کردہ بود بعد ازین کہ بہ ذریعہ مطالعہ و اجتهاد حقیقت را معلوم شد از مذہب شافعی گشت حنفی مذہب شد۔ علت از مسلک شافعی گشتن را این قسم ذکر کردہ اند کہ بیک روز امام طحاوی با مامای خود مدنی درس می خواند کہ این مسئلہ آمد اگر زن حاملہ دار بود و نوات کرد با طفل بردہ دفن گردد طفل او را از شکمش خارج کردن جائز

نیست و درین باره مسلک امام صاحب این است که شکم مادر را پاره کرده طفل را از مرگ نجات بدهند وقتی که امام طحاوی این درس را خواند از جای خود برخاست و گفت من تابع این چنین مسلک که پروا دمرگ مراندارد چگونه باشم۔ در سبب این بود که طحاوی در شکم مادرش بود که مادرش وفات کرد و نظر به فتویٰ فقه حنفی بطن مادرش را پاره کرده اورا زنده خارج کردند۔ بعداً امام طحاوی مطالعه و تحقیق فقه حنفی را شروع کرد حتی که در احادیث و فقه ثانی نداشتت در یکروایت دیگر این قسم آمده که محمد بن احمد شروطی از امام طحاوی پرسید که تو چرا مسلک مامای خود را ترک کرده مسلک حنفی را اختیار کردی امام طحاوی پاسخ داد بسیار وقت من می دیدم که ما بایم کتب حنفی را مطالعه می کرد و از آن فائده می گرفت۔

« حدائق الحنفیہ ص ۱۹۱ و عقود الجمان ص ۱۶۶ »

باب ہفتم

خوان زعفران

درشش ابواب مذکور کتاب تکمیل گردیده آماده چاپ بود که خوش بختانه در پنج ذالجه ۱۴۰۵ از طرف مدرسہ تعطیلات ایام عید الاضحی اعلان گردید که ناگهان کتب که از مصر و عربستان سعودی خریدہ شدہ بود بہ کتب خانہ دارالعلوم رسید کہ من جملہ مناقب ابو حنیفہ للموفق، مناقب ابی حنیفہ لکروری اخبار ابی حنیفہ واصحابہ للصیری ابو حنیفہ جباتہ عصرہ آراء و فقہ لابن زہری مصری الطبقات السنیہ فی تراجم الحنفیہ، عقود البحان فی مناقب ابی حنیفہ النعمان فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ وطرب الامثل بتراجم الافاضل، سیر اعلام النبلاء بود، چونکہ تعطیلی ہای عید ہم بود از موقع استفادہ کردہ بعض واقعات کہ در ابواب قبلی نگذشتہ بود جمع نمودہ در آخر کتاب بنام "خوان زعفران" نام نہادم

امام ابو حنیفہ وقتی کہ بہ درس و تدریس مشغول
بشارت احیاء سنت در خواب | گرفت بہ شوق و ذوق تشنگان علم را سیراب
 می کرد در ہمین ایام خواب دید کہ قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم را کندہ حصہ ہای جسم الطہر مبارکش
 را جمع می کند امام صاحب می فرماید وقتیکہ این خواب را دیدم وارخطاء شدم در طبیعت ام
 اضحلال پیدا شد درس و تدریس را ترک کردہ دلیگر در خانہ نشستم -
 وقتکہ طلباء و عاشقان علم ازین حال من خبر شدند بہ احوال پرسی من می آمدند و می گفتند
 کہ تبت و مر یعنی نداری بچمتند و تند درست استی پس چہا درس را ترک کردی امام صاحب می فرماید

از اصرار کثیر آنها صبرم نیامد بالاخره خواب خود را بیان کردم آنها سوؤدبانہ گفتند قابل خفگان نیست خداوند خیر کند درین نزدیکی معبر خواب این سرین موجود است آن را طلب کنیم، امام صاحب خواستن او را مناسب ندانسته خودش نزد او تشریف برده خواب را بیان کرد. امام ابن سرین گفت بلی معلوم میشود من یقین دارم که این خواب را تو دیده^ص ۱۰۰ کلماتی فرماید من جواب دادم که بلی این خواب را من دیده ام ابن سرین گفت ابو حنیفه اگر این را تو درست باشد بتوبه فاطمہ اعیاد سنت و اقامه دین باندا از علم داده شود که به دیگر کس داده نه شده باشد و علم تو عادی علوم پراکنده و منتشره میشود و کدام سنت پیامبر صلی اللہ علیہ وسلم را که مردم ترک کرده باشد یا فراموش کرده باشد برکت علم تو دوباره تازمی گردد امام صاحب می فرماید من این تعبیر را بشارت بخود دانستم و برایم اطمینان و سکون حاصل گردید درس و تدریس را دوباره شروع کردم و به علم فقه بسیار کوشش و سعی به خرتج می دادم الحمد للہ امروز بسیار زاویہ و گوشہ علم زنده شده است اللهم اجعل عاقبة الی الخیر۔

در مناقب لموفق ص ۶۳ و مناقب کردری ص ۱۴۷ ،

در باب اول گذشت که امام صاحب فرمود

سوزن ذریعہ انقلاب زندگی من گردید یک

قصہ سوزن و عبرت امام صاحب

زن مرا فریب داد و یک زن مرا زاهد ساخت وزن سوم مرا فتنه گردانید در تفصیل این حکایت امام صاحب می فرماید روزی از یکوچہ کوفہ عبور می کردم ناگهان دیدم که یک شخص با انگشت خود بطرف کدام شی اشاره میکنند گمان کردم که او گنگ است و به انگشت خود بسوی شی افقیده اشاره می کند که بالا کنم در یعنی از زمین بلند کنم، من از جهت جذبہ بحدردی انسانی نزدیک شده آن چیز را از زمین بلند کرده می خواستم که به او تسلیم نمایم زیرا که گمان بروم شاید از او باشد به غور نظر کردم که اوزن است و بعد از افراشتن آن چیز بمن گفت جناب این را نزد خود محفوظ نگه دار تا که مالکش پیدا شود و به او حواله کنی و در تفصیل زن که زاهد ساخت می فرماید که من روزی از یک کوچہ عبور می کردم که جماعه زنها مجلس داشتند و قتیکی یکی آن مرا دید و گیران را خبر داده به آواز بلند گفت هذا ابو حنیفة الذی یصلی الفجر بوضوء العتمة - یعنی این است آن ابو حنیفه

کہ یہ وضو خفتن نماز فجر رومی خواند بہ شنیدن این سخن زن ارادہ کردم کہ گفتہ اورا راست می کنم
 بہمان بود کہ من بہ عبادت کمر بستہ اکنون الحمد للہ عادتہ شدہ است و در تفصیل آن زنیکہ فقیہ گردانید
 "یعنی فریوہ علم فقہ من گردید" می فرماید - یکزن نزد من آمد دربارہ حیض در ماہواری "از من
 چیزی پرسید و آن مسئلہ بن معلوم نبود بسیار شرمندہ شدہ بعد از آن روز تصمیم تحصیل علم فقہ
 را گرفتم کہ الحمد للہ امروز طبیعت ام بافقہ تا جای برابر است -
 در مناقب کردری و مناقب موفق ص ۵۵ و ص ۵۶"

موسی بن جعفر
 صادق دیگر امام

موسی بن جعفر صادق ابو حنیفہ را از چہرہ اش شناخت

صاحب را ندیدہ بود و قتیکہ اوبا امام صاحب ملاقی شد گفت جناب شما نمان بن ثابت نیستید
 امام صاحب فرمود ہلی و کیف عرفتی فقال - قال اللہ تعالیٰ سیما ہم فی وجہ صہم من اثر السجود -
 یعنی تو چہ قسم مرا شناختی؟ او گفت خداوند می فرماید نشانہ آنها در رو ہایشان است کہ از اثر
 سجدہ معلوم می گردد و مناقب و موفق ص ۲۳۲ و مناقب کردری ص ۲۶۳"

از عبدالمجید بن عبد العزیز روایت است
 عظمت ابو حنیفہ در نظر امام جعفر صادق

نشستہ بودیم کہ امام صاحب تشریف آورد و بہ ما سلام داد امام جعفر صادق جواب سلام
 را دادہ از جای خود بر خاستہ بغل کشی و مصافحہ کردہ امام صاحب را بنظر حاضرین معجز نشانداد
 و قتیکہ امام صاحب رخصت شد - یک نفر از جعفر صادق پرسید کہ آیا شما این شخص را می شناختید؟
 امام جعفر صادق گفت من نسبت بہ تو دیگر بی عقل ندیدم کہ از من می پرسید این شخص را شناختی
 این امام ابو حنیفہ بود کہ درین ملک نسبت بہ ہمہ مردم فقیہی است ، امام جعفر پسر امام باقر است
 کہ با امام ابو حنیفہ تعلق کامل داشت و ہر دویش ہم سن ہم بودند دربارہ او مورخین این قول
 امام صاحب را نقل کردہ کہ واللہ ما رأیت افقہ من جعفر ابن محمد الصادق
 یعنی من نسبت بہ جعفر صادق دیگر فقیہی بزرگ ندیدم ، با وصف کہ این ہر دو ہم سن بودند باز ہم
 علماء جعفر صادق را از جملہ اساتذہ امام صاحب شمرده اند در ابو حنیفہ از ابو زہرہ ص ۵۵ ،

ملاقات امام صاحب بازیدین علیؑ، امام باقر، امام جعفر صادقؑ و عبد اللہ بن حسن

دائرہ تحصیل امام صاحب محدود نبود بلکہ او از ائمہ شیعہ «ر آنانکہ شیعہ امامان خودی دانند و در حقیقت انہا نہ شیعہ استند و نہ امامان شیعہ»، کسب فیض کردہ است و از انہا ہم درس گرفتہ خود را مستفید ساختہ و با انہا مذاکرہ کردہ حتی در میانہ سالی با انہا نصرت و اعانت کردہ و در استیانات گوناگون خود را واقع کردہ است حتی کہ محبت اہل و بیت زہد و تقویٰ بحق و صداقت باعث خاتمہ حیات امام صاحب گردید امام صاحب بازیدین علیؑ، محمد باقر و ابو محمد عبداللہ بن حسن ملاقات کردہ از انہا درس فقہ ہم گرفتہ است زیرا کہ آن ہاستون علم فقہ بودند در الروض النضیر میآید کہ امام صاحب می فرماید من زید بن علی و خاندان او را دیدہ بودم در آن زمان نسبت بہ او دیگر نقہی و عالم حاضر جواب و فصیح و بلیغ ندیدہ بودم امام صاحب بازید بن علیؑ بسیار صحبت نکرده ولی باز ہم از او استفادہ کردہ است ہکذا امام صاحب در وقت با امام باقر بن زین العابدین ملاقات کردہ بود کہ توصیف فقہاہت و رائی امام صاحب ہر جا تبصرہ می گردید، امام باقر از امام صاحب بسیار سخن ہای مخالف شنیدہ بود و قتیکہ این واقعہ در مدینہ طیبہ رخ داد با ہمدیگر ملاقات کردند بہ امام صاحب گفت تو دین بابای من و احادیث او را بہ قیاس تبدیل کردہ امام صاحب فرمود معاذ اللہ این چہ قسم میشود امام باقر گفت پس چرا در ہر جا علیہ تو شور و غوغا پر پا ست؟ امام صاحب درین وقت تفصیلاً با امام باقر صحبت کردہ او را از حقیقت قیاس آگاہ کرد کہ تفصیل ملاقات شان در باب پنجم گذشت و قتیکہ امام باقر در سخنان قناعت بخش امام صاحب را شنید از جاے خود برخاستہ با امام صاحب مصافحہ کردہ جبہہ (پیشانی) امام صاحب را بوسیدہ اورا تکریم داد، امام جعفر صادق ہم از استاذہ امام صاحب شمرده شدہ است و ہم چنین امام صاحب شاگردی عبداللہ بن حسن را بگردن گرفتہ زانوی ادب پیش شان یایان کردہ است آنکہ ثقہ رقابل اعتماد) محدث و صدوق و راست گفتار بود در ابو حنیفہ از ابو زہرہ ص ۷۰

بہ زعم باطل شیعہ ہا زید بن علی رضی اللہ عنہما امام محمد باقر رضی اللہ عنہما و امام جعفر صادق
حقیقت فقہ جعفریہ ائمہ شیعہ اندر در حالیکہ این ہا در حقیقت ز شیعہ بودند و نہ امام
 ہا ہی اصل تشیع اند" بہ امامت امام باقر صاحب دو گروہ مشہور اہل تشیع -

۱- اثنا عشریہ و ۲- گروہ اسماعیلہ متفق اند لیکن از اصل تعلیمات آن ائمہ و
 ہدایات ایشان و خدمات علمی ایشان در فقہ جعفریہ نشان اش دیدہ نمی شود در حقیقت اصل
 فقہ جعفریہ آنست کہ امروز در تمام جہان بنام فقہ حنفی مشہور است و مقبول و منظور و قابل عمل
 و رائج ہم است -

امام ابو حنیفہ امانت دار علم و معارف حضرت عمر رضی اللہ عنہ و حضرت

علی رضی اللہ عنہ و دیگر اصحاب کرام رضی اللہ عنہم

قابل شک نیست کہ سرچشمہ فقہ حنفی از آن ذخیرہ است کہ بہ امام حماد از ابراہیم نخعی بہ
 وراثت ماندہ است با وصف کہ امام صاحب از حماد علم حاصل کردہ نیز از دیگر اساتذہ کرام
 فیض یاب شدہ است کہ تفضیلش در ورق قبلی گذشت بعد از وفات حماد امام صاحب بہ این
 قول اسلاف عمل کردہ درس و تدریس را ترک نکردند - لا يزال الرجل عالماً مادام يطلب
 العلم فاذا ظن انه علم فقه جهل - یعنی تا وقت کہ انسان در تلاش علم است
 عالم می گردد - و تیکہ خود را عالم تصور کرد جاہل شد امام صاحب در تمام عمرش ۵۵ حج کردہ است
 درین دوران از عطاء بن رباح تا وقتیکہ در مکہ بود علم حاصل کردہ است - در سفر ہائے پیاپی
 امام صاحب دو فائدہ بود -

۱- ذخیرہ فقہ و احادیث و فتویٰ -

۲- از طرف دیگر بہ اداء حج تقویٰ و درخ و ترقی روحانی و باطنی میآید این جا امام صاحب
 از عطاء بن رباح و از عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما و از عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما و از مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہما علم نافع فاروق رضی
 اللہ عنہما را نیز حاصل کردہ است و فضل علم حضرت عمر رضی اللہ عنہ و حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما را از درسگاہی
 کوفہ بدست آورده است و افکار علمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ و ابن عباس رضی اللہ عنہما را از تابعین کہ خاص از درسگاہی

آنها فیض یاب شده بود بدست آورد در ابو حنیفه از ابو زهره ص ۶۸ و ص ۶۹

امام صاحب طوری که در علم فقه فضل و تفوق و تقدم
امام اعظم ابو حنیفه و علم قراءت و سبقت و شرف و برتری داشت در فن قراءت

هم کتب ابو حنیفه به طرز و طریقه او پیدا میشود که در هر دور علماء و فقهاء و قاری ها از آن استفاده
 کامل کرده اند درین سلسله تفضیلاً در بعض واقعات مهم و مناقب و حکم ترجیحات قراءت امام
 صاحب کتاب با نوشته شده است بلکه موفق ذکروری درباره قراءت امام صاحب ابواب
 مستقل قائم کرده اند « مناقب ابو حنیفه للموفق ص ۳۲۴ » و درین باره قراءت نقل شده از
 صحابه را افضل حکم کرده و به آن امثال هم داده است و در این باره شاگردان خاص اش
 صاحبین یعنی امام ابی یوسف و امام محمد است اما بعض اشخاص که از نفس خود احادیث جور کرده
 به امام صاحب نسبت داده اند صاحبان علم آن را اعتبار نداده است اولین کسانی که درباره
 قراءت امام صاحب کتاب نوشته ابوالقاسم زعمشری و ابوالقاسم یوسف بن علی بن جباره
 است درین باره کتاب مشهور « الكامل » است خصائل محموده و علم بی پایان امام صاحب را
 هر کس مدح می کرد اما ذکروری و موفق به اشعار عربی چنین تعریف کرده است -

مشهورة منحولة عنراء	لأبي حنيفة ذي الفخار قرامة
فتعجب من صنمها القراء	عرضت على القراء في أيامه
خضعت له القراء والفقهاء	بأنه در ابی حنیفه انه
فتضالت لجلاله العلماء	خلف الصحابة كلهم في علمهم
وهم اذا انتوا له اصدااء	سلطان من في الارض من فقائهم
فضل الميا جميعها صدااء	ان المياة كيشرة لا كنه

عمران الموصلی روایت می کند که به ابو حنیفه خداوند خصلت
 داده بود که اگر آن جمله یک خصلت هم در کسی موجود باشد سیادت
وه خصائل ابو حنیفه

له ذیل الحواجر المفضة جلد ۲ ص ۴۷۷ ر موفق ص ۳۲۴ و ذکروری ص ۳۲۲

و قیادت قوم در ریاست تبیلہ خود را کرده میتواند و آن ده خصلت این است۔

الورع والصدق والسخاء والفقہ ومداراة الناس والمرورة الصادقة
والاقبال علی ما ینفع وطول الصمت والا صابة بالقول ومعونة اللہ فان
عدواً کان اولیاً۔

یعنی پربیزگاری، صداقت، سخاوت، مہارت فقہی با عامہ مردم نرمی محبت با خلوص کامل ہمدردی
سرعت و سبقت در خیر رساندن خاموشی طویل "یعنی از فضول گپی اجتناب" و گفتگو راستی و
معاونت مظلوم برابر است کہ دشمن باشد یا درست۔

از امام زفر^۲ روایت است کہ من بیش از بیست سال در نجاس
مصرفیات ابوحنیفہ^۲ و محافل امام ابوحنیفہ شرکت کردم اما من نسبت بہ ابوحنیفہ دیگر

خیر خواہ و شفیق و غم خوار ندیدم امام ابوحنیفہ^۲ زندگی خود را در راہ خدا در کار خیر وقف کرده بود
روزانہ اکثر اوقات در تدریس و اشاعت علم مصروف بود و جواب مسائل را میداد در واقعات
متخلف و حادثات گوناگون مردم را سوسرتی و راہنمائی می کرد بعد از اختتام مجلس عیادت مرخصان و
مردوی فقیران و ملاقات دوستان و در جنازہ ہا شریک شدن و حال پرسی دوستان و فقراء و محمول
امام صاحب بود حتی کہ بہ ہمین حال شب می شد خود را آمادہ عبادت کرده تمام شب را در نوافل و
ریاضت و مناجات و تلاوت قرآن می گذراند این تقسیم اوقات امام صاحب بود حتی کہ جہان
فانی را ترک گفتہ بہ دار باقی رحلت کرد۔ "مناقب موفی ص ۱۸۶"

بکیر بن معروف می فرماید کہ من بخندمت
ابوحنیفہ^۲ در تمام عمر کسی را بہ بدی یاد نکرد

من بہ مثل شما دیگر کس ندیدم چرا کہ در پیشروی ہر کسی کہ اسم ترا یاد کردم او بالای تو اعتراض کردہ
و بدگفتہ اما وقتیکہ نام ہر کسی را کہ در نزد شما یاد کردم دوست بودہ یا دشمن آنرا توصیف کردہ
و وقتیکہ امام صاحب این را شنید گفت ما کافات احداً بسیئۃ قط یعنی تا امروز من بہ
بدگفتن کسی بدل نگرفتم برابر است کہ دوست باشد یا دشمن بد یعنی کسی را بد نگفتم و بہ کسی تنقید
اعتراض نجیب بدگویی نکرده ام "عبداللہ بن مبارک می فرماید من هیچ بندہ را ندیدم کہ این

قدر پر بزرگوار و متقی و محافظ زبان خود باشد طوریکه ابوحنیفه بود۔ ابن مبارک می فرماید یک قصاب را دیدم که امام صاحب را دشنام می داد لیکن امام صاحب در پاسخ بجز از دعای خیر خواهی دیگر چیزی نمی گفت در مناقب موفق ص ۱۱۱

از نضر بن محمد روایت
مکالمه کثیر و نضر بن محمد درباره ریاضت امام صاحب
 است که می فرماید

من از خانه به اراده حج بر آمدم همراه یک کثیر هم داشتم وقتی که در کوفه رسیدیم به ملاقات امام صاحب شرف شدم وقتی که مرا دید بسیار خیر مقدم کرده خیلی خوشحال شد۔ بعد از چند روز من به حج روان شدم و کثیر را در جای امام صاحب ماندم که تا آمدن من خدمت شما را بکند وقتی که از سفر حج باز گشتم باز بکوفه رفتم و با امام صاحب دیدن کردم اما اراده ایستادن زیاد نداشتم و تصمیم نداشتم که امام صاحب را تکلیف بدهم بنا بر دیگر جا دکناسه " رفتن عزم داشتم امام صاحب را گفتم به خادم تان امر کنید که کثیر مرا در کناسه در خانه فلانی برساند امام صاحب گفت این جا جای خودت است کدام تکلیف نیست۔

لاکن نضر قبول نکرد و امام صاحب آن کثیر را به کناسه فرستاد وقتی که کثیر به نضر رسید در گفتگوی بین خودشان کثیر از نضر پرسید آیا تو از جمله شاگردان امام صاحب نیستی؟ نضر گفت بلی من از شاگردان امام صاحب هستم کثیر گفت تو چه قسم شاگرد هستی که افعال و کردار تو مثل افعال امام صاحب نیست بلکه از زمین تا آسمان فرق دارد نضر گفت به علم و تقوی امام صاحب که رسیده میتواند؟ کثیر گفت نه من درباره بهارت علمی نمی گویم بلکه من زندگی عادی و عادت او را میگویم بتو خوب معلوم است که تو ۴ ماه در مسافری بودی در همین چهار ماه که من در خانه آنها بودم جای تعجب اینجا است که درین مدت مذکور نه به امام صاحب نان عظیمه پخته می شد و نه جای استراحت خاصی داشت وقتی که شب میشد امام صاحب بدرگاه خدا ایستاده مصروف بندگی و عبادت بود به نماز و تلاوت و دعای تا سحر قائم بود گویا که یک چوب را ایستاد کرده باشی در جای امام صاحب به من انتظام نان جدا بود اما به امام صاحب کسی آورد را هم بخاطر نان صفائی کرد یعنی به امام صاحب کدام دیگر دکاسه جدا نبود۔

گویند وقت که نظر ستمبای کینه خود را شنید حیران شده خوشحالی اش به غم مبدل گردید
و طوری در فکر و غم فرو رفت که از اعمال خود پشیمان شده در حالت بی خودی شب را در یک گوشه خانه
گذرانند و کینه در جای دیگری شب را سپری کرد «مناقب موفق ص ۲۲۲»

در ایام که امام صاحب مصروف اشاعت علم
احتیاط ابوحنیفه در کجاست و مناظره فقه بود که بسا اوقات مناظره با خوارج و شیعه

با پیش می شد بنا به اصول عقائد شاگردان و اجباء خود از از مناظره کردن منع می ساخت حتی که
یک مرتبه پسر خود حماد را در حال مناظره دید او را منع کرد که دوباره این کار را نکنی حماد فرمود
رایناک تناظر فیه و تنها ناعنه - یعنی مای بنسیم که تو خودت مناظره میکنی و ما را منع
میسازی - امام صاحب جواب داد که من مناظره میکنم لکن بسیار احتیاط می کنم و در حین مقابله
کو شش می کنم که جانب مقابل حصر شود و شما که مناظره می کنید به خاطر که جانب مقابل خطا شود
بلغزد کسی که آرمان دارد که جانب مقابل خطا شود گویا که کافر شدن او را آرمان کند - کسی که طمع
کافر شدن دیگر را کند و به آن خوشحال شود قبل از کافر شدن دیگر خودش به درجه کفر می رسد
«ابوحنیفه از ابو زهره مصری ص ۲۱۱»

شفیق بن ابراهیم بلخی میفرماید من یک مرتبه
عقیده راسخ و یقین محکم امام ابوحنیفه در مسجد همراه امام صاحب در مجلس نشسته

بودم و مسجد از تلامیزه و اجباء امام صاحب مملو بود که یک مار از بالا در پیشروی امام صاحب
افتید مردم هر طرف گریختند که مار است منم از جمله کسانی بودم که جا تبدیل کرده بودم لکن این
سخن به امام صاحب کلام اثر نکرد و ما تحرک ابوحنیفه فی مجلسه و لا تغیر
لونه فو قعت الحجة فی حجرة فنفضها و ما زال عن مجلسه فعرفت
انه صاحب یقین - یعنی نه امام صاحب از جای خود بی جا شد و نه در زنگش تغیر آمد در حالیکه
مار در دامن او افتیده بود و آن را دور انداخته در جای خود مطمئن نشسته بود وقت که من این حال
را دیدم گفتم که واقعا امام ابوحنیفه مالک یقین کامل است -

اسماعیل بن فدیك میفرماید که من امام مالک را دیدم
امام مالک و احترام ابوحنیفه که دست امام ابوحنیفه را گرفته و رحین رقتار گفتگو

می کردند حتی که به مسجد رسیدند دیدم که امام مالک احترام امام ابوحنیفه را کرده اورا مقدم کرد و خودش
 از عقب اورفت در رحین و خول در مسجد شنیدم که امام صاحب این دعا را می خواند -

بسم الله الرحمن الرحيم هذاموضع الايمان فآمني من عذابك و
 نجستی من النار - یعنی بنام خدای که بی اندازه مهربان و نهایت با رحم است این مسجد جای
 امن است الهی مرا از عذابت در امان دار و از آتش دوزخ محفوظ دار

در باره قبر امام صاحب مورخین
امام شافعی به توسل ابوحنیفه برکت حاصل کرد می نویسند و خطیب بغدادی هم

نوشته است و موفق هم همین روایت را نقل کرده است که راوی علی بن میمون است و علی بن
 میمون از جمله شاگردان خاصی امام شافعی بحساب می آید می گوید که من به گوش های خود شنیدم
 که امام شافعی می گفت انی لا تبرک بابی حنیفه واجیبی الی قبره فی کل یوم یعنی زائراً
 فاذا عرضت لی حاجة صلیت رکعتین و جئت الی قبره و سالت الله تعالی
 الحاجة عنده -

یعنی من به وسیله ابوحنیفه برکت حاصل می کنم و کلام حاجت پیش شود و در رکعت ناز خوانده
 در پهلوی قبر او از خدا خواهم پوره گردد در تاریخ بغداد و موفق ص ۲۵۳

قاضی ترمذی (قاضی عبدالعزیز) روایت می کند که یکروز امام صاحب فرمود
مولائی ابوحنیفه روزی نزدی من یک شخص آمده گفت خواهرم وفات کرده و حامله

له مناقب موفق ص ۱۸۱ یاد داشته باشید که امام صاحب پانزده سال از امام مالک
 کلان بود ابوحنیفه در ۱۵۰ هجری پیدا شده است و امام مالک در ۱۹۹ هجری تولد شده و ابوحنیفه
 در ۱۵۰ هجری وفات کرده و امام مالک در ۱۹۹ هجری وفات کرده است امام ابوحنیفه رح
 تابعی است و امام مالک تابعی نیست -

داراست اکنون در شکم او طفل دست و پائی زند من گفتم اذهب و ثشق بطنها و اخرج الولد یعنی زود برو شکم او را پاره کرده طفل را از شکم او خارج کن - آن شخص رفت همان قسم کرد و بعد از هفت سال همان نفر آمد که همایش یک کودک بفت ساله بود گفتم آیا تو این طفل را پیشناسی گفتم نه آن شخص گفت این همان طفل است که در شکم مادر بود تو فتویٰ خارج کردن اش را داده بودی من به قول تو عمل کرده شکم مادر را پاره کرده طفل را از مرگ نجات دادم و این طفل از شما ممنون است یعنی تو بالای این طفل احسان مندستی بناءً ما بم نام این را مولائی ابو حنیفه در یعنی غلام ابو حنیفه، نام نهاده ایم - مناقب موفق بعد ازین حکایت در آخر گفته هذا مولدک وقد سمیته نجبا - یعنی این کودک غلام تو هست و نام او را نجبا مانده ایم - در مناقب ابی حنیفه لکروری ص ۱۹۶ و مناقب موفق ص ۱۲۱

واقعات نویس با دربارہ نسب امام صاحب اقوال
شرافت نسبی و کمالات فقهی | مختلف را نوشته اند بعضی گفته اند که از کابل بود بعضی با گفته که

از بابل بود بعضی مؤرخین گفته که عربی النسل بود لکن قول راجح این است که امام صاحب از نسل فارس بوده این سخن در آثار و نشان و مرتبه امام صاحب هیچ فرق نمی آید و نه خدمت دین به عقب می افتد و حقیقت این است که امام صاحب و والدش آزاد بودند و غلامی نکرده اند و غلام نبودند و دربارہ بابای او که آزاد بود یا غلام بچش کردن بی جا است -

به این خاطر در شان و مرتبه او هیچ کمی و بیشی نمی آید اگر فرض کنیم که امام صاحب غلامی هم کرده باشد در شان و شوکت او هیچ کمی نمی آید و از لحاظ اخلاق اسلامی در صفات او و خوبی او هیچ فرق نمی آید امامت امام صاحب و علمیت و قابلیت هوشیاری و تقوی و اخلاص اش او را از مال و زر و حسب و نسب بی نیاز گردانیده است و این رحم و فضل خداست که به بعضی ها میدهد علامه بر مکی می فرماید که تقوی نسب است از همه بالا و ذریعہ است برائے کسب ثواب - ان اکرمک عند الله اتقاکم نبی صلی الله علیه و سلم می فرماید الی کل بر و تقی - یعنی هر یک و متقی در آل من است نبی صلی الله علیه و سلم سلمان فارسی رضی الله عنه را در آل خود حساب کرده است - سلمان من اهل البيت یعنی سلمان از اهل بیت ماست -

خداوند اولاد نوح علیه السلام را از زاده او حساب نکرد و آنده لیس من اهلک انه عمل
 غیر صالح (بود) بنی بلال رضی که غلام بود بخود قریب کرد و کاکای خود که ابولهب بود دور کرد.
 در مناقب ابی حنیفه للمکی ص ۶، در کدام زمان که مردم حسب و نسب را اعتبار می دادند به
 ابوحنیفه ذره حقارت عارض نگردیده بود روزی یک نفر از قبیلہ بنی تمیم در نام کدام قبیلہ که نسبت
 غلامی امام صاحب به آن قبیلہ می کرد، به امام صاحب گفت انت مولای قوم مولای
 من هستی دو یعنی آزاد کرده منی، امام صاحب جواب داد انا والله اشرف لک منک لی
 یعنی به سبب من بتو عزت داده شده است، لیکن به سبب تو در عزت من افزونی نیامده است
 در الانتقاد لابن عبدالبر، در زبان مورخین عرب موالی عجم را گویند و فارسی النسب بودن در
 عظمت و شان امام صاحب ذره نقصان وارد نمی کند، همین موالی (غیر عرب) بودند که در زمان
 تابعین حامل علم و فقه بودند و امام صاحب نزد آنها زانوی ادب را پایان کرده از علم و فقه آنها
 کمال و فیض حاصل کرده است و حقیقت هم همین است که در زمان تابعین و تبع تابعین در بلاد و
 اصهار اکثراً فقیهام و موالی عجمی بودند در ابوحنیفه، حیاتہ، وعصرہ، آراوہ، وفقہہ ص ۱۳،
 و انعکاس این حقیقت از مکالمه عبدالملک مروان ز زهری و یا از گفتگو هشام و عطاء بن
 ربیع خوبتر واضح می گردد. ابن عبدبر به نقل قول از عیسی بن موسی و قاضی ابن یطی می فرماید در
 کتاب العقد الفرید، که این نقل را هم امام مکی در مناقب ابی حنیفه و حاکم در معرفت علوم الحدیث
 ص ۱۹۵ ذکر کرده است. گویند که یک مرتبه ابن شهاب زهری به دربار خلیفه عبدالملک تشریف
 برد در حین صحبت خلیفه از ابن شهاب زهری پرسید آیا بتو معلوم است که امروز در بلاد و اصهار
 مسلمین علما بزرگ که مرجع انام باشند کدام باشند؟

زهری: گفت بلی صاحب بن معلوم اندو گو که علما کدام شهر را برایت نام ببرم.

عبدالملک: حسب ذیل از زهری پرسیدن را شروع کرد.

عبدالملک: تو اکنون از کجا آمدی؟

زهری: از مکہ شریف.

عبدالملک: تو که از مکہ آمدی امروز در مکہ رہنا و پیشوای روحانی مردم و عالم بزرگ

و مربع مردم کہ مردم بہ او عقیدت مند باشند کیست ؟

زہری : عطاء بن رباح در مجاہد سعید بن جبیر و سلمان بن یسار ۱۰ اسماء کہ در قوس
بند است ما خود از دیگر روایت است چونکہ واقعہ کی است بناءً یک جا ذکر کردیم۔

عبد الملک : عطاء بن رباح عربی است یا از موالی ؟

زہری : از موالی ۔

عبد الملک : چہ چیز عطاء و ہمراہانش را بہ این مقام رساندہ ؟

زہری : علم دین و روایت حدیث ۔

عبد الملک : راست گفتی ہمین دو چیز طوری است کہ بہ انسان سرداری و پیشوای

وزعامت میدہد ۔

عبد الملک : در بین امروز پیشوای مسلمین کیست ؟

زہری : طاوس بن کيسان و پسرش دا بن امیہ

عبد الملک : آنها عربی النسل اند یا از موالی اند ؟

زہری : از موالی اند ۔

عبد الملک : چہ چیز بہ آنها این بزرگی را عطا کردہ است ۔

زہری : چیزیکہ عطاء بن رباح و رفقاہ او را عزت دادہ بود ۔

عبد الملک : امام و پیشوای مصر کہ است ؟

زہری : یزید بن حبیب ۔

عبد الملک : یزید عربی است یا موالی ؟

زہری : از جملہ موالی اند ۔

عبد الملک : پیشوای شام کہ است ؟

زہری : سکول ۔

عبد الملک : از عرب است یا موالی ؟

زہری : این ہم موالی است ۔ یکنون قبیلہ ہزیمیل آزاد کردہ بود ۔ وقتیکہ

عبدالملك اين بواب باراشنيد در چهره اش تغير آدرنگ اش سرخ گشته غضبناك شده از جاي
خود ايتاده پريد در جزيره يعني درميان دجله و فرات پيشوا كيست؟
زهري: ميمون بن مهران -

عبدالملك: عربي است يا موالي؟

زهري: موالي -

عبدالملك: فقهی و امام عراق كيست؟

زهري: حسن بن ابی الحسن و محمد بن مرتين -

عبدالملك: عربي اند يا موالي؟

زهري: موالي اند يعني عمي اند -

عبدالملك: در مدینه فقهی و عالم و سردار پيشوا و امام كيست؟

زهري: زید بن اسلم و محمد بن المنكدر و نافع بن ابی نجیح -

عبدالملك: عربي النسل اند يا موالي؟

زهري: موالي اند به مجرد شنيدن اين جوابات غضب عبدالملك افزون گردیده

گفت فقهی و درهنای خراسان كيست؟

زهري: ضحاک بن مزاحم و عطاء بن عبداللہ خراسانی -

عبدالملك: اين ها عرب اند يا عجم؟

زهري: موالي «يعني عجم» اند -

عبدالملك: آه سرد كشيده گفت و يلك افسوس باد بتو، در رنگش تغيری

زيادی آمده گفت در كوفه فقهی و پيشواي مردم كيست؟

زهري: ابراهيم المنخفي و شعي -

زهري می گوید از ترسم نام حکم بن عتبہ و حماد بن ابی سلمان را نگرفتم زیرا که اين ها هم موالي
بودند از جهت برپاشدن مشروطه های آنها را ياد نکردم، وقتیکه من نام ابراهيم المنخفي را گرفتم عبدالملك
بلا اختيار اللہ اکبر گفته طرف من گفت بعد از اين قدر وقت الان يك سخن گفتمی که کمتر برایم اطمان و

مترده دارد «العقد الفريد جلد ۲ ص ۲۶۲»

در بعض روایات می آید که عبدالملک گفت اگر همین جواب آخری را همین قسم ارائه نمی کردی قریب بود که دلم بترتد و در کدام روایت که این واقعه بسوی هشام منسوب است در آن روایت الفاظ عبدالملک را این چنین نقل کرده است که من گمان داشتم روح من بر آید لیکن در زبان تو نام عربی نیاید. «ابو حنیفه از ابو زهره ص ۱۵»

بهر حال در زمانه که امام اعظم ابو حنیفه رحمه الله علیه مصروف تحصیل علم بود علماء اکثر اموالی و اعاجم بودند و به ذریعه آنها دین نشر و اشاعت می گردید غرض من از نقل این واقعه مفصل این است که استاذنا امام ابو حنیفه سوا بی اعاجم در فخر و نسب و عزت و شرف اوزره رخنه وارد نمی شود «چراغ را که ایزد بر فروزد، هر آنکس پف کند ریشش بسوزد» اما خداوند به آنها علم، و فخر و فقه و کالات و مراتب روحانی و صلاحیت های و بی را داده بود که نسبت به نسب زیاده مقدس تر بوده بلکه تا قیام قیامت نام انسان زنده می باشد.

شفیق بن ابراهیم میفرماید که یک مرتبه ملاقات ملاقات ابو حنیفه با ابراهیم بن ادیم امام صاحب با ابراهیم بن ادیم شده با هم صحبت کردند امام صاحب گفت ای ابراهیم خداوند تو در عبادت ریاضت و مجاهدت حصه وافر می بخشیده مگر آرام نه نشین به علم توجه کن زیرا که علم رأس العبادات است و دار مدار کارهای دنیا و آخرت به علم است «در مناقب ابو حنیفه» الموفق ص ۲۵

از سفیان بن مثال تا در دیانت داری و عدل و انصاف امام صاحب زیاد بغدادی

روایت است که امام صاحب در ریاضت تقوی و ورع و نیکوکاری بسیار پیش بود و از لحاظ کار و بار بزاز بود «دکان کالا فروشی داشت»

تجار کالای خرب بود بنام خزاز هم گویند در خرید و فروش و تجارت هم از تقوی و پرهیزگاری کار گرفته در ذره ذره سودا احتیاط می کرد یک مرتبه یک شخص از مدینه بکوفه آمده عزم کرد که بخانه اش چیزی مال و سودا و کالا ببرد بعد از اینکه دوستان خود را دید ذکر خریدن سودا و کالا را هم کرد.

اجداد او گفت کدام کالای کہ تو تصمیم خریدن داری بجز در دکان ابوحنیفہ دیگر جا پیدا نمی شود، لکن وقتیکہ بہ دکان اورفتی بہ ہر قیمتی کہ می گوید بگیر چرا کہ او یک گپ دارد آن نفر ہر سان کردہ دکان امام صاحب را پیدا کردہ در دکان یک شاگرد امام صاحب نشستہ بود او گمان کرد کہ ابوحنیفہ ہمین است و کالای را کہ ضرورت داشت یک ہزار درہم قیمت داشت پول را دادہ کالا را گرفتہ باقی سواد خود را خریدہ بہ مدینہ بازگشت چند وقت بعد آن کالا ضرورت شد امام صاحب پرسید شاگردش گفت آن کالا را فروختم امام صاحب پرسید چندان فروختی ؟ شاگرد گفت بہ یک ہزار درہم وقتیکہ امام صاحب این را شنید بہ او غضب شدہ گفت تعذر الناس وانت معی فی دکانی یعنی تو ہمراہ من در دکان ہستی و مردم را فریب میدہی، امام صاحب آن شاگرد را از دکان خارج کردہ یک ہزار درہم را گرفتہ بہ تلاش خریدار کالا مدینہ رفت وقتی کہ در مسجد داخل شد دید کہ از ہمان کالا در تن یک نفر است و آن نفر نمازی خواند امام صاحب ہم بہ نماز نیت کرد وقتیکہ آن نفر نماز را ادا کرد امام صاحب قریب شدہ گفت برادر من این کالا را از کجا خریدی آن نفر گفت من این کالا را از ابوحنیفہ رفیقی از کوفہ بہ قیمت یک ہزار درہم خریدم امام صاحب گفت -

تو اگر ابوحنیفہ را ببینی میثناسی ؟ آن شخص گفت بلی امام صاحب گفت من ابوحنیفہ

ہستم آیا تو این کالا را از من خریدہ آن شخص گفت نہ امام صاحب گفت این یک ہزار درہم خود را بگیر این کالای کہتہ را پس من بدہ و امام صاحب تمام حالات و واقعات را بہ آن شخص قصہ کردہ آن شخص گفت جناب من کالا را چند مرتبہ پوشیدم و کہتہ ہم شدہ نامناسب است کہ اکنون برای تو بدہم اگر می خواهی دیگر پول ہم میدہم امام صاحب گفت من برای پول گرفتن نیادم اصلاً قیمت این کالا چہار صد درہم است و رفیق من تو قیمت سودا کردہ است من می خواہم کہ شش صد دیگر تو بدہم اگر این قسم خوش نداری یک ہزار درہم را بگیر کالای مرا بر ایم بدہ و چہ انداز کہ تو این کالا را استعمال کردہ از طرف من بخشش است خواهش مندم کہ ازین دوراہ یکی را اختیار کنی آن نفر قبول نکرد و گفت بہ ہمین قیمت کہ خریدم صحیح است لکن امام صاحب او را مجبور کرد بالآخرہ او گرفتن شش صد را قبول کرد امام صاحب شش صد درہم او را دادہ دوبارہ بہ خوشحالی

کامل بکوفہ بازگشت « مناقب موفقی ص ۱۶۱ »

اسد بن عمرو

خدا جنت را بتو واجب بگرداند اگر چه من خوش ندارم فرماید کہ یک مرتبہ

عمر بن ذر نزد امام صاحب آمدہ گفت جناب من یک ہمسایہ شیعہ دارم کلام مسئلہ برایش عارض شد است امام صاحب گفت اورا نزد من روان کن طبق شریعت فیصلہ کنم و جواب بدہم عمر بن ذر ہمسایہ خود را خبر داد ہر دو نزد امام صاحب آمدند شیعہ گفت من بہ خانم خود گفتم انت علی حرام تو بر من حرام باشی آیا بہ این لفظ زن طلاق شد؛ و بر انسان حرام میشود یا نہ؟

امام صاحب گفت - درین مسئلہ رای علیؑ اسہ طلاقہ بودہ زن مغلط می کرد - شیعہ گفت قول علیؑ بمن بکار نیست فتویٰ تو منظور است امام صاحب گفت وقتیکہ انت علی حرام گفتی چہ مقصد داشتی - شیعہ (رافضی) گفت ایچ چیز نیت نکرده بودم - امام صاحب گفت نیت طلاق را ہم نکرده بودی؟ شیعہ گفت نہ - امام صاحب گفت ایچ گپ نیست زن در نکاح تو هست، وقتیکہ آن رافضی (شیعہ) این جواب را شنید گفت جزاک اللہ خیر! و واجب - لک الجنة وان کرهت انا یعنی خداوند تو جزا بخیر بدہد و واجب بگرداند تو جنت را اگر چه من خوش ندارم " ابو حنیفہ لکوردی ص ۱۸ "

شیطان طاق

حرکت چیا سوز رافضی (شیعہ) وغیرت دینی و چیا داری ابو حنیفہ کہ رہبر مشہور

شیعہ ہا بود و شیعہ ہا اورا مون طاق می گفتند - این نصیحت از نام ابو حنیفہ بسیار بدی برد و یکی از جملہ حاسدین دیکتہ و رو بغض کنندہ ہا سے امام صاحب بود و از موقع استفادہ کردہ می خواست کہ امام صاحب شرمندہ شود و اعتراضات و تنقیدات ہم می کرد یک مرتبہ بہ حمام رفت دید کہ امام صاحب ہم آن جا موجود است - وقتیکہ امام صاحب را دید گفت اسے نعمان شکر خداست کہ استاد تو "حماد بن ابی سلیمان فوت کرد" امام صاحب گفت اگر استادان من می مرند طبق فطرت بشری و تقاضای قانون خداوندی است و اما استاذک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم یعنی استادان تو زود نمی مرد زیرا کہ خداوند تاملت خاص مہلت دادہ است و اشارہ امام صاحب بطرف شیطان بود زیرا کہ قرآن می فرماید الی یوم دقت معلوم - وقتیکہ این جواب

امام صاحب را شنید لاجواب شده خاموش ماند و قتیکه از دستش دیگر چیز نیامد از بی حیای کار گرفته
از او خود را کشیده شرمگاہ خود را بطرف امام صاحب کرد چونکہ امام صاحب نمونہ و پارچہ ریا بود۔
روی خود را دیگر طرف گردانید و شیوہ گفت چشم تو چہ وقت کور و نظرت ختم شدہ بود ؟ امام صاحب
گفت وقت کہ خداوند پرودہ تو را در اند چونکہ امام صاحب حیاناگ بود این فعل خبیث را برداشت
کرده نتوانست زود از حمام برآمد این۔

اشعار را می خواند۔

اقول و فی قولی بلاغ و حکمة
الو یا عباد اللہ خافوا اللہ
ترجمہ : ہر کلام من ملو از حکمت و بلاغت است
یا عباد اللہ بتہ سید از معبود برحق
و مناقب موزن سنگا و مناقب ابی حنیفہ مکروری ص ۵۵
وما قلت قولاً جئت فیہ بمنکر
فلا تدخلوا الحمام الا بمیزر
ہر قول تو منفور و ضلالت است
نہ ستری و بی حیای مر ملائک را نفرت است

از کنارہ دوزخ بہ برکت ابو حنیفہ قدریہ محفوظ ماند
ون بر ایسم المنظلی
قاضی سمرقندی است

کہ ہمراہ مایک گروہ از سمرقند روان شد یک نفر ماعیضہ گروہ قدریہ را داشت در راہ ماہ ہمراہ
او بحث و مباحثہ کردیم وقت کہ بکوفہ نزدیک شدیم گفتیم اکنون این جا جای فیصلہ کردن است
لاکن تو بکوفہ نزدکی فیصلہ کنیم ؟ او گفت نزد ابو حنیفہ بالآخرہ نزد امام صاحب رفتیم کہ مصروفیات
و مکتوبات زیاد داشت ما ہم در صف مراجعین ایستاد شدیم و گفتیم جناب ، این کاروان ما از
سمرقند آمدہ از بخت بد ما یک ہمراہ ماعیضہ قدریہ را دارد ما بسیار مباحثہ کردیم لاکن حل مسئلہ
و فیصلہ را بشا محفل کردید ، ہر بانی کنید او را طلب کنید اگر خداوند بہ برکت شما ہدایت کند بہ راہ
نیکی بیاید چہ کاری خوبی خواهد شد ما بدل خود می گفتیم امام صاحب مصروف است کار زیاد
دارد شاید گپ ما را گوش نکند و یا خود را بہ بی خبری باندازد لیکن فوراً امام صاحب قلم و کاغذ
را بجای خود گذاشت با قدریہ در تماس شدہ بانری با او صحبت کرد و قتیکہ امام صاحب با او گپ
را شروع کرد او سست شد وقتی کہ دوم بار با او کلام کرد در فکر فرو رفت و قتیکہ مرتبہ سوم

با او کلام کرد سر خود را بزین انداخته لاجواب شدستی که خداوند آن را به برکت ابوحنیفه "براه آورد
از گمراهی به راه آمده توبه کرده گفت استغفر الله والتوب الیه - جزاک الله یا ابوحنیفه
عتی خیراً ومن جمیع المسلمین کنت علی شفیر النار فانقذنی الله علی
یدک ؛ یعنی - پناه می خواهم از خدا و توبه میکنم به او ای ابوحنیفه خدا تو از طرف من و همه مسلمین جزا
خیر نصیب گرداند - من به زاویه دوزخ رسیده بودم لکن خداوند به برکت تو باز مرا کشید و محفوظ ماند
" مناقب موفق ص ۱۹ و مناقب کردوری ص ۱۹۶ "

از امام زفر روایت است که امام صاحب فرمود کدام علم که
علم آنست که نافع باشد
انسان را از کارهای حرام و گناه منع نکند این چنین عالم
در خسران و تاوان است " مناقب موفق ص ۲۴۳ و ص ۲۴۴ "

ابن وکین می فرماید که امام صاحب فرمود و قیقه علماء و فقهاء
علماء و فقهاء ولی الله اند
ولی الله باشد پس در زمین و آسمان هیچ ولی الله نیست
زیرا که خدای فرماید الله ولی الذین امنوا الخ
پس علماء و فقهاء در شناختن خدا نسبت به دیگر بندبای خداوند مقدم اند بنناء حق
دار ولایت و قابلیت مقام اعلی را دارند " مناقب موفق ص ۳۴۴ "

کدام مجلس انعقاد نکاح بود مفضل کوفی می فرماید من هم درین مجلس حاضر
اختصار در خطبه
بودم دیدم که سفیان ثوری و قاضی شریک و غیره علماء نشسته اند و معلوم
می گردید که منتظر کسی بودند از صاحب خانه پرسیدند که منتظر کیستی ؛ صاحب خانه گفت منتظر
امام ابوحنیفه در همین وقت امام صاحب هم حاضر شد و صاحب خانه گفت جناب خطبه نکاح
را شما بخوانید در یعنی نکاح را شما بسته کنید " امام صاحب خطبه را شروع کرد بعد از حمد و ثنا گفتن
این چنین گفت -

اما بعد - فان الکلام کثیر و محکمہ یسیر - وان الکلام لا ینتهی حتی
ینتهی عنده و خیر الکلام ما ارید به وجه الله و شر الکلام ما ارید به
غیر وجه الله تعالی و عقد نکاح قال فقال سفیان لشریک الامر کما تری

یعنی بعد از حمد و ثناہ کوتاہ گفت بعد ازین سخن، سخن بسیار است لکن خبر خوب آن است کہ آسان باشد کلام تا آن وقت خلاص نمی شود کہ تو خلاص کنی در ہمہ کلام بہتر آن است کہ بہ رضاء خدا باشد و بدترین کلام آن است کہ بہ رضاء دیگران باشد در بعد از آن نکاح رابستہ کرد، راوی می گوید سفیان بہ رفیق خود شریک گفت چہ قسم بود دیدی۔
 « مناقب کردی ص ۲۲۷ »

خوانندہ و سامعین گرامی خدا نگہدارتان بعداً انیکہ امروز یوم جمعہ المبارک ۹ میزان ۱۳۷۲ ہجری شمسی مطابق اول اکتوبر ۱۹۹۲ء عیسوی مصادف با ۱۵ ریح الثانی ۱۴۱۲ ہجری قمری بہ توفیق و معاونت خداوند بی نیاز با وصف

مشکلات درسہا در واقعات حیرت انگیز امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ترجمہ گردیدہ ختم شد۔ با وصف نظر ثانی فکر میکنم کہ ہنوز ہم در کتاب سہود غلطی لفظی یا تکتبی موجود باشد۔ پس امید وارم کہ بجای تنقید شما خوانندہ و سامعین محترم لطف نمودہ با ما ہمکاری نماید۔

پانیدہ محمد زعیم بدخشان قاضل و استاد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور۔ پاکستان۔

مولانا عبدالقیوم حقانی کی تصنیفات و تالیفات

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ، براج پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ، صوبہ سرحد، پاکستان

فون : (0923)630237 فیکس : 630094

ہدیہ	نام کتاب	ہدیہ	نام کتاب	ہدیہ	نام کتاب
26/=	اکبر کی شام زندگی	90/=	ارباب علم و کمال اور پست رزقِ حلال	300/=	حقائق السنن شرح جامع السنن للترمذی (جلد 1)
60/=	عشق رسول ﷺ کے ایمان افروز واقعات	75/=	سراغ زندگی	500/=	توضیح السنن شرح آثار السنن للمیمونی (جلد 1)
45/=	ختم نبوت میں اکابر کا مجاہدانہ کردار	30/=	منکر اسلام مولانا سعید ابوالحسن علی ندوی	550/=	توضیح السنن شرح آثار السنن للمیمونی (جلد 2)
16/=	آداب المسلمین (پتہ)	120/=	سوانح مجاہد ملت حضرت مولانا مفتی محمود	500/=	شرح شکل ترمذی (جلد مکمل)
180/=	فلسفہ سیرت خاتم الانبیاء ﷺ	90/=	سوانح مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی	21/=	کتابت اور تدوین حدیث
120/=	زبدۃ القرآن	120/=	جمال یوسف (تذکرہ سوانح مولانا محمد یوسف ندوی)	120/=	جمال محمد ﷺ کا دلربا منظر
30/=	انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت (دریغ)	99/=	حیات النور (تذکرہ سوانح علامہ نور شاہ بخاری)	99/=	روئے تریبا ﷺ کی تابانیاں
40/=	قصیدہ بردہ شریف	21/=	اسیر مالک مولانا عزیز گل	120/=	دفاع امام ابوحنیفہ (ارد)
36/=	آداب المسلمین (پتہ)	90/=	تذکرہ وسوانح مولانا محمد احمد صاحب	60/=	دفاع امام ابوحنیفہ (پتہ)
15/=	ماہنامہ القاسم	75/=	اماں جی مرحومہ و مغفورہ	30/=	امام اعظم کا نظریہ انقلاب و سیاست
60/=	نقوش حقانی	99/=	ماں کی عظمت	120/=	امام اعظم کے حیرت انگیز واقعات (امناز شدہ)
500/=	بزم متور (چوہدر)	350/=	اسلامی آداب زندگی	70/=	امام اعظم کے حیرت انگیز واقعات (پتہ)
120/=	مخبر قرآن	150/=	ابوحنیفہ ہند مولانا مفتی کفایت اللہ نمبر	50/=	واقعات امام اعظم (فارسی)
60/=	الادب الجاری فی ابیات صحیح البخاری	150/=	علامہ سید سلیمان ندوی نمبر	90/=	علماء احناف کے حیرت انگیز واقعات
15/=	روحانی سوغات (پتہ)	180/=	مولانا سعید ابوالحسن علی ندوی نمبر	75/=	علماء احناف کے حیرت انگیز واقعات (پتہ)
12/=	ڈژند آداب (پتہ)	240/=	صلیبی دہشت گردی اور عالم اسلام	45/=	عبداللہ بن مبارک کے حیرت انگیز واقعات
16/=	قرآنی اعداد و شمار (پتہ)	99/=	آثار صالحہ	120/=	اسلامی سیاست اور اس کے انقلابی ضد و خال
120/=	اقوال سلف	21/=	ہدایہ اور صاحب ہدایہ (ارد)	120/=	اسلامی انقلاب اور اس کا فکری لائحہ عمل
21/=	نقشبہ جواہر	33/=	ہدایہ اور صاحب ہدایہ (پتہ)	750/=	شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نمبر
21/=	انمول موتی	30/=	تحفہ فکر و عمل	99/=	سوانح شیخ الحدیث مولانا عبدالحق
10/=	خلافت راشدہ کا تیس سالہ دور (پارٹ)	90/=	میر کاروان مولانا فضل الرحمن	90/=	میرے حضرت میرے شیخ
10/=	مرقع عہد رسالت (پارٹ)	50/=	حقانی کتابیں	160/=	صحیح باہل حق
120/=	سوانح شیخ الاسلام حضرت مدنی	30/=	عالمات اور مجاہدانہ تقریریں	99/=	خطبات حقانی
45/=	ختم نبوت میں اکابر کا مجاہدانہ کردار	15/=	مرد و مومن کا مقام اور ذمہ داریاں	180/=	سکھول معرفت (مکمل)
(دریغ)	علامہ شبیر احمد عثمانی نمبر	10/=	سودی نظام کا تحفظ اور وکالت کیوں؟	90/=	کتوبات افغانی
(دریغ)	نظریہ انقلاب و سیاست امام ابوحنیفہ (فارسی)	10/=	نصاب تعلیم و نظام تعلیم	160/=	مشاہیر کی علمی اور مطالعاتی زندگی
	☆☆☆☆☆☆	30/=	مجزات سرور عالم ﷺ	90/=	سامعے با اولیاء

القاسم اکیڈمی • جامعہ ابوہریرہ

خالق آباد • ضلع نوشہرہ • سرحد - پاکستان

مولانا عبدالقیوم حقانی کی تصنیفات و تالیفات

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ، براج پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ، صوبہ سرحد، پاکستان

فون : (0923)630237 فیکس : 630094

ہدیہ	نام کتاب	ہدیہ	نام کتاب	ہدیہ	نام کتاب
26/=	اکبر کی شام زندگی	90/=	ارباب علم و کمال اور پیٹہ رزقِ حلال	300/=	حقائق السنن شرح جامع السنن للترمذی (جلد 1)
60/=	عشق رسول ﷺ کے ایمان افروز واقعات	75/=	سراغ زندگی	500/=	توضیح السنن شرح آثار السنن للمیمونی (جلد 1)
45/=	ختم نبوت میں اکابر کا مجاہدانہ کردار	30/=	منکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی مدنی	550/=	توضیح السنن شرح آثار السنن للمیمونی (جلد 2)
16/=	آداب المسلمین (پتہ)	120/=	سوانح مجاہد ملت حضرت مولانا مفتی محمود	500/=	شرح شکل ترمذی (جلد مکمل)
180/=	فلسفہ سیرت خاتم الانبیاء ﷺ	90/=	سوانح مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی	21/=	کتابت اور تدوین حدیث
120/=	زبدۃ القرآن	120/=	جمال یوسف (تذکرہ سوانح مولانا محمد یوسف مدنی)	120/=	جمال محمد ﷺ کا دربار منظر
30/=	انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت (دریغ)	99/=	حیات انور (تذکرہ سوانح علامہ نور شاہ بخاری)	99/=	روئے تریبا ﷺ کی تابانیاں
40/=	قصیدہ بردہ شریف	21/=	اسیر مالک مولانا عزیز گل	120/=	دفاع امام ابوحنیفہ (ارد)
36/=	آداب المسلمین (پتہ)	90/=	تذکرہ وسوانح مولانا محمد احمد صاحب	60/=	دفاع امام ابوحنیفہ (پتہ)
15/=	ماہنامہ القاسم	75/=	اماں جی مرحومہ و مغفورہ	30/=	امام اعظم کا نظریہ انقلاب و سیاست
60/=	نقوش حقانی	99/=	ماں کی عظمت	120/=	امام اعظم کے حیرت انگیز واقعات (امناز شدہ)
500/=	بزم متور (جلد 1)	350/=	اسلامی آداب زندگی	70/=	امام اعظم کے حیرت انگیز واقعات (پتہ)
120/=	مخبر قرآن	150/=	ابوحنیفہ ہند مولانا مفتی کفایت اللہ نمبر	50/=	واقعات امام اعظم (فارسی)
60/=	الادب الجاری فی ابیات صحیح البخاری	150/=	علامہ سید سلیمان مدنی نمبر	90/=	علماء احناف کے حیرت انگیز واقعات
15/=	روحانی سوغات (پتہ)	180/=	مولانا سید ابوالحسن علی مدنی نمبر	75/=	علماء احناف کے حیرت انگیز واقعات (پتہ)
12/=	ڈژنڈا آداب (پتہ)	240/=	صلیبی دہشت گردی اور عالم اسلام	45/=	عبداللہ بن مبارک کے حیرت انگیز واقعات
16/=	قرآنی اعداد و شمار (پتہ)	99/=	آثار صالحہ	120/=	اسلامی سیاست اور اس کے انقلابی ضد و خال
120/=	اقوال سلف	21/=	ہدایہ اور صاحب ہدایہ (ارد)	120/=	اسلامی انقلاب اور اس کا فکری لائحہ عمل
21/=	نقشبہ جواہر	33/=	ہدایہ اور صاحب ہدایہ (پتہ)	750/=	شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نمبر
21/=	انمول موتی	30/=	تحفہ فکر و عمل	99/=	سوانح شیخ الحدیث مولانا عبدالحق
10/=	خلافت راشدہ کا تیس سالہ دور (پارٹ)	90/=	میر کاروان مولانا فضل الرحمن	90/=	میرے حضرت میرے شیخ
10/=	مرقع عہد رسالت (پارٹ)	50/=	حقانی کتابیں	160/=	صحیحہ باہل حق
120/=	سوانح شیخ الاسلام حضرت مدنی	30/=	عالمات اور مجاہدانہ تقریریں	99/=	خطبات حقانی
45/=	ختم نبوت میں اکابر کا مجاہدانہ کردار	15/=	مرد و مومن کا مقام اور ذمہ داریاں	180/=	سکول معرفت (مکمل)
(دریغ)	علامہ شبیر احمد عثمانی نمبر	10/=	سودی نظام کا تحفظ اور وکالت کیوں؟	90/=	کتوبات افغانی
(دریغ)	نظریہ انقلاب و سیاست امام ابوحنیفہ (فارسی)	10/=	نصاب تعلیم و نظام تعلیم	160/=	مشاہیر کی علمی اور مطالعاتی زندگی
	☆☆☆☆☆☆	30/=	مجزات سرور عالم ﷺ	90/=	سامعے با اولیاء

القاسم اکیڈمی • جامعہ ابوہریرہ

خالق آباد • ضلع نوشہرہ • سرحد - پاکستان